بیاضِ نور

ڈاکٹر عقیل ہاشمی

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی

ایم - اے ، پی ایچ - ڈی (عثمانیہ)

پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما پیلیو گرافی (مخطوطہ شناسی)

ریڈر، چیرمین۔ بورڈ آف اسٹڈیز شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی

ٹرسٹی، ڈاکٹر حامد علی ایجوکیشنل ٹرسٹ حیدرآباد

نائب صدر، بزمِ حسّان، حیدرآباد اے پی

معتمد عمومی، عثمانیہ یونیورسٹی اردو ریسرچ اسوسی ایشن حیدرآباد

نائب معتمد، ادارہ صفتہ المصنّفین حیدرآباد

ممبر، میڈنٹ انٹرنیشنل حیدرآباد اے پی انڈیا

آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِکمَۃً ۔ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

بے شک شعر حکمت ہے۔ (بخاری) ۔ یقیناً بیان میں سحر ہے۔ (بخاری)

بیاضِ نور

ڈاکٹر عقیل ہاشمی

ریڈر، چیرمین بورڈ آف اسٹڈیز
شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد اے پی

RekhtaDownload.com

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں

کتاب	بَیاضِ نُور
مصنِّف	ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی
کتابت	الفلاح کمپیوٹر، مادناپیٹ حیدرآباد - فون = 4413793
طباعت	سُدھا گرافکس - برکت پورہ حیدرآباد -
سرِورق	سیّدہ حمیرہ مہؔناز
اِشاعت	۱۹۹۵ء
ناشر	ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی
قیمت	-/۱۲۰ روپے

ملنے کا پتہ =

○ سرفراز منزل 3-5-780/18/4/F کِنگ کوٹھی

حیدرآباد - 29 اے پی انڈیا

TITLE : BAYAZ-E-NOOR
AUTHOR : Dr. AQEEL HASHMI
ADDRESS SARFARAZ MANZIL
3-5-780/18/4/F KINGKOTHI
HYD. 29 A.P. TEL : 232755

RekhtaDownload.com

RekhtaDownload.com

یہ کتاب "فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی"
حکومتِ اتر پردیش لکھنو کے مالی تعاون سے شائع ہوئی۔

فہرست

۱ انتساب ۱۱

۲ پیش لفظ — پروفیسر طلحہ رضوی برق ۱۲

۳ تعارف — پروفیسر اشرف رفیع ۱۵

۴ مداح رسول پاک صلعم — پروفیسر سلیمان اطہر جاوید ۲۴

۵ احوالِ واقعی — ڈاکٹر عقیل ہاشمی ۳۲

۶ قطعہ تاریخ ۳۸

۷ شمعِ نور ۳۹

۸ قرآن مجید ۴۰

۹ نعتِ سرورِ عالمؐ ۴۱

۱۰ منقبتِ غوث الاعظم ۴۲

۱۱ حمدِ کردگار ۴۳

۱۲ کلمۂ طیب ۴۴

۱۳ مظہرِ ذاتِ کبریا صلی علیٰ محمدؐ ۴۵

۱۴ اللہ دکھادے رخ زیبائے محمدؐ ۴۶

۱۵ اسرار مشیت کے ہیں حامل مرے مولیٰ ۴۷

۱۶ نورِ اول آن یزداں رحمتہ اللہ للعالمیں ۴۸

۱۷ جلوہ فرما وہ ہوئے شمعِ فروزاں ہو کر ۴۹

۱۸ تابشِ رخسارِ اقدس پر یہ مائل ہو گیا ۵۰

۱۹ دیکھونگا کبھی جلوہ رخسار محمدؐ ۵۱

۲۰ نورِ حق کی ضیاء رسول اللہؐ ۵۲

۲۱ خوشا وہ خدا کا حبیبؐ آرہا ہے ۵۳

RekhtaDownload.com

۲۲ جو ذہن کو نعتِ محمدؐ میں تیز دیکھا ہے ۵۴
۲۳ آن والشمس روئے اکرم سے ۵۵
۲۴ تابشِ نورِ قدم مظہر سرمد کیلئے ۵۶
۲۵ اے شہنشاہ دو عالم مدنی العربیؐ ۵۷
۲۶ سرکار محمدؐ کا کیا خوب سہارا ہے ۵۸
۲۷ کیا اور بیاں کیجئے اب شان محمدؐ ۵۹
۲۸ کن کا ہے جلوہ عالم امکاں کے آس پاس ۶۰
۲۹ آپ ہادیٔ دوراں جانِ ہیں مشیت کی ۶۱
۳۰ ذی شرف ذی مرتبت ذی شان اے آقا ہیں آپ ۶۲
۳۱ تعریف ہے محال تمہیں دیکھنے کے بعد ۶۳
۳۲ لائیگا کوئی تابہ ابد کیا مثالِ دوست ۶۴
۳۳ جس جگہ آپؐ کا نقش کف پا ملتا ہے ۶۵
۳۴ ضیائے اولیں تم پر نبوت ناز کرتی ہے ۶۶
۳۵ کرتا ہوں ذکر میں جو کبھی لاالٰہ کا ۶۷
۳۶ رشکِ خورشید و ماہتاب ہیں آپؐ ۶۸
۳۷ رخِ سرکار کو آئینہ یزداں سمجھتے ہیں ۶۹
۳۸ جمالِ حسنِ رخِ آنجناب دیکھا ہے ۷۰
۳۹ جلوۂ کن عیاں ہوا پیرہنِ مجاز میں ۷۲
۴۰ حق آگہ، حق نگر، حق بین، حق گو، حق نما آئے ۷۳
۴۱ وہ آئے اور ہویدا ہو گیا ہے نور وحدت کا ۷۵
۴۲ دلِ پُر ذوق میرا حاملِ انوارِ آقا ہے ۷۶
۴۳ بالیدگی عشق ! انمو تک نہیں گی ۷۷
۴۴ منور کعبہ دل میں جو قندیل مدینہ ہے ۸۷
۴۵ اپنی بساط سے بھی سوا کر رہا ہوں میں ۷۹
۴۶ یہ مجھ پہ جو کچھ ہے فضل و کرم اے سرورِ عالم صلی علیٰ ۸۰

۴۷ تری تصویر بھی کتنی حسین معلوم ہوتی ہے ۸۲

۴۸ حق کا ہوا ظہور تمہیں دیکھنے کے بعد ۸۴

۴۹ مجھ کو فاراں پر سرکار نظر آتے ہیں ۸۵

۵۰ مری چشم و دل کے مکیں یا محمد ۸۶

۵۱ نور چمکا سیاہ غاروں میں ۸۷

۵۲ روئے انور سے منور دل کا کاشانہ رہا ۸۸

۵۳ حمد کی حبِ نبیؐ بنیاد ہے ۸۹

۵۴ تمہاری یاد سے روشن جہاں یا حبیبُ اللہ ۹۰

۵۵ بے چین کر رہی ہے جو یادِ نبیؐ مجھے ۹۱

۵۶ دل میں یادِ شہِ کونین کا غم رکھتے ہیں ۹۲

۵۷ جو تھا مصباحِ عزت اس میں بھی داخل محمدؐ تھے ۹۳

۵۸ تھے حضرت آدم آب و گل میں کرشمۂ کُن فکاں سے پہلے ۹۴

۵۹ اے فخرِ رسل بخشندۂ کُل تو سرِ نہاں عالم ہے ۹۵

۶۰ ہمہ رافت ہمہ رحمت، حبیبِ حق کی ہستی ہے ۹۶

۶۱ ہے سوچ کہ بزمِ انور میں انوار کا عالم کیا ہوگا ۹۷

۶۲ یہ فردوسِ نظر صلی علیٰ کیا خوب جلوہ ہے ۹۸

۶۳ محمدؐ والو دیکھو آؤ ہے سارا جہاں اپنا ۹۹

۶۴ ہے صبحِ ازل سے قبلۂ دیں یہ روئے محمدؐ کیا کہنا ۱۰۰

۶۵ معروضے اے عقیل ہیں سب مستجاب سے ۱۰۱

۶۶ معمور میرے دل میں فاراں کے جلوے ہیں ۱۰۲

۶۷ میری آنکھوں میں ہے جب سے خاکِ درِ مصطفیٰ ۱۰۳

۶۸ بابِ عالی کی مقدر میں جبیں سائی ہے ۱۰۵

۶۹ شاہِ دیں کہتے ہیں سب تراشنا۔ خواں مجھ کو ۱۰۶

۷۰ فیض سے جن کی ہوئی رحمت خالق مائل ۱۰۷

۷۱ ہے روئے محمدؐ پیش نظر قرآں کی تلاوت کیا کہیئے ۱۰۹

RekhtaDownload.com

۷۲ محمدؐ کا خوشا صلی علیٰ یوں لب پہ نام آیا — ۱۱۰
۷۳ یہ عروجِ ہجرِ رسولؐ ہے مرا قلب زار و فگار ہے — ۱۱۲
۷۴ ایک ہی پل میں سب تیرگی مٹ گئی نور فاراں ملا روشنی کے لئے — ۱۱۴
۷۵ ہر پھول دہن، ہر برگ زباں، جاری ہیں تمہارے افسانے — ۱۱۶

منظومات

۷۶ حمدِ باری تعالیٰ — ۱۱۸
۷۷ وحدہ لاشریک لہٗ — ۱۲۰
۷۸ پیغمبرِ اعظمؐ — ۱۲۲
۷۹ التجائے ادب — ۱۲۴
۸۰ ورودِ مسعود — ۱۲۶
۸۱ ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے — ۱۳۰
۸۲ شبِ اسریٰ — ۱۳۲
۸۳ معراج رسولِ اکرمؐ — ۱۳۴
۸۴ سلام بحضور خیر الانامؐ — ۱۳۶
۸۵ سلام مطلع الانوار — ۱۳۹

مخمسات،

۸۶ جشنِ میلاد النبیؐ — ۱۴۱
۸۷ رحمتہ اللعالمین — ۱۴۴
۸۸ مظہر تجلیات — ۱۴۶

مسدسات

۸۹ تجلیٔ عرفاں — ۱۴۹
۹۰ عروجِ نور — ۱۵۳
۹۱ رشتۂ وفا — ۱۵۶

تضمینات۔

۹۲ تضمین بر غزل امیر خسروؒ — ۱۵۷
۹۳ تضمین بر نعت اعلیٰ حضرتؒ — ۱۶۰
۹۴ تضمین بر نعت امیر مینائیؒ — ۱۶۲
۹۵ تضمین بر غزل امجد حیدرآبادیؒ — ۱۶۴
۹۶ تضمین بر نعت حیرت بدایونی — ۱۶۶

۹۷ تضمین بر نعت امید قادری ۱۶۸

۹۸ بر نعت استاذی صدیقی نقشبندی ۱۷۱

۹۹ بر نعت مرزا شکور بیگ مرزا ۱۷۳

۱۰۰ نبی جی لوری از امجد حیدرآبادی معہ اضافہ عقیل ہاشمی ۱۷۴

ترجیع بند

۱۰۱ نورٌ علیٰ نور ۱۷۶

منقبتیں

۱۰۲ جہاں عشق الٰہی میں تپاں صدیق اکبرؓ ہیں ۱۷۸

۱۰۳ دکھائی حد شریعت کی جو نہی فاروقِ اعظمؓ نے ۱۷۹

۱۰۴ عیاں ہے نور حیا یا جمال ذوالنورینؓ ۱۸۰

۱۰۵ اے تعالیٰ اللہ امام اولیا ہیں گر علیؓ ۱۸۱

۱۰۶ مدحت تمہاری کیسے کروں میں بیاں علیؓ ۱۸۲

۱۰۷ حسینؑ ابن علی بیشک جمالِ نورِ سرور ہے ۱۸۴

۱۰۸ نور کی سورۃ ہیں یا ہیں نور کی غزل حسینؑ ۱۸۵

۱۰۹ شہیدِ عشق کا اعلیٰ مقام کا کیا کہنا ۱۸۶

۱۱۰ یزیدی تمکنت باقی نہ ہے جاہ و حشم باقی ۱۸۷

۱۱۱ قیام گاہ امام زماں میں آگ لگی ۱۸۸

۱۱۲ تمہارے روضۂ اقدس کو قصرِ عاشقاں دیکھا ۱۹۰

۱۱۳ شہ بغداد صدر اولیاء محبوبِ سبحانی ۱۹۱

۱۱۴ شیر خدا علیؓ جو ہیں غوث الوریٰ کے ساتھ ۱۹۲

۱۱۵ جو نہی پہنچا ہوں میں نزدِ لوائے شاہ جیلانیؒ ۱۹۳

۱۱۶ سجدہ گاہ اہل باطن جبکہ ہے ایوان غوث ۱۹۴

۱۱۷ نہیں غم کچھ بھی ہوں حالات یا محبوب سبحانی ۱۹۵

۱۱۸ کوئی دیکھے جمال پر ضیاء شاہ جیلانیؒ ۱۹۶

۱۱۹ داغِ الفت جیلاں دین یہ ہمارا ہے ۱۹۷

۱۲۰ اے نورِ چراغِ دیں ہدیٰ روشن مری دنیا کون کرے ۱۹۸

۱۲۱ اے قطب زمین اے قطب زماں یا سیدنا عبدالقادرؒ ۱۹۹

RekhtaDownload.com

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبیست

عرفی شیرازی

RekhtaDownload.com

انتساب

والدۂ ماجدہ کے نام

بے رِیا ، بے لوَث ، الفت کا جہاں
سَرنگوں عظمت پہ جس کی آسماں
"ماں" جسے کہتے ہیں دنیا میں، عقیلؔ
رحمتِ حق ، کا وہ ہے بیشک نشاں

عقیلؔ ہاشمی

RekhtaDownload.com

پروفیسر ایس، یم طلحہ رضوی برقؔ
صدر شعبۂ فارسی و اردو
جین کالج آرہ - پٹنہ (مگدھ یونیورسٹی)

پیش لفظ

شاعری فنِ لطیف ہے اور جملہ فنون کی سرتاج، فن کا ایک اہم مقصدؔ فکر انگیزی اور قوائے عقلیہ کو متحرک کر کے اس سے مفید تر کام لینا ہے تاکہ تخیّلِ محض کی بے راہ روی شاعر کو یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ کا مصداق نہ ٹھہرائے۔ سورۂ شعراء کی آخری آیتوں سے واضح ہے کہ حق تعالیٰ نے شاعروں کو بھی دو خانوں میں رکھا ہے ایک وہ جو صاحبِ ایمان و اعمال صالحہ رکھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو اس نعمت سے محروم ہیں۔

بہرحال، شاعر حسنِ ازل کی سحر طرازیوں اور جلوہ باریوں کو اپنی گرفت میں لانا چاہتا ہے ایک ایسا شاعر، ایک ایسا فنکار جو سرتاسر اسلامی تہذیب و ثقافت کا پروردہ ہو، کیوں نہ حسنِ مطلق یعنی نور السموات و الارض کی اس شاہکار تخلیق کو پیش نظر رکھے جو حاملِ قربِ قاب قوسین او ادنیٰ ہو بلکہ نورٌ من نور اللہ ہو۔

محبوبِ ربّ العالمین، سببِ تخلیقِ کائنات، خلاصۂ موجودات، پرَتوِ جمالِ الٰہی و مظہرِ ذات کبریائی ہیں، اس شاہکار تخلیق پر خود خالقِ کائنات فریفتہ ہیں اور ساری کائنات بالخصوص جن و انس کو اس محبوب پر اپنی فریفتگی کا متبع چاہتا ہے صلّوا علیہ و سلّموا تسلیماً کا حکم ظاہر ہے۔ گویا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ان کا ذکرِ جمیل، ان سے عشق و محبت کا اظہار خواہ وہ قولی ہو خواہ فعلی ایک طرح کی عبادت ہے۔ اس طرح مدحت و توصیفِ رسولؐ و نعتِ نبیؐ کا رشتہ عبادتِ الٰہی سے استوار ہے مگر اس نعت نویسی میں آداب و عظمتِ رسولؐ کا ملحوظ رکھنا ازبس ضروری ہے کیونکہ نعت گوئی تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔

بقول عرفیؔ شیرازی

عرفیؔ مشتاب این رہ نعتست نہ صحراست
ہشیار رہ کہ بردم تیغ است قدم را

بیدلؔ نے گھبرا کے کہہ دیا تھا

زلاف حمد و نعت اولیٰ است برخاک ادب خفتن
بجودے می تواں کردن درودے می تواں گفتن

"بیاض نور" ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کی حمد و نعت و منقبت اور نعتیہ تضمینوں کا نورانی و عرفانی و وجدانی مجموعہ ہے اس کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ جناب عقیلؔ ہاشمی کس دل گداختہ کے مالک ہیں، ان کا سینہ جذبات عِشق نبیؐ کا گنجینہ ہے وہ اپنے پاکیزہ احساسات اور نورانی خیالات کو بڑے دلکش و موثر انداز سے شعروں کا قالب عطا کرتے ہیں۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں کتنے سادہ و پُرکار ہیں

اے اللہ تعالیٰ کیا داغِ دل مِہجور ہے   بزمِ نعتِ شاہِ دیں میں شمع محفل ہو گیا

کہتے ہیں جسے اہلِ ادب مشغلۂ نعت   ہے زیست کا مری یہی حاصل مرے مولیٰ

یہ حسنِ عقیدت، حق بینی و حق گوئی ہے، کتنی صفائی سے حقیقت کا اعتراف برملا ہے۔

جس جگہ آپ کا نقشِ کفِ پا ملتا ہے   ڈھونڈیئے گر تو وہاں آبِ بقا ملتا ہے

کتنا سادہ مگر بلیغ شعر ہے، واہ واہ!!

ہوئی تزئین عرشِ پاک کی نعلینِ اقدس سے
یہ وہ زینت ہے جس زینت پہ زینت ناز کرتی ہے

مزید اشعار دیکھئے۔

آپ کی ابتدا رسول اللہؐ   سدرۃ المنتہیٰ رسول اللہؐ

محمدؐ جس کا نور اوّل ہوا جس کا ظہور آخر ہوا
خزانہ فیض کا بن کر برائے فیض عام آیا

کچھ اور دیکھنے کی تمنا نہیں رہی
مجھ کو مرے حضورؐ تمہیں دیکھنے کے بعد

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی ایک مشاق پُرکار اور طبّاع شاعر ہیں الفاظ و اظہار پر انہیں بہترین قدرت حاصل ہے اردو شاعری کی صنف نعت میں انہوں نے اپنی فنکاری و ہشیاری سے جو نفیس اور قابل تحسین اضافہ کیا ہے وہ خاصے کی چیز ہے۔ "بیاضِ نُور" آپ کے سامنے ہے پڑھیے اور لطف و کیف و سرمستی کی دنیا میں گم ہو جائیے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

(پروفیسر) طلحہ رضوی برقؔ عفی عنہ

۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۵ء م ۳۱ جنوری ۱۹۹۵ء

دانش کدہ۔ شاہ ٹولی
دانا پور کینٹ پٹنہ، بہار

RekhtaDownload.com

پروفیسر اشرف رفیع
کوارڈینیٹر (سیاپ)
سابق صدر شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی

تعارف

ایک اچھے شاعر کی شناخت اس کے لب و لہجہ کی امتیازی خصوصیات سے ہوتی ہے۔ اور اِن امتیازی خصوصیات کی بنیادیں شاعر کی تعلیم و تربیت، اطراف و اکناف کے مخصوص ماحول میں پرورش پانے والی اس کی نفسیات، جذبات و احساسات کے مطالعہ سے تلاش کی جاسکتی ہیں۔ یہ مطالعہ بھی اتنا ہی دلچسپ ہوتا ہے، جتنا کسی فن پارہ کا مطالعہ۔

سید حفیظ الدین حسینؔ عقیلؔ ہاشمی ایک تعلیم یافتہ مذہبی اور مہذب حیدرآبادی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عقیلؔ ان کی عرفیت بھی ہے اور تخلص بھی۔ انہیں اس بات پر فخر بالکل نہیں کہ ان کے اجداد عہدِ شاہ جہانی میں دہلی کے اساتذہ اور علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ اس پر ناز ہے کہ ان کا مولد و منشاء محمد قلی قطب شاہ کا بسایا ہوا شہر حیدرآباد ہے جہاں وہ ۱۰/ مئی ۱۹۴۰ کو پیدا ہوئے۔ شمال سے ان کے جد اعلیٰ آصف جاہ ثانی۔ نواب میر نظام علی خاں کے عہد میں حیدرآباد آئے اور یہیں کے ہو رہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی سید بہاء الدین حسین المتخلص بہ حسنؔ سے حاصل کی۔ اس کے بعد حیدرآباد کے مشہور مدرسہ اردو شریف میں شریک ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں سٹی کالج حیدرآباد سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۱ء میں College of fine Arts and Architecture Hyderabad۔ سے کمرشیل آرٹ میں ڈپلوما حاصل کیا۔ ۱۹۷۱ء میں عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ جیاگرافی سے پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان جیاگرافیکل کارٹوگرافی کی تکمیل کی۔ ۱۹۷۵ء میں عثمانیہ یونیورسٹی ہی سے اُردو میں ایم۔اے اور ۱۹۸۰ء میں پی ایچ۔ ڈی کی گرانقدر ڈگری حاصل کی۔

Rekhta Download.com

تحصیلِ علوم کے اس تقریباً پینتیس سالہ سفر میں عقیلؔ ہاشمی کی ذہنی صلاحیتیں، تحریر، تقریر، مصوری اور کارٹوگرافی میں بظاہر بٹتی نظر آتی ہیں لیکن غور کریں تو مستقبل کی ایک ہمہ جہتی شخصیت کا پتہ بھی دیتی ہیں انہوں نے اپنے وقت کے جید اساتذہ سے قلم پکڑنا سیکھا۔ شوقِ لوح وقلم نے ابتداء ہی سے خوب سے خوب تر کی جستجو میں مصروف کر دیا۔ ام۔اے کی تکمیل کے لیے دکن کے مشہور صوفی شاعر حضرت سید افتخار علی شاہ وطنؔ کی حیات اور شاعری پر معلومات آفریں مقالہ لکھا۔ جو کتابی صورت سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔ تحقیق کے دوران جہاں ان کی فکری اور علمی صلاحیتیں چمکنے لگیں وہیں تصوف نے بھی اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔ پی ایچ ڈی، میں داخلہ لیا تو دکنی کے شاعر عشرتی کی مثنوی " دیپک پتنگ " کی تدوین کی۔ جامعاتی تحقیق میں عموماً اسکالر اپنے نگران تحقیق سے بہت کچھ استفادہ کرتا ہے مگر عقیل ہاشمی کا شمار ان ریسرچ اسکالرز میں ہوتا ہے جنہوں نے تحقیق کے مراحل اپنی قابلیتوں کے بل بوتے پر طئے کئے۔ شعبہ اردو کے بہترین مقالوں میں ان کا یہ مقالہ ایک اضافہ سمجھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عقیل ہاشمی کا جمالیاتی ذوق بڑا نکھرا ستھرا ہے۔ جگر کاوی سوز و ساز قلب و نظر کے بغیر کوئی شخص بھی فنونِ لطیفہ کی دنیا میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ فنِ مصوّری ہو کہ فنِ شعر دونوں کا تعلق انفس و آفاق کے جلال و جمال سے ہے۔ فکر و خیال کی پاکیزگی گہرائی و گیرائی اگر نہ ہو تو کوئی بڑا شاعر ہو سکتا ہے نہ باکمال مصوّر۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کی شخصیت میں فنکارانہ عناصر کا ادراک عمر کے اس خاص حصہ میں ہوتا ہے جو پل صراط ہے۔ خاندانی پس منظر اور پاکیزہ صحبتوں نے راہ راست دکھائی حقائق کی جستجو نے علمائے باکمال کی خدمت میں پہنچایا دلبری و دلداری نے تصویر کشی اور شعر گوئی کو وسیلہ اظہار بنایا۔ جب تک اساتذہ کے دائرہ اثر میں رہے حسب لیاقت مضامین لکھتے رہے۔ پہلا مضمون آٹھویں جماعت میں لکھا جو حیدرآباد کے مشہور اخبار رہنمائے دکن کے شمارہ (۱۹۵۶ء) میں شائع بھی ہوا۔ لیکن عقیلؔ ہاشمی میں جو شاعر چھپا بیٹھا تھا وہ اظہار کے لیے بے چین تھا۔ اس طرح فائن آرٹس کالج کے ترجمان میگزین " کلاکار " میں عقیلؔ صاحب کی پہلی غزل شائع ہوئی۔ بس

یہیں سے شاعری کی آبجو بڑھتے بڑھتے دریا ہو گئی۔

اردو کی کسمپرسی اور نیم جانی کا اعلان جیسے جیسے بدخواہانِ اردو کرتے جا رہے ہیں ویسے ویسے شاعرانِ اردو کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اس اظہار سے قطعی یہ مقصود نہیں کہ شاعروں کی روز افزوں کثرت اردو کی بقاء کی دلیل ہے بلکہ عرض کرنا یہ ہے کہ گنے جانے والے شاعر بھی اپنے آپ کو بے استادیے ثابت کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اچھا ہی ہوا کہ کسی استاد کی آبرو رہ گئی۔ تولے جانے والوں میں عقیلؔ ہاشمی کا شمار ہوتا ہے۔ جنہوں نے استادِ وقت حسانِ دکن حضرت عبدالعلی المتخلص بہ صدیقیؔ کے آگے زانوئے ادب طے کیا حضرت عبدالعلی صدیقیؔ نعت گو شاعر تھے لیکن شاگرد رشید کی ہمہ جہتی صلاحیتوں کی رہبری و رہنمائی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ حسانِ دکن کے احسان، خاندان کے فیضان، صوفیانِ باصفا کے اکرام نے انہیں نعت گوئی کی طرف راغب کیا۔

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کا مذہبی مطالعہ وسیع ہے۔ انکی تصنیف "پیغمبرانِ حق" (مطبوعہ ۱۹۸۹ء) ان کے گہرے اور وسیع مطالعہ کا ثبوت ہے۔ تازہ ترین تصنیف "مصباحِ تصوف" (مطبوعہ دسمبر ۱۹۹۳ء) میں تصوف کے مختلف گوشوں پر بصیرت افروز مضامین شامل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے ان کے فکر و نظر کی وسعتوں کا ادراک ہو سکتا ہے۔ تاہم اس کتاب میں شامل بعض مضامین اور ان میں پیش کردہ مواد سے اختلاف رائے کی بھی گنجائش نکل سکتی ہے۔

تحقیق و تنقید میں بھی ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے اپنا مقام بڑی محنت و لگن سے بنا لیا ہے۔ ان کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے آندھرا پردیش اورینٹل میونسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ حیدرآباد کی طرف سے "کلیاتِ لہجادؔ" مرتب کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ ۱۹۸۹ء میں یہ کلیات چھپ کر شائع ہوا۔ عقیلؔ صاحب کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ "فن اور فنکار" زیر طبع ہے جب یہ چھپ کر سامنے آئے گا تو یقین ہے کہ ان کی شخصیت کا ایک اور اہم پہلو کھل کر سامنے آسکے گا۔

میدانِ شاعری میں ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کا رخشِ قلم تیز رفتار ہے۔ اب تک مندرجہ ذیل شعری کارنامے منظر عام پر آچکے ہیں،

۱۔ مَوجِ نظر (اردو رُباعیات) ۱۹۷۶ء

۲۔ ظہورِ قدسی (مثنوی) ۱۹۷۷ء

۳۔ پہلی خطا (مثنوی) ۱۹۷۹ء

۴۔ فرازِ نَو (شعری انتخاب) ۱۹۸۶ء

۵۔ آیاتِ پیغمبر نُور اللہ (مرقعِ رسول اکرمؐ) ۱۹۸۸ء

ان مطبوعہ شعری مجموعوں کے ماسوا عقیلؔ ہاشمی کے شعری سرمایہ میں ان کی غزلوں کا بھی شمار ضروری ہے جن کا انتخاب "حرف و صوت" بہت جلد شائع ہونے والا ہے۔

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی غزل کی قابل قدر روایت کے امین ہیں۔ وہ ایک مخصوص دائرہ فکر کے دیدہ ور ہیں۔ جذبہ و احساس کی پاکیزگی اور معصومیت ان کی غزل کا خاص وصف ہے۔ ان کے خیالات کے دنیا چیستان و معمہ نہیں۔ ان کی شخصیت کا وقار اور ٹھہراؤ۔ ان کے شعری لب و لہجہ کو تند و تیز، پرجوش و ولولہ انگیز ہونے نہیں دیتا ان کے شعری اسلوب کی تعمیر میں صوفیانہ لفظیات، اعلام، آیات، احادیث، تلمیحات اور حوالوں کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ چند مثالیں پیش ہیں۔

امید زیست کہاں، دائمی نجات کہاں تصورات کہاں اور مشاہدات کہاں

عقیلؔ دل کی جگہ ایک ھو کا عالم ہے جو غزنوی نہیں باقی تو سومنات کہاں

کیا ضروری تھا سردار تماشا ہونا اس سے اچھا رہا منصور کا رسوا ہونا

گنجِ مخفی حسن خیال عشق کی دنیا مالا مال

لاکھوں جلوؤں سے بے نیاز ہوا کیا کہوں اس نقاب کی دنیا

ہر زمانہ اپنی آواز آپ بناتا ہے۔ وقت کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں، جس سے زندہ فنکار بہت دنوں تک آنکھیں نہیں چرا سکتا۔ اسے وقت کے قدم بہ قدم چلنا ہی پڑتا ہے۔ تقاضوں کو پورا کرنا اور آواز پر لبیک کہنا ہی ہوتا ہے۔ عربی ادب کی ثقافتی، فارسی کی معروف علامتوں، استعاروں اور کنایوں سے گزر کر عقیلؔ ہاشمی نے جدید طرزِ فکر اور اسلوب سے بھی رشتے استوار کئے ہیں دو ایک شعر ہی سے انداز ہو سکتا ہے۔

بجھی بجھی سی ہیں رعنائیوں کی بارآتیں تھکا تھکا سا ہے نظروں میں دلکشی کا خیال
کچی کلیاں مت چنیئے فصلِ گُل کو آئے ترس
حَریم وقت کے دیوار و در سے لڑتے ہیں شکست و ریخت کا اک سلسلہ کیوں ہے

رباعی کہنا کوئی آسان کام نہیں مگر ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے بہت جلد اس فن پر عبور حاصل کر لیا ہے ۔ مَوجِ نظَران کی رباعیوں کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے ۔ اپنی رباعیوں کو انہوں نے اخلاقی ، فلسفیانہ ، حکیمانہ اور ان سب سے زیادہ صوفیانہ مضامین اور طرزِ فکر سے سنوارا و سجایا ہے ۔ ان کی رباعیاں اپنی جامعیت اور حسنِ بیان کے اعتبار سے تحسین کے لائق ہیں ۔

دیکھی نہ گئی دردِ نہاں کی صورت رستے ہوئے زخمِ رگِ جاں کی صورت
آئینے شب و روز کے سب ٹوٹ گئے پائی نہ کہیں عمرِ رواں کی صورت

جھکڑ میں ہواؤں کے ہے سیلاب کی رو قطرات میں شبنم کے تبسم کی ہے ضو
فطرت کے مناظر نے دیا درسِ تلاش ہے میری نظر عقیلؔ محوِ تگ ودو

ہے رشکِ شبِ برات زلفِ اطہر رنگ سیماب تجلیوں کا مظہر
انوار ہی انوار ہیں بیشک ان کے ہے پیشِ نظر حسنِ ازل کا پیکر

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے نظمیں بھی کہی ہیں پابند اور آزاد ۔ ان کی آزاد نظمیں فکر و خیال کے سلجھے ہوئے انداز اور اظہار بیاں کے منضبط اسلوب و آہنگ کی پابند ہیں ۔

ہمارے عصر میں عیب ہنر ہو گیا ہے اور ہنر یا فن شریف کو لوگ نیچی نظر سے دیکھنے لگے ہیں ۔ یہ بات عام لوگوں کی ہے ، اہل نظر کی نہیں ، جو اہل نظر ہیں وہ فن کے رسیا ہیں قدر شناس ہیں ۔ عرب تہذیب و ثقافت میں تاریخ گوئی بھی ایک فن تھا ۔ اس فن کی ایسی ہی اہمیت تھی جیسی فنِ رجال ، فنِ انساب ، طِب اور نجوم وغیرہ ۔ قدیم اساتذۂ سخن کئی اور علوم کے علاوہ تاریخ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے ۔ حیدر آباد میں تاریخ گوئی کا ایک طویل سلسلہ ملتا ہے ۔ ایسے اساتذۂ سخن کو ، جو تاریخ گوئی میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور باتیں کرتے کرتے تاریخ نکال دیا کرتے تھے آنکھ بند کئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ۔ ان میں حضرت عارف

ابو العلائی، حضرت مولانا معزؔ الدین قادری الملتانی، حضرت قدرؔ عریضی، حضرت حسانؔ دکن خواجہ عبدالعلی صدیقی، حضرت امجدؔ صدیقی اور حضرت کاملؔ شطاری کے نام نامی قابلِ ذکر ہیں۔ عقیلؔ صاحب تازہ نسل کے ان شاعروں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے استادِ سخن سے اس فن میں بھی کمال حاصل کیا ہے۔ بلکہ تاریخ گوئی ان کا دلچسپ مشغلہ ہے۔ موت و حیات تعمیر و تخریب، تقاریب و تصانیف مختلف موقعوں پر تاریخیں کہی ہیں۔ حیدرآباد کے مشہور رباعی گو شاعر ڈاکٹر آر سکسینہ الہامؔ کے انتقال پر شاعر کی رباعی کے مصرع آخر سے تعمیہ میں تاریخ اس طرح نکالی ہے۔

مخلوق کی خدمت ہی عبادت ہے مری
الہامؔ کی صورت ہے جو شہرت مری
رحلت کی، ہو تاریخ تو پڑھ عقیل کیساتھ
دشمن سے بھی نیکی کرنا فطرت ہے مری

۱۹۹۱ء

شاذؔ تمکنت کے انتقال پر ایک قطعہ تاریخ لکھا ہے اس تاریخ کا بیساختہ پن ملاحظہ ہو۔

فیضؔ مخدومؔ جوشؔ وجدؔ و فراقؔ
جانے کس کس کو رو چکے تھے ہم
حیف لکھا تھا بد نصیبوں کے
بادۂ عشق شاذؔ کا ماتم

۱۹۸۵ء

مرشدی مولانا معزؔ الدین قادری الملتانی کا یہ شاعرانہ وصف تھا کہ وہ جب بھی تاریخِ نظم یا قطعہ وغیرہ کہتے تو ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں تاریخ نکالتے تھے ایک مصرع میں ہجری تاریخ تو دوسرے مصرع میں عیسوی تاریخ کی پابندی یا پوری نظم ہجری یا عیسوی تاریخ کی پابند ہوتی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ عنوان میں تاریخ اور اختتام میں بھی تاریخ کا التزام ہوا کرتا تھا۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے بھی مولانا معزؔ ملتانی کی طرح اکثر موقعوں پر ایسی کامیاب کوشش کی ہے۔ مولانا معزؔ الدین قادری الملتانی کے سانحۂ ارتحال پر جو تاریخ نکالی ہے وہ یہاں ان کے کمالِ فن کے ثبوت کے بطور پیش کی جاتی ہے۔ اس تاریخِ قطعہ کے عنوان میں عیسوی اور ہجری تاریخ کی پابندی ہے قطعہ کے آخر میں مصرع اور اپنے نام میں بھی تاریخ کا اہتمام کیا ہے۔

تاریخ رحلت ولی کامل

۱۹۸۷ء

علامۂ زماں سید معزّ الدین قادری الملتانی

۱۴۰۷ھ

عالم دین خدائے عالمین خاموش ہیں
عاشق آں رحمۃ للعالمین خاموش ہیں
سالِ رحلت شاعر بے مثل کہدے تو عقیلؔ
گویا اہل سرگروہِ عارفیں خاموش ہیں

۱۹۸۷ء

سعئ فکرِ ناشاد ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی

۱۹۸۷ء

۱۹۸۹ء میں جب مجھے ترقی ملی تھی ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے دو قطعات تہنیت لکھے تھے جس کے ہر مصرع میں ہجری و عیسوی تاریخ کی پابندی ہے۔ ان میں سے صرف ایک قطعہ تاریخ عقیلؔ ہاشمی کی اس فن پر قدرت کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔

قطعات مبارکباد و سرافرازی

۱۴۰۹ھ

بہ سلسہ ترقی بہ عہدہ پروفیسر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ ڈاکٹر اشرف رفیع

قلب اشرفؔ ہوش افزا ساعت رنگین ہے

۱۹۸۹ء

شادماں رنگِ حنا روح رفیع الدین ہے

۱۴۰۹ھ

صدق دل سے آج کہتا ہے عقیلؔ ہاشمی

۱۹۸۹ء

نصرتِ حق ہدیہ فیض معزّ الدین ہے

۱۴۰۹ھ

از حقائق شعار ڈاکٹر عقیل ہاشمی

۱۹۸۹ء

عقیل ہاشمی ان خوش نصیب شاعروں میں سے ہیں جن کے حصہ میں نعت گوئی کی سعادت بھی آئی ہے۔ نعت انہوں نے تکمیل ضابطہ کے لیے نہیں لکھی ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ ربطِ محترم نے ان سے یہ نعتیں کہلوائی ہیں جس کا انہیں احساس ہے۔

شاہ دیں کہتے ہیں سب تیرا ثنا خواں مجھکو
سربسجدہ کئے دیتا ہے یہ احساں مجھکو
اس سے بڑھکر کوئی اعزاز ہے دنیا میں عقیل
خلق کہتی ہے محمدؐ کا ثنا خواں مجھکو

شاعر کی آرزو بھی یہی ہے۔

جو فضل حق تعالیٰ ہو تو شان دیں پناہی دے
ہمیں فہم اوامر دے ہمیں علم نواہی دے
عقیل اب ذوق نعت پاک کی ہے آرزو اتنی
زبان حضرت حسّانؓ ہمکو بھی الٰہی دے

یہی دولت دنیا و دیں، مالکِ لوح و قلم نے عطا بھی کی ہے۔

عقیل بے نوا اور نعت پاک کی سرور عالم   زہے تقدیر! گویائی بھی جسپر ناز کرتی ہے
ترانہ سنج ہوں مدحت سرائی مشغلہ مرا   ہے فکر سخن کی میرے ساقی مجھ کو مستی ہے

زیرِ نظر مجموعہ "بیاضِ نور" میں اسی سرچشمۂ نور کی مختلف تجلّیاں نظر آتی ہیں حمد، مناجات مناقب اہلبیت وصحابہ و بزرگان دین کا ایک سلسلہ نور دامنِ دل کھینچ لیتا ہے۔ "بیاضِ نور" کا مطالعہ کرتے وقت یہ خیال بار بار آتا ہے کہ دراصل عقیل ہاشمی نعت گو شاعر ہیں۔ ان کا

نظام فکر و وجدان، قرآنی تعلیمات اور اسلامی اقدار اور شعائر کے تحت تشکیل پایا ہے۔ جس ذخیرۂ الفاظ کا استعمال انہوں نے دیگر اصناف شاعری میں کیا ہے وہ ایسا محسوس ہوتا ہے ان کے خیالات اور افکار کے ساتھ پوری طرح جذب ہونے نہیں پایا۔ ایسا لگتا ہے جیسے ان الفاظ کو تشبیہات و استعارات کو، رموز و علائم کو کسی منزل کی تلاش ہے اور وہ تلاش و بے سُوی نعت گوئی اور مناقب میں جیسے سمت و رفتار پالیتی ہے یہاں خیال و فکر کو، لفظ و معنیٰ کی ہم آہنگی ملتی ہے۔ اسی لیے شاعر کا قلم مہک کے چلتا ہے خرام ناز پاتا ہے۔ اس وارفتگی و شیفتگی کا سارا حسنِ نعت، منقبت اور سلام میں نظر آتا ہے۔ ہاشمی کا نعتیہ کلام، جگر کے سوز، دل کی تپش، روح کی حرارت کا آئینہ دار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ اشعار میں روایتی اور رسمی مضامین کم ملتے ہیں۔ ذاتِ محبوب الٰہی کا عرفان زیادہ ملتا ہے جس کے ہر پہلو پر ان کی بحمد اللہ نظر ہے۔ یہی شاعر کی آرزوئے حسین بھی ہے۔

اشرف رفیع

پروفیسر اشرف رفیع

۱۹ مارچ ۱۹۹۵ء

RekhtaDownload.com

پروفیسر سلیمان اطہر جاوید
صدر شعبۂ اردو
ایس وی یونیورسٹی ۔ تروپتی آندھرا پردیش

مدّاحِ رسولِ پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم

آقائے نامدارؐ، تاجدارِ دو عالمؐ، محبوبِ خداؐ، حضرت احمد مجتبیٰؐ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں کون رطب اللّسان نہیں ۔ خود خدائے لم یزل نے اپنے کلام میں سرورِ کائنات کی تعریف کی ہے ۔ اور ادھر کرۂ ارض پر انسان، انسان ہی نہیں ۔ جاندار، جاندار ہی نہیں، ذرہ، ذرہ سرکارِ دو سرا کا ثناخواں ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توی قصہ مختصر

اور یہ بھی کہ اس سے مناسب اور کوئی تعریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کی جاسکتی ۔ تاہم یہ بات بھی اپنی جگہ ہے کہ آج تک دنیا کی ہر زبان میں اور ہر علاقہ میں نہ جانے کتنی نعتیں تسوید کی گئی ہیں کہ اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ان کے رکھنے کے لیے ایک بہت بڑی عمارت بھی ناکافی ہوگی ۔ و نیز خواہ کتنی ہی تعریف کیوں نہ کی جائے، کتنی ہی نعتیں کیوں نہ لکھی جائیں، آج بھی نعتیں لکھی جاتی ہیں اور رہتی دنیا تک حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارکہ میں نعتیں لکھی جاتی رہیں گی ۔ یہ صرف اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں دلوں میں محبت تھی، ہے اور رہے گی اور ان میں نہ جانے کتنے ہوں گے جو اپنے ان جذبات عقیدت و محبت کو شعر کی صورت میں پیش کر دیتے ہیں ۔

نعت شریف میں کوئی انتہا نہیں ۔ کوئی شاعر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ سب کچھ کہہ گیا بلکہ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ آج تک جتنی بھی نعتیں لکھی گئی ہیں ان سب میں حضور عالی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی مِدحت کا حق ادا کر دیا گیا ہے ۔ یہ ممکن بھی نہیں کیونکہ

ہمارے آپ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی مقام ان ساری مدحتوں سے کہیں فزوں کہیں برتر اور کہیں افضل ہے۔ ہر شاعر نعت کہتا ہے لیکن حضورؐ کی مرتبت بے نہایت اور بے ثغور ہے۔ شاعر تو صرف اپنے علم، اپنی صلاحیتوں اور اپنے فکر و خیال کے مطابق کہتا ہے جس کے محدود سے محدود تر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

نعت گوئی کے لیے دو نکات اہمیت رکھتے ہیں۔ شرعی تقاضے اور شعری تقاضے۔۔ ان دونوں کی تکمیل آسان نہیں۔ پہلے نکتہ کے تحت ادب دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی کے ساتھ حدودِ شرع۔ یہ دونوں مل کر نعت گوئی کو ایسا مشکل بنادیتے ہیں کہ کہنہ مشق شاعر کو بھی اس راہ پر چلتے ہوئے دشواری کا احساس ہوتا ہے۔ نعت گو کو جذباتی جوش میں باہوشؔ ادب بھی رہنا پڑتا ہے کیونکہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار وہ مقام حدِ ادب ہے جہاں ؎

نفَس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حق تو یہ ہے کہ نعت گوئی کے آداب و اصول اور حدود و قیود کی پابندی وہی شاعر کر سکتا ہے جس کے قلب میں آقائے دو جہاںؐ کی محبت کا دریا موجزن ہو، ہر لمحہ اس کی زبان پر ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہے اس کی نبض کا زیر و بم وقف آقا صلی ن اللہ علیہ وسلم ہو اور جب بھی ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم چلے آنکھوں سے اشک ہ رواں ہوجائیں۔ شاعر حضور اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ کے ہر، ہر ورق، احادیثِ نبویؐ سے پوری طرح آگاہی رکھتا ہو، شریعت اور طریقت سے کماحقہ واقف ہو اور اسلامی تاریخ پر بھی گہری نظر رکھتا ہو۔ مشرع ہو اور جس کو منجانب اللہ، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ودیعت ہوا ہو۔ نعت گوئی کے لیے نبی آخرُ الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق بے پناہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ شعر میں حسن اسی عشق سے پیدا ہوگا اور ایسے میں لبوں کی ہر جنبش نعت سرا ہوجائے گی۔

نعت گوئی کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ صرف سراپائے مقدسؐ، معراج اور معجزاتِ مبارک ہی نہیں بلکہ شمائل اور فضائل کے ساتھ معمولات نبویؐ غزواتِ نبویؐ عباداتِ نبویؐ آدابِ نبویؐ، پیغاماتِ نبویؐ، اور اخلاقِ نبویؐ کے بے شمار پہلو شامل ہیں آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ارشاد نعت کا موضوع ہو سکتا ہے۔

جہاں تک شعری تقاضوں کا تعلق ہے، نعت گوئی میں کامیابی کے لیے زبان و بیان پر کامل قدرت اور رموزِ فن سے مکمل شناسائی لازمی ہے۔ مضمون کو نئے انداز سے باندھنے پر قدرت ہو۔ شیریں زباں ہو اور شاعر، اُسلوب پر کشش رکھتا ہو کہ سامعین ہو کہ قارئین اپنے آپ کو بھی حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار پائیں۔ زبان کا استعمال کرتے وقت نعت گو کے ملحوظ یہ بات رہے کہ وہ اپنا نذرانہ ایسے حضور میں پیش کر رہا ہے جو دانائے سبل۔ ختم الرسل اور مولائے کل ہے۔

نعت گو شاعروں کی تعداد بے شمار ہے۔ شاید اتنے، جتنے فلک پر ستارے ہیں بلکہ اس سے بھی فزوں۔ مختصر ترین فہرست بھی تیار کی جائے تو دفتر درکار ہو۔ ویسے عربی میں حضرات خلفائے راشدینؓ حضرت حسّان بن ثابتؓ کعب بن زہیرؓ اور شرف الدین بوصیری۔ فارسی میں حضرت جامیؒ قدسیؒ، عرفیؒ، نظیریؒ، ظہوریؒ، سعدیؒ، حافظؒ، اور اردو میں امیر مینائی اور محسنؔ کاکوروی،۔ محض چند ایک نام ہیں۔

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی ریڈر، شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ اردو شاعری کا شستہ اور پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں۔ وہ رموزِ فن شاعری سے بھی کما حقہ واقف ہیں، ان کا اردو اور فارسی شاعری کی کلاسکس کا مطالعہ بھی ہے اور وہ ہماری شعری اقدار و اسالیب پر بھی خاصی نظر رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی اہل اللہ کی صحبتوں سے فیضیاب ہو چکے ہیں اور خود ان کے دل میں بھی شمع عشقِ محمدیؐ روشن ہے، انہوں نے غزلیں اور نظمیں بھی لکھی ہیں لیکن جب بھی نعت گوئی کی ہے (اور ان کی شاعری کا بڑا حصہ نعتوں پر مشتمل ہے) سننے والا بھی کیف و سرور کی ایک دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ ایک نئی جہت، نئی حلاوت، نئی سرخوشی، نئی روشنی اور نئی زندگی پاتا ہے۔ سامع ہی ایسی نعت سن کر افتخار محسوس نہیں کرتا بلکہ شاعر بھی ایسی نعت کہہ کر اپنے آپ پر نازاں ہوتا ہے۔

عقیلؔ بے نوا اور نعت پاک سرور عالمؐ ۔۔۔ زہے تقدیر، گویائی کی قوت ناز کرتی ہے

شاعر نازاں ضرور ہے لیکن سربہ سجدہ ہو کر

شاہِ دیں کہتے ہیں سب تیرا ثنا خواں مجھ کو سر بہ سجدہ کئے دیتا ہے یہ احساں مجھ کو

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے جذبات کا اظہار پوری شدت سے کیا ہے ۔ طہارت و پاکیزگی ان کے کلام میں جاری و ساری ہوتی ہے ، چونکہ اردو شاعری کے رموز و روایات ، آداب و اسالیب اور انداز و اظہار کے مختلف گوشوں پر ان کی نظر ہے اور طبیعت بھی کچھ ایسی پائی ہے کہ حمد نعت ، منقبت ، کہتے ہوئے ذوق و شوق کا عالم کچھ اور ہوتا ہے ۔ اس لیے ان کے ہاں آمد ہی آمد ہے ۔ روانی ایسی کہ لگتا ہے شاعر اپنے آپ پر قابو رکھتے ہوئے بھی قابو نہیں پارہا ہے ۔ خاص طور پر وہ حمدیں اور نعتیں جو نظموں کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ان میں جذبات کی فراوانی دیدنی ہے اور اظہار کی روانی بھی بے مثال ۔ خاص طور یہ منظومات جن کے عنوان ہیں " سلام بحضور خیر الانام " معراجِ رسول " سرورِ کائنات " تجلیٔ عرفان " وحدہ لاشریک لہ " وحدہ لاشریک لہٗ " کا یہ بند ملاحظہ ہو ۔

سجدوں کی تمنا ہے اس سربلند سر میں
اک دھوم سی مچی ہے گویا دل و جگر میں
کس ضو کا ہے تجسّس نادیدہ اس نظر میں
مدت کے بعد ہوگی آباد دل کی بستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اے کارسازِ ہستی

اور اس ترجیع بند " نورٌ علیٰ نور " میں بھی روانی اور سلاست اپنی مثال آپ ہے

وہ جمالِ حسن کی دلبری ہے کمال عشق کی سروری
وہ ظہورِ قدس کی برتری مٹی رسمِ آذری و کافری
بخدا وہ پیکرِ انوری کرے کوئی کسے یہ ہمسری
وہی عزم جوشِ سکندری کہے اَوج و فقرِ قلندری

بلغ العلیٰ بکمالہٖ ، کشف الدجا بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ ، صلوا علیہ و آلہٖ

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی جس لسانی ادبی اور تہذیبی پس منظر کے حامل ہیں ۔ اس کے باعث ان

کے کلام میں کلاسکیت کی جھلکیاں ملتی ہیں ۔ الفاظ کے انتخاب، بندش کی چستی، مصرعوں کی دَر وبست، تشبیہات و اِستعارات کے استعمال اور اظہار کے رچاؤ سے وہ اس خوشگوار کلاسیکی فضا ۔ پیدا کرتے ہیں کہ اس میں روحِ عصری بھی جاگتی محسوس ہوتی ہے کہیں کہیں تو کلاسکیت اور روح عصر ایک جان دو قالب ہو جاتے ہیں ۔ حمدِ باری تعالیٰ کا بند ہے ۔

ہے کیف آگیں ہر اک دل کیلئے لحنِ بلالی بھی
سکونِ گوش ہے حسّان کی شیریں مقالی بھی
سرورِ قلب ہے لاریب تلقینِ غزالی بھی
نہاں ہے سارے نغموں میں تری شانِ جمالی بھی

تری حمد و ثنالب ہے یہ ہے ابتدا میری   تجھے جب پائیں گی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

اس کلاسکیت کا اظہار ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کی تضمینوں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے ۔ جو انہوں نے نہایت عقیدت کے ساتھ دلنشین انداز میں لکھی ہیں اور جو متاثر بھی کرتی ہیں ۔ تضمین سے شاعر کی قدرتِ کلام کا انداز ہوتا ہے اور کسی تضمین کی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب متعلقہ شاعر کے مزاجِ شعری اور اس کے اسلوب پر گہری نظر ہو اور خاص طور پر متعلقہ شعری تصنیف کا بہر زاویہ غائر مطالعہ کرتے ہوئے شاعر نے اس شعری تخلیق کو اپنے شعری مزاج میں سمولیا ہو ۔ اس خصوص میں حضرت امیر خسروؔ کی غزل پر تضمین کا یہ بند ملاحظہ ہو ۔

لبِ لعلیں، مسیحائی کے خوگر نور کے دھارے
نگہ روشن، جبیں، حُسن پر چمکے ہوئے تارے
سیہ گیسوئے شب گوں نازنین چلتے ہوئے آرے
پری پیکر نگارے، سروقدِ، لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود شب جائے کہ مَن بودم

حضرت امجدؔ حیدرآبادی نے اپنی اہلیہ سلمیٰ کے ایک نورانی خواب کو مثلث کے طرز پر پیش کیا تھا ۔ عقیلؔ صاحب نے اس میں ایک بیت کا اضافہ کر کے اسے خمسہ بنا دیا اور اس

خوبی و چابکدستی سے کہ فرق و امتیاز مشکل ہے اور یہ خاصہ کی چیز ہے۔

آنکھ نشیلی بال خمیدہ رنگِ رخ مقبول
عارض رنگیں گویا قرآں رحمت کا ہے نزول
ہونٹ گلابی ہنستا چہرہ جھڑتے ہیں منہ سے پھول
نور کا پتلا چاند کا ٹکڑا حق کا پیارا رسول

نبی جی اللہ اللہ ہو لا الہ الاّھو

تلمیحات ہوں کہ تشبیہات اور استعارات وغیرہ ان سے نثر ہو کر شاعری سج جاتی ہے۔ سنور جاتی ہے۔ دیدہ زیب ہو جاتی ہے۔ ان سے شاعر کی سطح اور اس کی مزاج و مذاق کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کے ہاں خاص طور پر تلمیحات کی فراوانی ہے۔ جس سے تاریخ اسلام کے ان کے گہرے مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے تلمیحات کا استعمال کرتے ہوئے اپنے اشعار کی معنویت کو گہرا کر دیا ہے۔ ان کی لگ بھگ ہر تخلیق میں تلمیحات ملتی ہیں۔ بعض میں تو کئی کئی یہاں میں صرف چند ایک درج کر رہا ہوں۔

روحِ ہرقل و خسرو زلزلوں سے ترساں ہیں
کفر و شرک لرزاں ہیں لے سنی جو وحدت کی

فخرِ آدم و عیسیٰ نورِ وادیٔ ایمن رشکِ یوسفِ کنعاں انتہا ہے عظمت کی
مجھ کو فاران پہ سرکار نظر آتے ہیں طور کے ہر طرف انوار نظر آتے ہیں
اسریٰ کی شب تلافی مافات ہو گئی موسیٰ کا ہے خیال تمھیں دیکھنے کے بعد

عقیلؔ اک میکدے کے ہیں یہ دونوں رند کیا اچھے
ہے ساغر دستِ سلمانؓ میں یدِ بوذرؓ میں مینا ہے

ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے اپنے اشعار میں بعض اچھے نکات پیدا کئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ نعتوں میں صرف عقیدت ہی نہیں فکر سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ شعر سنئے۔

جو نورِ خدا ہو اس کے لیے معراج تو کوئی بات نہیں
ہاں ہم کو عروجِ آدم کے اعزاز دکھائے جاتے ہیں

نعتوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اساسی اہمیت حاصل ہوتی ہے لیکن ایسا بھی ہو کہ ہم اپنے جذبات عقیدت و احترام ہی سے کام نہ لیں بلکہ آج کے انسان کے آلام و مصائب رنج و محن، درد و غم، پریشانیوں اور الجھنوں کو بھی ان میں سمو دیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہمارے یہ درد و الم دور ہوں۔ اس دور کے بعض شاعروں کے ہاں یہ رجحان ملتا ہے۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی نے بھی اپنی نعتوں میں آج کے انسان کی آشفتہ حالی کی آئینہ داری کی ہے اور ایسے شائستہ اور دھیمے انداز میں کہ ذہن کو سکون اور قلب کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ آفات و مصائب کا بوجھ ہلکا محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنے سرکارؐ کے حضور میں اپنا معروضہ گزران دیا ہے۔ ان کی ایک نعت شریف جس کا مطلع ہے

بے چین کر رہی جو یادِ نبیؐ مجھے
حسرت سے دیکھتی ہے مری بے بسی مجھے

کے تو کئی اشعار اسی نوعیت کے ہیں۔ و نیز یہ اشعار بھی

نہ کیوں یاد آتی غارِ ثور اور صدیقِ اکبرؓ کی
شب غم روز ناگن بن کے میرے دل کو ڈستی ہے

اب نہ رہا الم۔ جان میں جان آگئی
ہو گیا محوِ دید میں غم کی شبِ دراز میں

محمدؐ نا خدا ہیں جس کے اس کشتی کو کیا خطرہ
یہ مانا رات دن گرداب میں میرا سفینہ ہے

یوں تو نعتِ شریف کا ہر شعر پر نور مہکتا، دلنواز اور دلاویز ہوتا ہے کہ اس میں ایسی برگزیدہ عظیم المرتبت شخصیت رحمتہ للعالمین کا مذکور ہوتا ہے لیکن بعض اشعار ادبی نقطہ نظر سے شاعر کے لیے خاص طور پر وجہِ امتیاز ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کے یہاں ایسے کئی اشعار ملتے ہیں جن کی حلاوت و گھلاوٹ، شیرینی و رنگینی نور و نکہت دیدہ و دل کو اپنی

جانب کھینچ لیتی ہے۔ نظم "سلام بحضور خیر الانام" کا یہ بند ملاحظہ ہو

لے جا سجا سجا کے اشکوں کی ڈالیوں کو
سوزِ دروں کو دل کے زخموں کی بالیوں کو
پھر تھام کر ادب سے روضے کی جالیوں کو
محو درود کر دے سارے سوالیوں کو
یہ مدعائے دل تو ہاں صبح و شام کہنا
اے زائرِ مدینہ سب کا سلام کہنا

ان چند اشعار کی سادگی و پرکاری دیکھئے ؂

نام کندہ ہے قلب پر انؐ کا　　کب نگینہ جدا ہے خاتم سے
عشقِ رسولِ پاکؐ سے یوں دل کو ہے سکوں　　جیسے ہو مدعی کو سہارا گواہ کا
میری آنکھوں میں کف پائے نبیؐ کی ہے جلا　　آئینہ کر نہ سکے گا کبھی حیراں مجھ کو
آپ کا رخ نہیں ہے مصحف ہے　　واقعی صاحبِ کتاب ہیں آپؐ
نورِ خدا بہ صورت انسان ہے جلوہ گر　　گزرا یہی خیال تمھیں دیکھنے کے بعد

اردو کے نعت گو شعرا، میں ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی کا نام یقیناً امتیاز رکھے گا۔ انھوں نے جس جذباتی وابستگی والہانہ انداز، جس سوزِ دروں اور جس سرخوشی اور سرشاری کو کام میں لاتے ہوئے نعت گوئی کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ یہ صرف ان کے لیے نہیں ان نعتوں کے قارئین اور سامعین کے لیے بھی کارِ ثواب ہے۔ خدائے لم یزل، عقیلؔ ہاشمی کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشے ؂

جو فضلِ حق تعالیٰ ہو تو شانِ دیں پناہی دے
ہمیں فہمِ اوامر دے، ہمیں علمِ نواہی دے
عقیلؔ اب ذوقِ نعتِ پاک کی ہے آرزو اتنی
زبانِ حضرتِ حسّانؓ ہم کو بھی الٰہی دے

(پروفیسر) سلیمان اطہر جاوید

احوالِ واقعی

شاعری ایک قوتِ شعوری کا نام ہے اسے آپ وجدانِ طبع بھی کہہ لیجئے ۔ استادِ ازل نے جسمِ انسانی میں "زبان" کو ایک کلیدی اہمیت عطا کی ہے اس کے ذریعے انسان اپنے جذبات، احساسات کو ادا کر سکتا ہے یہ زبان ہی ہے جو انسان کو دیگر مخلوقاتِ عالم میں ممتاز و مکرم بناتی ہے یوں اگر نطقِ انسان قدرت کی جانب سے دیا جانے والا اعلیٰ ترین اعزاز ہے تو نطقِ انسانی کا اعلیٰ ترین اعجاز شاعری ہے ۔

شاعری کا موضوع، درحقیقت فطرتِ انسانی کے تمام تر جذبات، احساسات و کیفیات اور تاثرات سے راست تعلق رکھتا ہے اس کا کمال یہ ہے کہ پڑھنے والے کا تصور شاعر کے تخیّل کے ساتھ ساتھ دنیائے خیال کی سیر کرتا ہے اس میں رنگ و آہنگ کی رعنائیاں فکر و خیال کی بلند پروازیاں، وجدانِ طبع کی سحر آفریں ترانہ سنجیاں، مضامینِ نو کی گوناگوں گلکاریاں، تصوّر کی حیران کن جولانیاں اپنے اظہار و ابلاغ کا ایک معیار رکھتی ہیں، اکثر انفرادی خصوصیات، اجتماعی وسعتیں اختیار کر لیتی ہیں یہ سب تخئیل یا قوتِ شعوری کی نیرنگیاں ہونگی ویسے بھی اقلیمِ سخن میں صرف اور صرف محاکمہ تخیل ہی کی کار فرمائی ہے یہ اور بات ہے کہ اس قوت و صلاحیت کا استعمال اچھا یا برا دونوں طریق پر ممکن ہے جس کا انسان کو اختیار حاصل ہے ۔

انسانی حیات ہر آن ہر لمحہ شعور و ادراک کی پہنائیوں سے دوچار رہتی ہے جہاں تصور اور تخیل کے علاوہ مشاہدہ اور تجربہ واقعات اور حالات کی اساس پر ایسا تانا بانا تیار کرتی ہے جو اسے "حُسن و قبح" سے دوچار کریگا اور یہ شاعری ہے اس میں جذبات و احساسات کا وہ شعار و سلیقہ ملیگا جہاں عشق کا پرتو نمایاں ہوگا اور اگر اسی قوتِ شعری کو ذوقِ سلیم ادراکِ فہیم کے ہمراہ اختراع و ایجاد کی نئی نئی ترکیبوں اچھوتے مضامین، لطیف تشبیہوں، انوکھے

استعاروں کے ذریعے ایک نئی دنیائے آب و گل، سچائی اور نیکی کو اختیار کرنے کے لیے پیش کیا جائے تو وہ شاعری یقیناً "احسن القول" کا مرتبہ پا سکتی ہے۔ یہ صلاحتیں پاک و منزّہ اور متصل بالایمان ہو کر صاحبانِ دل کو الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات کی رغبت دلائیں گے جبکہ دیگر افراد طاغوتیت میں ملوث ہو کر اس ارضِ عشق میں الفکر والشعراء یتبعھم الغاون سے ہمکنار ہونگے غرض قدرت کی عطا و انعام یعنی نطقِ انسانی کا بہترین اظہار، خصوصیت سے شاعری میں "حمد و نعت" سے جدا نہیں کیونکہ حق تعالیٰ کی ذاتِ لم یزل و لایزال نے اپنے تمام انبیاء و رُسل کو حق کی تبلیغ کے لیے مبعوث فرمایا اور انسانی اقدار کو اس کے اخلاق کو اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرنے اپنے معبود حقیقی ہونے کی پہچان اور اس کی پرستش کے لیے علم صحیح اور عملِ صالح کی دعوت غور و فکر بھی دی ہے۔ ضمیر کے اسی مستحسن اقدام خود شناسی، خداشناسی، معرفت اور حقیقت کی یہ تمام سخن سنجیاں فی الواقع آویزۂ گوش ہونگی۔ حمد و نعت، میں غزل کا سا محشرستان نہیں ہوتا، اس میں جذبات حقیقی، تاثرات سچے اور جہاں تک ہوسکے سادہ پیرہنی میں اخلاص و ایمان کا مظہر ہوتے ہیں۔ گو الفاظ کا حسن استعمال، سلاست زبان، خیالات کی قدرت، شائستگی و بانکپن شاعرانہ تعلّی فخر و مباہات کا وطیرہ ممکن ہے مگر حزم و احتیاط کے ساتھ البتہ ربط و نسبت جذب و کشش، وارادتِ قلبی، جراحتِ طلبی، کیفیاتِ عشقِ حقیقی اور حسنِ معنوی، اشتیاقِ دید کی لذت ہجر و وصال کی حسرت اور اسی طرح کے مختلف احساسات کی فراوانی ہی شاعری کا خاصہ ہیں۔

نعت کے لغوی معنی تعریف، توصیف۔ خاص کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ بیان کرنے کے آئے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کی شان میں جا بجا آیات کا اظہار فرمایا ہے اسی قرآنی نعت پاک سے جن بزرگوں نے راست اکتساب و استفادہ کیا ان میں اصحاب کرامؓ سر فہرست ہیں ان کے مجملہ خلفائے راشدینؓ کے ساتھ حضرات کعب ابن زہیرؓ (قصیدہ بانت سعاد) عبداللہ ابن رواحہؓ اور حسانؓ بن ثابتؓ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں حضرتِ حسانؓ نے اسی نعت گوئی کے بارے میں کہا تھا کہ

مَاانْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ   لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

"میں نے اپنے کلام سے محبوب (رب العالمین) کی تعریف نہ کی ہے بلکہ ان کے ذکرِ عالی سے اپنے کلام کو قابلِ تحسین بنایا ہے"

۔اور پھر جیسے جیسے اسلام کا پُر نور و ضیا بخش، دستورِ حیات چار دانگ عالم میں پھیلتا گیا اس کے ساتھ ساتھ عربی ۔ شعر و ادب کو بھی فروغ حاصل ہوتا رہا ۔ اور جب ہم شعرائے عرب کے بعد شعرائے عجم کی جانب دیکھتے ہیں تو ہمیں وہ حضرات بھی اپنے کلام کو نعت شریف کے مطہّر و پاکیزہ اظہار سے مزیّن کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ بقول عرفی شیرازی

گوہر نظم من از نسبتِ ذاتت ممتاز

چنانچہ بیشتر فارسی شعراء جن میں حضرات شمسؔ تبریزی ، رومیؔ ، سعدیؔ ، جامیؔ ، نظامیؔ ، قدسیؔ ، عرفیؔ ، صائبؔ اور حافظؔ وغیرہ ۔ کو ہم صحابہ کرامؓ کا زلہ ربا پاتے ہیں ان میں بعض شعرائے نے اپنی نعت گوئی کی بدولت دیدارِ رسالت مابؐ سے مشرف ہوتے ہوئے اپنا سلوک بھی طے کیا ہے ۔

جب ہندوستان میں عربی ، فارسی ، ترکی اور ہندی زبانوں کا ایک حسین قابل قبول آمیزہ تیار ہوا تو لسانیات کے ماہرین نے اسے رابطہ کی زبان قرار دیا اور شعراء نے اردو کے اس خوبصورت پیرایہ میں سلف صالحین کی طرح وہ زمزمہ خوانی کی کہ رسول اکرمؐ سے والہانہ عشق و محبت کے شعار پر "روح الامین" بھی وجد کرنے لگے ۔ ان حضرات کی فہرست بڑی طویل ہے تاہم حضرات مرزا مظہر جان جاناں، غلام علی شہیدؔ، ولی دکنیؔ، سراجؔ اورنگ آبادی، ظفرؔ، ذوقؔ، غالبؔ، انیسؔ، دبیرؔ، مومنؔ وغیرہ کے علاوہ محض نعت گوئی میں ، مولانا احمد رضا خان، حضرت امیرؔ مینائی ، محسنؔ کاکوروی ، رضوانؔ مرادآبادی ، جلیلؔ مانک پوری مائل دکنی، شائقؔ حیدرآبادی، عاصمؔ قادری نلگنڈوی، بندہ حیدرآبادی اور حضرت امجدؔ حیدرآبادی نے اپنی نوا سنجیوں سے ہندوستان کو واقعی جنت نشاں بنادیا ، یہی نہیں بلکہ فیضانِ ربانی اور عشقِ محمدیؐ سے اکتساب کرنے والوں میں مسلمان ہی نہیں دیگر مذاہب کے افراد بھی شامل نظر آتے ہیں اور یہ ہر دور ہر زمانہ میں رہے ہیں جن میں بعض کے مطمحِ نظر محض نعت گوئی ہی سب کچھ ہے موجودہ دور میں مداحان رسولؐ کی ایک خاصی تعداد موجود ہے ۔ خصوصیت سے

یہ چند شعراء کرام اپنے اظہار خیال ربط و نسبت کے لیے مشہور ہیں جیسے مولانا ضیاء القادری حضرت حمید صدیقی، منور بدایونی، علامہ انور صابری، حفیظ جالندھری، ماہر القادری، احسان دانش، اقبال سہیل، خالد عبدالعزیز مولانا کامل شطاری، مولانا معز الدین ملتانی، حضرت سیف حموی الجیلانی حضرت خواجہ عبدالعلی صدیقی وغیرہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی شیدائیوں کی اتباع و اقتداء کرنے والوں میں یہ ذرۂ بے مقدار بھی خود کو شامل کرلیتا ہے گو اپنی کم مائیگی کے مدِ نظر اس قابل نہیں سمجھتا لیکن اس سے انکار بھی ممکن نہیں چنانچہ اپنی شاعری (نعت گوئی) کے بارے میں اتنا ضرور کہونگا کہ یہ سوئے ہوئے جذبات ان دنوں بڑے ہنگامہ پرور ہوگئے تھے جب احقر استادِ محترم حضرت حافظ الطاف حسین صاحب فاروقی کامل الحدیث (نظامیہ) مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ کے درسِ قرآن و حدیث میں شریک رہتا، انہی دنوں میں مری ملاقات سید سعید الدین حسینی المتخلص بہ سید سے ہوئی موصوف نیک انسان راسخ العقیدہ عاشقِ رسول نیز صاحب دیوان بہترین نعت گو شاعر تھے انہی کے مشورہ سے میں نعتیہ شاعری کی جانب مائل ہوا، یوں مجھے اعتراف ہے کہ میں نے شاعری میں شاگردی بھی اختیار کی، آج کے بہت سے شعراء اس "ربط و تعلق" کو لغو و غیراہم سمجھتے ہیں بلکہ اس سے اعراض و روگردانی انکا وطیرہ بن گیا حالانکہ اس کی افادیت و معقولیت میں کسی کو کلام نہیں اس کے ذریعے سے شاعری کے اعلیٰ مقررہ اصولوں اور قواعد کے ماتحت ماہرانہ مشفقانہ و مشّاقانہ رہنمائی کا وصف ملتا ہے۔ یہ روایت بہت احسن مانی گئی ہے مذہب ہو یا اخلاق، علم و ادب کی رہبری کے لیے معلم کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ سر زمین دکن کے مسلم الثبوت استادِ سخن عالیجناب ڈاکٹر احمد حسین مائل دکنی کے شاگرد حضرت سید شاہ عبدالوہاب عاصم قادری نلگنڈوی کے جانشین مولانا محترم خواجہ عبدالعلی صدیقی نقشبندی القادری سے تلمذ اختیار کیا، استادِ محترم کی شخصیت محتاجِ تعارف نہ تھی وہ علمی ادبی حلقوں میں "حسانِ دکن" اور "وصافِ رسول" جیسے القابات سے یاد کیے جاتے تھے میری شاعری کو ابتداء سے ہی جن اساتذہ سخن و بزرگوں نے سراہا اور پسند کیا میری حوصلہ افزائی کی ان میں، حضرت سید شاہ شیخن احمد شطاری کامل، علامہ نجم آفندی، حضرت مولانا

سید معز الدین ملتانی قادری معزؔ، حضرت سید یحیٰ حسینی قدرؔ عریضی ، مولانا حافظ حکیم محمود الرحمن خاں ، حضرت سید سلطان محی الدین سیفؔ حموی الجیلانی ، جناب سید شاہ فضل الرحمن سعیدؔ جلالی (ڈپٹی کلکٹر) جناب رشیدؔ الدین انصاری (مترجم منظوم دیوان حافظ شیرازی) جناب محمد عبد الحی خاں شارقؔ فرزند نواب احمد نواز جنگ و برادر پروفیسر محمد عبد القیوم خاں باقیؔ ، نواب محمد شفیع الدین خاں شفیعؔ ۔ (ڈپٹی رجسٹرار) اور ملک الشعراء جناب اوجؔ یعقوبی شامل ہیں ۔

عبارت مختصر ! آج اس انتخاب کی اشاعت کے مرحلہ پر وہ تمام احباب بھی یاد آرہے ہیں جن کا خلوص اور محبت مرے لیے سرمایۂ زیست سے جدا نہیں ۔ ان میں بطور خاص م ۔ ا ۔ انصاری (سیول انجینئر کول مائینز حکومت آندھرا پردیش) محمد حسین (میکانیکل انجینئر مقیم سعودی عرب) اکرم مرزا (ریڈیو انجینئر محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ اے پی) محمد عنایت الرحمن خاں ۔ (سپرینٹنڈنٹ اے پی اگریکلچرل یونیورسٹی) ڈاکٹر محمد احمد (ریڈر شعبہ جیاگرافی عثمانیہ یونیورسٹی) اور قاضی محمد افضل الدین احمد بیابانی (مالک مدینہ پرنٹرز شکاگو امریکہ) قابل ذکر ہیں ۔

میری گفتگو ادھوری رہیگی اگر میں محترم پروفیسر ملک زادہ منظورؔ صاحب (چیرمین فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی لکھنو حکومت اترپردیش) کا شکریہ ادا نہ کروں کہ موصوف کی خواہش و اصرار ، خصوصی توجہ پر یہ انتخاب (حمد نعت منقبت و سلام) منظر عام پر آسکا ۔ میں سپاس گذار ہوں جناب پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ صاحب (صدر شعبۂ فارسی و اردو جین کالج آرہ پٹنہ ۔ بہار) کا کہ محترم نے اپنی ناسازیِ طبع کے باوجود مری مقدور بھر کاوش کو سراہا اور تحسین آمیز کلمات سے نوازا ۔ میں ممنون ہوں جناب پروفیسر سلیمان اطہر جاویدؔ صاحب (صدر شعبہ اردو ایس ؛ وی ؛ یونیورسٹی تروپتی اے پی) کا جنھوں نے اپنی تنقیدی بصیرت سے "بیاضِ نور" سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا مزید میں شکر گذار ہوں محترمہ پروفیسر اشرف رفیعؔ صاحبہ (سابق صدر ، موجودہ کوارڈینٹر سیاپ شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی) کا کہ انہوں نے بڑے ہی خوبصورت معروضی انداز سے مرا تعارف کروایا ، اس سے ان کا جذبہ

یگانگت ، خلوص ، بلکہ سراپا صدیقیت کا اظہار ہوتا ہے ۔ میں حافظ نذیر الدین (پروپرائیٹر الفلاح کمپیوٹر) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی شبانہ روز محنت مکمل انہماک و ذاتی دلچسپی کے باعث بیاض نور کے اشاعت میں یکسوئی و سہولت ہوئی ۔ ایک آخری بات ، اس انتخاب کا بیشتر کلام ہندو پاک کے شہرہ آفاق رسائل ڈائجسٹس جیسے ھدیٰ، ھما (دہلی) الحسنات (رامپور) فاران (کراچی) پاکیزہ ڈائجسٹ، سیارہ ڈائجسٹ (پاکستان) وغیرہ میں شائع ہو چکا ہے

۱۰ / مئی ۱۹۹۵ء

عقیل ہاشمی

RekhtaDownload.com

قطعۂ تاریخ

خدائے لم یزل کا ہے تفضّل عطا، بخشش، عنایت کا تسلسل
یہ لطف نعت گوئی کا تجمّل بحمد اللہ پڑھتے ہیں، سبھی قُل
کھلے قرطاس پہ فردوس کے گُل صدا دینے لگا سدرہ کا بلبل
عروجِ فکر کا حسنِ تخیّل ضیائے حق رسی کا نشۂ مُل

ہوئی حاصل عقیلؔ انکے کرم سے
بیاضِ نورِ شمعِ سرورِ کُل

۱۹۹۵ء

عقیلؔ ہاشمی

RekhtaDownload.com

شمعِ نورؔ

اے کہ ظہورِ ذوالجلال شمع حریمِ انوری ، حاملِ شانِ سروری
ختم ہے تجھ پہ رہبری
حسنِ ازل کا یہ نکھار ، عین ادائے دلبری
آمدِ شہ سے کیا کہوں مٹ گئیں ساری ظلمتیں ، روم و عجم کی نخوتیں
گم ہوا ذوقِ آذری
انکے حضور سرنگوں ، چین و عرب کی خود سری
کون و مکاں میں کون ہے صاحب جاہ و ذی حشم مالک لوح والقلم
کس کو مجال ہمسری
جن و بشر نے دیکھ لی شانِ خدا کی برتری
رشکِ خضر وہ ہوگئے قدرتِ حق کے معترف ، گم گردہ ، راہ راہزن
اب کہاں جہلِ کافری
بیشک ہے گردِ رہ تری ، نازشِ مہر خاوری
اہلِ یقیں کا وصف ہے ، ہوش و خرد کی یہ صدا ، شکر خدا کہ مل گیا ،
کیف و سرورِ حاضری
بختِ رسا ملا انہیں حاصل ہوئی سکندری
عاجزؔ عقیلؔ ہاشمی ربط ہے اسکا دائمی ، فضلِ خدا ہے بس یہی
پائی جو ایسی چاکری
باعثِ افتخار ہے بننا غلامِ حیدری

قرآنِ مجید

زہے رحمت شدہ نازل امام الانبیاء قرآں
برائے امت مرحومہ گشتہ رہنما قرآں

نثارم قلب برتو حبذّا صد حبذّا قرآں
فدا جانم بہ تو اے مرحبا صد مرحبا قرآں

بہ شانِ کُن فکاں اسرارِ ذاتِ حق ہویدا شد
برائے ما خبر قرآں پئے ما مبتدا ، قرآں

عیاں شد تابشِ ذاتِ خداوندی زِ ہر حرفش
برائے حق شناساں در دو عالم حق نما قرآں

نمایاں شان الاّ اللہ ہویدا گنجِ مکنونی
زِ اتممت علیکم ہیں ، نویدِ جانفزا قرآں

بجان ما توکلت علی اللہ ، حرزِ جانِ ما
دہد الحمد للہ درسِ تسلیم و رضا قرآں

بصد رازِ صفات و ذاتِ حق گشتہ الم نشرح
چوں شد آغاز از اقراء بہ غارِ حرا قرآں

چگونہ می شود بر قلبِ مومن عارضہ ، عارض
ہوا قرآں ، شفا قرآں دوا قرآں دعا قرآں

نفوسِ اہل دنیا ایں بلاغت از کجا آرایند
بیانِ خوش لسانِ خوش بطرزِ خوش ادا قرآں

زہے فیضانِ قرآنی بہ ایں دار العمل ہر دم
عروجِ انتم الاعلون بخشد جابجا قرآں

نیابت ہم خلافت ہم جہاں بانی و درویشی
اگر خواہی کہ یابی ، یاب در ہر مرتبہ قرآں

عقیلؔ از صاحبِ لولاک دارد نسبتِ کامل
کہ بودش ہر حدیث و نطقِ قدس و ہر ادا قرآں

Rekhta Download.com

نعتِ سرورِ عالم[۴]

تو ضیائے اولینی یا محمدؐ مصطفیٰ
ہم ظہورِ آخرینی یا محمدؐ مصطفیٰ

زینتِ خلدِ برینی یا محمدؐ مصطفیٰ
رونقِ عرشِ مبینی یا محمدؐ مصطفیٰ

مُقتدائے ماغریباں رہنمائے کل جہاں
پیشوائے مُرسلینی یا محمدؐ مصطفیٰ

کن عطا صحت خدارا، ایں دلم ناساز ہست
راحتِ قلبِ حزینی یا محمدؐ مصطفیٰ

فیضِ آدمؑ رحمِ عالمؑ رحمتِ ہر دوسرا
رحمتہُ لِلعالمینی یا محمدؐ مصطفیٰ

قلبِ من تاریک شد پُر نور کُن بہر بتولؓ
یا سراجُ السّالکینی یا محمدؐ مصطفیٰ

شد عیاں انوارِ یزداں از جبینِ پاکِ تو
شمسِ شمس العارفینی یا محمدؐ مصطفیٰ

ہست محتاجِ شفاعت روزِ محشر ایں عقیلؔ
یا شفیع المذنبینی یا محمد مصطفیٰ

منقبتِ غوثُ الاعظم رضہ

سیرتِ شاہِ ہدیٰ سیرتِ غوث الثقلین
صورتِ دستِ خدا صورتِ غوث الثقلین

لمعۂ نورِ حسن ؓ شعلۂ انوارِ علیؓ
مظہرِ حُسنِ نبیؐ طلعتِ غوث الثقلین

رافتِ سرورِ دین علمِ علیؓ صبرِ حسینؓ
حاملِ خُلقِ حسنؓ فطرتِ غوث الثقلین

بحرِ الطاف و کرم مُرشدی و مولائی
قلزمِ فیض و عطا حضرتِ غوث الثقلین

واقفِ رازِ خفی آگہہ اسرارِ جلی
رفعتِ دینِ مبیں رفعتِ غوث الثقلین

قبلۂ اہلِ صفا روضۂ شاہِ بغداد
کعبۂ اہلِ نظر تربتِ غوث الثقلین

منقبت خوانِ ترا ہست گنہگار عقیلؔ
بہ تو قربانِ دل اے نسبتِ غوث الثقلین

RekhtaDownload.com

حمدِ کردگارؒ

ہر اک ذرہ ہے نور پیکر خدایا
تری معرفت کا بھی دفتر خدایا

ازل تا ابد پاک و اطہر خدایا
تو ہی نور و ظلمت کا مظہر خدایا

مقابل ، مماثل ، برابر خدایا
نہیں ہے کوئی تیرا ہمسر خدایا

سمیعؒ ، بصیرؒ ، قدیرؒ ، عظیمؒ
تو ارفع و اعلیٰ ہے اکبر خدایا

محیطِ دو عالم خدائی ہے تیری
تو دنیا و عقبیٰ کا مصدر خدایا

تو ظاہر و باطن ہے لطف و قہر بھی
ہر اک اسم تیرا ہے ازبر خدایا

بقا تجھ کو دائم فنا سب پہ لازم
تو حیّ و قیوّم یکسر خدایا

عیاں تیری وحدت ہے کثرت کی صورت
بہ ہر سمت منظر بہ منظر خدایا

یہ مانا کہ رعنائیاں چار سو ہیں
تجلّی تری نا مکرر خدایا

نہیں حمد ممکن قلم ہوں شجر سب
ہوں گر روشنائی سمندر خدایا

یہ تنزیہ وتشبیہ سے بھی ماورا ہے
تری شان اللہ اکبر خدایا

خدائی کا اقرار کرتے ہیں وہ بھی
خدا جو تراشے تھے آذر خدایا

تری دوستی ہے ولایت کی منزل
سدا تیرا دشمن ہے ابتر خدایا

نشاں تیری جبروت وسطوت کے دیکھے
زمیں، چاند، سورج، سمندر، خدایا

رہا جس طرح تجھ کو ہونا تھا ہو کر
تو بے مثل یکتا ہے داور خدایا

رگِ جاں سے بھی تو ہے نزدیک میرے
بھرم کتنا ہے کیف آور خدایا

تری عظمتیں رفعتیں کیا بیاں ہوں
قلم نا تواں نطق کمتر خدایا

ترے فضل کا سب کو محتاج پایا
ہو شاہ و گدا یا پیمبر خدایا

طفیلِ محمد عقیلِ حزیں کا
بنا دے یہ بگڑا مقدّر خدایا

RekhtaDownload.com

کلمۂ طیّبؒ

کمالِ عشق و وِلا لا الٰہ الّا اللہ
جمالِ صدق و صفا لا الٰہ الّا اللہ

نوائے حکمِ خدا لا الٰہ الّا اللہ
ضیائے عرش علیٰ لا الٰہ الّا اللہ

یہ روشنی لئے جاتی ہے تا بہ منزلِ قُرب
چراغِ راہِ ھدیٰ لا الٰہ الّا اللہ

کلیدِ بابِ محبت، بنائے دینِ یقیں
رسولِ حق کی عطا لا الٰہ الّا اللہ

ہے ساتھ نفی کے جلوہ نما ہوا اثبات
عجب ہے سِرِّ خدا لا الٰہ الّا اللہ

وہ اہلِ ربط ہے، ہو کیوں نہ داخلِ جنت
کہے جو صبح و مسا لا الٰہ الّا اللہ

وہ عبد واقعی معبود سے ہوا مربوط
یقین جس کا رہا لا الٰہ الّا اللہ

ہے وجہ تصفیۂ قلب اسکی ضربِ عقیلؔ
ہے دل کا عقدہ کشا لا الٰہ الّا اللہ

مظہرِ ذاتِ کبریا صلی علیٰ محمدؐ
نازشِ شانِ انبیاء صلیٰ علیٰ محمدؐ

روزِ ازل اُبل گیا چشمۂ نورِ ذاتِ حق
حُسنِ ازل کا اقتضاء صلیٰ علیٰ محمدؐ

باعث لوح و قلم شہ عرب شاہ عجم
مرأتِ ذاتِ حق نما صلیٰ علیٰ محمدؐ

مرتبۂ حضور کو سمجھے کوئی تو کس طرح
دَرک سے بھی ہے ماوَرا صلیٰ علیٰ محمدؐ

آپکی ذات خاص ہے مدح کی حَد سے بھی سوا
احمدِ پاکِ مصطفیٰ صلیٰ علیٰ محمدؐ

جس کو مِلا، جو کچھ مِلا اور جہاں، جہاں مِلا
فیض ترا، تری عطا صلیٰ علیٰ محمدؐ

نقشِ قدومِ شاہ دیں کاش بنے خطِ جبیں
زینتِ عرشِ کبریا صلیٰ علیٰ محمدؐ

صبحِ ازل کی آرزو شامِ اَبد کی جستجو
روزِ جزاء کا مدعاء صلیٰ علیٰ محمدؐ

بن گی بادباں عقیلؔ بُردیمانیِ جمیل
کشتی دیں کے ناخدا صلیٰ علیٰ محمدؐ

اللہ دکھادے رخِ زیبائے محمدؐ
ہوں شیفتۂ حسنِ دل آرائے محمدؐ

بیشک ہے مرے دل میں تولائے محمدؐ
لا ریب مرے سر میں ہے سودائے محمدؐ

تابانیِ خورشید و قمر پر نہیں موقوف
کونین ہیں معمورِ تجلائے محمدؐ

بندوں کا ہے کیا ذکر ہیں ممدوحِ خدا آپؐ
کیا جانے کوئی رتبۂ والائے محمدؐ

لا ریب کہونگا وہی دل عرش بریں ہے
جس دل میں ہے تصویرِ سراپائے محمدؐ

اللہ! تڑپتے ہیں جبیں میں میری سجدے
مل جائے کہیں نقشِ کفِ پائے محمدؐ

جب جان لبوں پر ہو تمنا ہے الٰہی!!
ہو پیشِ نظر جلوۂ رعنائے محمدؐ

دنیا کی طلب ہے نہ ہے عقبیٰ کی تمنا
شیدائے محمدؐ ہوں میں شیدائے محمدؐ

مضمر ہے عقیلؔ اسمِ محمدؐ میں احد بھی
بے مثل ہے یکتا ہے سراپائے محمدؐ

Rekhtadownload.com

○

اسرارِ مشیت کے ہیں حامل مرے مولیٰ
یا نورِ الٰہی کی ہیں منزل مرے مولیٰ

اس محفلِ امکاں کے ہیں گر مہرِ درخشاں
ہیں بزمِ قدم کے مہِ کامل مرے مولیٰ

یہ ماہ یہ انجم یہ قمر اور یہ خورشید
نور آپکا ہر اک میں ہے شامل مرے مولیٰ

قوسین کے معنیٰ ہی ہوں جب حلقۂ توحید
کیوں عرش نہ ہو آپکی منزل مرے مولیٰ

آپ احمدِ بے میم ہیں بامیم احد آپ
پردہ نہ رہا اب کوئی حائل مرے مولیٰ

طوفان میں پڑھتا ہوں جب اسمائے گرامی
ہر موج بنی جاتی ہے ساحل مرے مولیٰ

کہتے ہیں جسے اہلِ ادب مشغلۂ نعت
ہے زیست کا مری یہی حاصل مرے مولیٰ

یہ اوروں کے در پر کبھی جا ہی نہیں سکتا
ہے جب کہ عقیلؔ آپ کا سائل مرے مولیٰ

نورِ اول آنِ یزداں رحمتہ للعالمیںؐ سیدِ کُلؐ شانِ سبحاں رحمتہ للعالمیںؐ
مظہرِ نورِ الٰہی رونقِ بزمِ قِدم ! بادشاہِ بزمِ امکاں رحمتہ للعالمیںؐ
عالمِ علمِ لدنی رازدارِ کُن فکاں حاملِ اسرارِ قرآں رحمتہ للعالمیںؐ
قاسمِ کل، صاحبِ کل، مالکِ کل، عقلِ کل رحمتِ حق بہرِ دوراں رحمتہ للعالمیںؐ
آپ ہیں مطلوبِ حق محبوبِ حق معشوقِ حق آپ ذاتِ حق کا ارماں رحمتہ للعالمیںؐ
نعمتیں اَن گِنَت اس خوانِ فترضیٰ کے نثار میزباں حق تھا تو مہماں رحمتہ للعالمیںؐ
حمدِ رب کے ساتھ ہی نعتِ نبی کا ہے لزوم جانِ ایقاں روحِ لماں رحمتہ للعالمیںؐ
اے انیسِ بیکساں اے چارۂ بے چارگاں اے پناہِ کلِ غریباں رحمتہ للعالمیںؐ
چھاگئی رحمت خدا کی سَر بلندی مل گئی آگیا ہوں زیرِ داماں رحمتہ للعالمیںؐ
دونوں عالم میں ہے مولیٰ آپ ہی کا اقتدار دو جہاں کے آپ سلطاں رحمتہ للعالمیںؐ
قدسیوں کی التجا اور اے رسولوں کی دعا حق کے افسانے کا عنواں رحمتہ للعالمیںؐ

صدق دل سے کیوں نہ خم ہو اس جگہ فرقِ عقیلؔ
مصدرِ ابوابِ عرفاں رحمتہ للعالمیںؐ

جلوہ فرما وہ ہوئے، شمعِ فروزاں ہوکر
مظہرِ نورِ خدا، حاصلِ لمعاں ہوکر

باعثِ لوح و قلم، کاشفِ اسرارِ نہاں
نازشِ کون و مکاں صاحبِ فرقاں ہوکر

شہِ کونین، شہِ دیں، شہِ لولاک لما
مونسِ جانِ حزیں، رحمتِ یزداں ہوکر

صادق الوعدو امیں، فرش مکیں، عرش نشیں
حاملِ حُسنِ ازل صورتِ انساں ہوکر

شانِ مازاغ بصر، ان کی یہ اللہ اللہ
جگمگاتے نہ قدم، مہرِ درخشاں ہوکر

جلوۂ پاکِ نبی، رؤیتِ حق ہے واللہ
میری آنکھوں کے لیے صورتِ قرآں ہوکر

معصیت پوش، عطا پاش، مسیحائے جہاں
حامیِ دست نگر، قاسمِ احساں ہوکر

نگہِ لطف کے ادنیٰ سے اشارے پہ عقیلؔ
جانبِ خلد چلا، ذوق میں شاداں ہوکر

○ ۱۵

تابشِ رخسارِ اقدس پر یہ مائل ہوگیا
کثرتِ انوار سے کعبہ مرا دل ہوگیا

اے تعالیٰ اللہ کیا داغِ دلِ مخمور ہے
بزمِ نعتِ شاہِ دیں میں شمعِ محفل ہوگیا

رشک قسمت پر مری کرنے لگے اہلِ وفا
مدعا مجھکو مری الفت کا حاصل ہوگیا

ہو مبارک باغِ طیبہ کی تجھے یہ زندگی!
اے مرے دل نام تیرا نور منزل ہوگیا

سبز گنبد کے مکیں جب مرے دل میں آگے
کعبے کا کعبہ یہ کہلانے کے قابل ہوگیا

جامیؒ و رومیؒ ہی، بوذرؓ ہی، سلمانؓ ہی
ان کا دیوانہ جو تھا لاکھوں میں عاقل ہوگیا

بت گرے آتشکدے ایران کے تھنڈے ہوئے
شرک کی ظلمت مٹی اور کفر زائل ہوگیا

داغِ الفت کی ترقی کیا بتاؤں اے عقیلؔ
بڑھتے بڑھتے دیکھنا یہ بدرِ کامل ہوگیا!!

دیکھونگا کبھی جلوۂ رخسارِ محمدؐ — بے آس نہیں حسرتِ دیدارِ محمدؐ

مل جائے اسے شربتِ دیدارِ محمدؐ — بیمار، محبت کا ہے بیمارِ محمدؐ

یہ چاند یہ سورج یہ ستارے یہ چراغاں — ہر ضو سے عیاں ہوتے ہیں انوارِ محمدؐ

وہ طاق عبادت ہے کہ میں سر اپنا جھکادوں — جب آئے نظر ابروئے خمدارِ محمدؐ

پیتا ہوں مئے نور میں چشمانِ نبیؐ سے — دنیا مجھے کیوں کہتی نہ سرشارِ محمدؐ

سمجھونگا اسے سر پہ مرے ظلِ ہُما ہے — ملجائے اگر سایۂ دیوارِ محمدؐ

عارف ہو کہ صوفی ہو ولی ہو کہ قلندر — ہیں اہلِ وِلا طالب اسرارِ محمدؐ

محبوبؔ کا یہ قول عقیلؔ اچھا ہے بیشک

• "اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ" *

• مصرع ثانی حضرت شاہ محبوب حسنؒ فاروقی کا ہے۔

RekhtaDownload.com

نورِ حق کی ضیاء رسول اللہ
شانِ رَبّ العلا رسول اللہ

آپ کی ابتداء رسول اللہ
سدرۃ المنتہیٰ رسول اللہ

سب سے اول وہی ، وہی آخر
ابتداء انتہا رسول اللہ

انبیاء ، اولیاء ، قطب ، ابدال
تم ہی پر سب فدا رسول اللہ

شافعِ حشر ، حامیِ امت
رحمتِ کبریا ، رسول اللہ

لفظ خیر الورا سے کچھ آگے
ہیں وراء الورا رسول اللہ

دین و دنیا کی مشکلیں کیا ہیں
جب ہیں مشکل کشا رسول اللہ

سب کے غم کا مداوا ذاتِ نبیؐ
سب کے دکھ کی دوا رسول اللہ

آپ ہی کی ہے اس عقیل کو آس
آپ ہی آسرا رسول اللہ

خوشا وہ خدا کا حبیب آرہا ہے
سن اے دردِ دل خود طبیب آرہا ہے

ادیب آرہا ہے اریب آرہا ہے
دو عالم کا یکتا لبیب آرہا ہے

مقدّر چمکتا ہے ہر اک قدم پر
مدینہ نبیؐ کا قریب آرہا ہے

مری التجا سننے خود میرے گھر میں
مجاب آرہا ہے مجیب آرہا ہے

ریاضِ مدینہ ! تیرا پوچھنا کیا ؟
یہاں جو بھی ہے خوش نصیب آرہا ہے

جسے کہتے ہیں سب محمدؐ کا روضہ
وہ جنت نشاں اب قریب آرہا ہے

لئے نہَیٰ کا ہاتھ میں تازیانہ
بنانے ہمیں وہ منیب آرہا ہے

جہاں میں ادب کے سکھانے کی خاطر
اک امیّ لقب کا ادیب آرہا ہے

عقیلؔ اب پریشان ہرگز نہ ہونا
درِ سرورِ دیں ، قریب آرہا ہے

RekhtaDownload.com

○

جو ذہن کو نعتِ محمدؐ میں تیز دیکھا ہے ۔۔۔ جہان فکرِ رسا نور خیز دیکھا ہے

رخِ حبیب ہے آئینۂ جمالِ ازل ۔۔۔ ضیائے حق کو یہاں عکس ریز دیکھا ہے

ہے بارگاہِ نبیؐ رشکِ عرش ہم نے مدام ۔۔۔ ملائکہ کو یہاں سجدہ ریز دیکھا ہے

تمہارے پاک پسینے کا ایک ایک قطرہ ۔۔۔ شمیمِ روح فزا عطر بیز دیکھا ہے

غمِ فراق کا عالم ارے خدا کی پناہ ۔۔۔ عجیب حشر عجب رستخیز دیکھا ہے

بہ فیض نعت محمد عقیلؔ شعروں میں
ہمیشہ رنگ غزل سے گریز دیکھا ہے

رباعی

دِل عرش کا لا مکاں کا سینۂ طیبہ
حضرت کی ہے اُمت کا سفینۂ طیبہ
ہے نافِ زمینِ حرم کی صورت سے عقیلؔ
سرکار دو عالمؐ کا مدینۂ طیبہ

آنِ والشمس روئے اکرم سے
شانِ واللّیل زلفِ پرخم سے

تھا عیاں قبیلِ خلق عالم سے
نور اقدس و جودِ آدم سے

قبلۂ دیں و کعبہ لماں !
آپ کیا ہیں یہ پوچھئے ہم سے

کسی عنوان کر نہیں سکتا
ہمسری کوئی شاہِ اکرم سے

آپ کا نام وجہ خلق جہاں
کن کا جلوہ ہے اسم اعظم سے

اے رؤف و رحیم و نور و کریم
حق کی رحمت ہے آپ کے دم سے

پوچھئے حالِ انقلابِ عمرؓ
در و دیوار بیت دارِ ارقمؓ سے

خلقِ عالی ہی عینِ قرآں ہے
ہم ہیں وابستہ خلقِ اکرم سے

بزمِ اوحیٰ میں سب ہوا ظاہر
راز کوئی رہا نہ محرم سے

نامِ نامی نے دی ہے مجھ کو نجات
آفت و رنج و کلفت و غم سے

میری دنیا ہے میری عقبیٰ بھی
ربط ہے رحمتِ دو عالم سے

پالیے میں نے ان کے دونوں قدم
ہوں میں بیگانہ اے دو عالم سے

شکر ہے ، اب پئے نمازِ ولا
کر رہا ہوں وضو میں زَم زَم سے

دردِ فرقت میں مثلِ "حنّانہ"
خون روتا ہوں چشمِ پُرنم سے

کوئی ٹوٹے گا کس طرح خالی ۔ !
فیض جاری ہے لطفِ اتم سے

نام کندہ ہے قلب پر ان کا
کب نگینہ جدا ہے خاتم سے

جی رہا ہے عقیلؔ خوش قسمت
ہو کے مربوط آلِ ہاشم سے

○

تابشِ نورِ قدم، مظہرِ سرمد کے لئے
بزمِ امکاں ہے تجلی ذاتِ محمدؐ کے لئے

ہر گھڑی نعت کا ہے مشغلہ اللہ اللہ
خود فراموشی ہے مداحِ محمدؐ کے لئے

آپؐ کے عشق میں سرکارؐ جیوں اور مروں
زندگی میری رہے ایک ہی مقصد کیلئے

لَن ترَانی اَرِنی کا ہے یہاں ذکر ہی کیا
کوئی حائل ہی نہیں جلوۂ بے حد کے لئے

شبِ معراج یہ اعزاز و شرف کا عالم
انبیاء آئے ہیں دیدارِ محمدؐ کے لئے

قربِ کی ایک ہی صورت تو یہی آقا
آپ کی یاد ہے واحد اسی مقصد کے لئے

خلوتِ راز میں مازاغ کی سوگند عقیلؔ
اٹھ گئے سارے حجاباتِ محمدؐ کے لئے

اے شہنشاہِ دو عالم مدنی العربی
آپ محبوبِ خدا آپ ہیں نبیوں کے نبی

آپ ہیں آمنہ کے نورِ نظر ذی حسبی
آپ عبداللہ کے ہیں لختِ جگر ذی نسبی

اس کا عنواں ہے یادِ سرِ گیسوئے نبیؐ
میری ہر آہ ہوا کرتی ہے جو نیم شبی

یوں تو لاکھوں ہوئے پیغمبرِ ذیشان و عظیم
لیکن اس آن کا کوئی نظر آیا نہ نبی

قدسیوں نے بھی فلک پر یہ ترانہ گایا
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آپکی اے مرے سرکار اک اک بات نبات
واقعی گنج شکر آپکی شیریں رطبی

کتنی پر کیف احادیث ہیں اللہ اللہ
تیز ہوتا ہے یہ سنتے ہی میرا ذہنِ غبی

عشقِ سلمانؓ و بلال حبشیؓ کی سوگند
ان کے جلووں پہ فدا ہیں عجمی و عربی

خواہ، بوبکرؓ و عمرؓ ہوں کہ ہوں عثمانؓ و علیؓ
ہے کسی سے نسبی ربط کسی سے سببی

پیاس بجھ ہی گئی جب آپ نظر آئے مجھے
کہاں باقی رہی کوثر پہ میری تشنہ لبی

میں تصدق مرے ماں باپ فدا ہیں جن پر
وہ ہیں سرکار مرے ہاشمی و مطلبی

چشمِ حیرت کیلئے کحلِ بصر ہے عقیلؔ
ہاتھ آجائے اگر خاکِ درِ آلِ نبیؐ

RekhtaDownload.com

سرکارِ محمدؐ کا کیا خوب سہارا ہے
ہر ایک مصیبت میں خادم نے پکارا ہے

حسن اور کا اب کیوں مجھکو پسند آئے
جب نقشِ محمدؐ کو اس دل میں اتارا ہے

سنّت پہ تری جو بھی کرتا ہے عملِ پیہم
محبوب ہے وہ تیرا اللہ کا پیارا ہے

غرقِ یمِ عصیاں ہوں اب پار لگا دینا
اس بحرِ معاصی میں تیرا ہی سہارا ہے

انوار اب آنکھوں سے لو دل میں اتر آئے
اس گنبدِ خضریٰ کا کیا خوب نظارا ہے

جو کچھ بھی ملا مجھکو جو کچھ بھی لیا میں نے
سب کچھ انہیں قدموں کا صدقہ ہے اتارا ہے

جس چیز کی حاجت ہو لیکر وہ رہونگا میں
کونین ہے کیا شئے جب اللہ تمہارا ہے

للہ بچا لیجے طوفان و حوادث سے
اب کشتیٔ امت کو اک تیرا سہارا ہے

فرقت میں شہِ دیں کی واللہ عقیلؔ اب تو
کب صبر کی طاقت ہے کب ضبط کا یارا ہے

کیا اور بیاں کیجے اب شانِ محمدؐ
خلّاقِ جہاں خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

واعظ ! یہی تشریح ہے با میم احد کی
عرفان ہے اللہ کا عرفانِ محمدؐ

ہے ذکر ہی کیا دشت و جبل ارض و سما کا
کونین ہیں جب تابع فرمانِ محمدؐ

اخلاص میں ایمان میں ثانی نہ تھا انکا
یکتائے جہاں ایسے تھے یارانِ محمدؐ

ہاں سیف و قلم دونوں پہ حاوی رہے ہر دم
ہر وصف میں اعلیٰ تھے فدایانِ محمدؐ

طوفان میں مصیبت میں حوادث میں بلا میں
اے دست طلب چھوٹے نہ دامانِ محمدؐ

اللہ دکھادے مجھے وہ خلدِ بریں بھی
دنیا جسے کہتی ہے گلستانِ محمدؐ

اعزاز میں توقیر میں شاہوں سے بھی افضل
ہیں لائقِ تعظیم غلامانِ محمدؐ

کیوں فکر عقیل آپکو ہے روز جزاء کی
جب سر پہ ازل ہی سے ہے دامانِ محمدؐ

RekhtaDownload.com

کُن کا ہے جلوہ عالمِ امکاں کے آس پاس
نورِ یقین ہے صاحبِ عرفاں کے آس پاس

تشکیلِ کائنات پئے ذاتِ ذی ہمم
ہے باغبانِ گلشنِ یزداں کے آس پاس

فضل و فیوض و رحمت و الطاف و جود و رحم
ہیں خلعتیں بھی قاسمِ لمان کے آس پاس

صورت نبیؐ کی اور تجلّی خدا کی ہے!!
اس مرے دل میں میرے اور رگ جاں کے آس پاس

معراج میں تھی دھوم صلوٰۃ وسلام کی
سب انبیاء تھے خسروِ خوباں کے آس پاس

کیا کیا چنی ہیں خوانِ قُرضیٰ پہ نعمتیں
الطاف میزباں بھی ہیں مہماں کے آس پاس

منظر یہ کوئی دیکھے دم " حجۃ الوداع "
لاکھوں ستارے تھے مہ تاباں کے آس پاس

آقاؐ ، علیؓ ہیں شبرؓ و شبیرؓ و فاطمہؓ!!
آیاتِ نور دیکھئے قرآں کے آس پاس

اُن کو نہیں ہے فکر حساب و کتاب کی
رہتے ہیں عاصی سایۂ داماں کے آس پاس

ملتا اب اس سے بڑھ کے مجھے کیا رہے نصیب
صدقہ تیرا ملا ترے ایواں کے آس پاس

تسکینِ قلب وروح کی دولت ملی عقیلؔ
بکھری پڑی تھی سیّدِ ذیشان کے آس پاس

آپ ہادیٔ دوراں جانِ ہیں مشیّت کی
دم سے آپ کے قائم ہے یہ شان قدرت کی

فخرِ آدمؑ و عیسیٰؑ نورِ وادیٔ ایمن !
رشکِ یوسفِؑ کنعاں انتہا ہے عظمت کی

راحتِ انس و جاں راز دارِ ایں و آں
روحِ رافتِ یزداں شرح ہے یہ رحمت کی

وصف ہو نہیں سکتا مدح ہو نہیں سکتی
لاجواب جلووں کا بے مثال رنگت کی

لامکاں ہے جب خلوت حق کی یہاں جلوت
لائے گا کوئی کیوں کر رفعتیں یہ قربت کی

وحی کا ہے گنجینہ آپ کا ہے کیا سینہ !!
اس سے ہے عیاں آقا ، روشنی ہدایت کی

حسن و عشق شاہد ہیں پیشِ احمدِ بے میم
جھک گئی ہے ہر گردن صاحبِ عقیدت کی

اس عقیلؔ عاصی کی التجا ہے اے مولیٰ
ایک نظر شفاعت کی اک نگاہ رحمت کی

RekhtaDownload.com

○

ذی شرف ذی مرتبت ذی شان اے آقا ہیں آپ
سیّد والا نسب اے سیّد والا ہیں آپ

وجہ تحریر مقدّر باعث لوح و قلم!
عالم تخلیق کا یا مصطفیٰ منشا ہیں آپ

حکمران شش جہت اے باشاہ دین حق
مرکز انسانیت شان ہو المولیٰ ہیں آپ

آپ ہیں دانائے راز کُن فکاں فخر رُسل
سرور دیں آپ ہیں شاہنشہ دنیا ہیں آپ

یا محمدؐ آپ مہدیٰ آپ ہادیٰ آپ نور
حامد و محمود و احمد آپ ہیں طہٰ ہیں آپ

مصدر نور ہدایت معدن جُود و سخا
سچ یہ ہے فیضان کا اک بیکراں دریا ہیں آپ

مالک خلد بریں محبوب ربّ العالمیں
راحت جان حزیں ہر قلب کا نغمہ ہیں آپ

زینت چرخ کہن اے رونق ہر انجمن
دافع رنج و محن اللہ کا جلوہ ہیں آپ

یہ عقیلؔ بے نوا ہے آپ کا ادنیٰ غلام
اس عقیلؔ بے نوا کے سیّدی آقا ہیں آپ

تعریف ہے محال تمھیں دیکھنے کے بعد
اب کسکی دوں مثال تمھیں دیکھنے کے بعد

ہے محو ہر خیال ، تمھیں دیکھنے کے بعد
ادراک پائمال تمھیں دیکھنے کے بعد

نورِ خدا بصورتِ انساں ہے جلوہ گر
گزرا یہی خیال ، تمھیں دیکھنے کے بعد

کونین میں تھا شور درود و سلام کا
یا صاحبِ الجمال ، تمھیں دیکھنے کے بعد

دونوں جہاں کی نعمتیں سب ہیچ ہو گئیں
پایا ہے یہ کمال ، تمھیں دیکھنے کے بعد

چشمِ کرم کا فیض ہے یہ قلبِ ماہیت
بدلا عمرؓ کا حال تمھیں دیکھنے کے بعد

اسریٰ کی شب ، تلافیٔ مافات ہو گئی
موسیٰؑ کا ہے خیال ، تمھیں دیکھنے کے بعد

میں کیا کرونگا دولتِ دارین مانگ کر
بے جا ہے یہ سوال تمھیں دیکھنے کے بعد

زخموں سے دل کے شاد ہے اس آس پر عقیلؔ
پائیں گے اندمال ، تمھیں دیکھنے کے بعد

RekhtaDownload.com

لائیگا کوئی تابہ ابد کیا مثالِ دوست
آئینہ جمالِ خدا ہے جمالِ دوست

صبحِ ازل کہ شامِ ابد دونوں ہی نثار
ہے حاملِ جمالِ ازل خط و خالِ دوست

خُلقِ عظیم اُسوۂ حسنہ کا حکم ہے
یا حق نے کر دیا ہے بیاں سارا حالِ دوست

قوسین کا مقام بھی کیسا مقام ہے !!
سچ تو یہ ہیکہ دوست نے پایا وصالِ دوست

اصحاب جتنے ہیں وہ فنا فی الرّسول ہیں
ہر ایک دوست پر نہو کیوں احتمالِ دوست

دارومدارِ زیست اسی ربط پر تو ہے
دل کا سکون جان کی راحت خیالِ دوست

ہوں عاشقوں کی خاک پہ سرکارؐ کے قدم
معراج ان کی یہ ہیکہ ہوں پائمالِ دوست

ہاں ! مہر و قہر دونوں پہ لمان ہے عقیلؔ
گر یہ جمالِ دوست ہے تو وہ جلالِ دوست

○

جس جگہ آپ کا نقشِ کفِ پا ملتا ہے
ڈھونڈیے گر تو وہاں آبِ بقا ملتا ہے

کیا تعجب ہے اگر حد سے سوا ملتا ہے
دینے والے کو بھی جب لطفِ عطا ملتا ہے

کیا کہوں کس کا مسمیٰ ہے جمالِ اقدس
اسمِ اعظم کا اسی رخ سے پتہ ملتا ہے

وجہِ تخلیقِ دو عالم شہِ لولاک لما
دو جہاں میں کوئی کب ان سے بڑا ملتا ہے

مدنی و عربی، ہاشمی و مطّلبی،
ہر لقب میں ہمیں اک خاص مزا ملتا ہے

دولتِ قربِ نبی نعت سے حاصل ہے عقیلؔ
مدحتِ احمدِ مرسل کا صلا ملتا ہے

ضیائے اولیں تم پر نبوّت ناز کرتی ہے
ظہورِ آخریں تم پر رسالت ناز کرتی ہے
امام الانبیاء، ختم رسل، ائے رحمتِ عالم
خطیبِ حق ہو تم، تم پر خطابت ناز کرتی ہے
جمالِ معرفت، حسنِ ازل، نورِ ازل تم ہو
تمہارے حسن پر حق کی محبت ناز کرتی ہے
تمہیں شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، نور الھدیٰ ٹہرے
تمہیں پر جانِ عظمت روحِ عظمت ناز کرتی ہے
حبیب ذاتِ حق، معشوقِ رب، مطلوب یزدانی
مرے مولیٰ پر اب مولا کی الفت ناز کرتی ہے
ہوئی تزئین عرشِ پاک کی نعلینِ اقدس سے
یہ وہ زینت ہے جس زینت پہ زینت ناز کرتی ہے
عَدو بھی، صادق الوعد و امیں کہتے تھے آقا کو
صَداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
شہنشاہِ دو عالم کے شکم پر جب بندھے پتھر
توکّل فخر کرتا ہے قناعت ناز کرتی ہے

عقیلؔ بے نوا اور نعتِ پاک سرورِ عالم
زہے تقدیر گویائی کی قوت ناز کرتی ہے

کرتا ہوں ذِکر میں جو کبھی لا الٰہ کا — پاتا ہوں نورِ فیض رسالت پناہ کا

جلوہ رہے نظر میں رسالت پناہ کا — ارمانِ دل یہی ، یہی مقصد ہے چاہ کا

ذات و صفات حق کا ہیں آپ آئینہ حضور — ہے آپ ہی کی شکل میں جلوہ الٰہ کا

ہے صادق و مصدق و حق بین و حق شناس — ہر منتخب خطاب ہے شاہوں کے شاہ کا

آیاتِ نعت ، دعویٰ مداح کی دلیل — قرآں ہے سراپا ترے عزّ و جاہ کا

دیکھا ہے چشم دل نے ملائک ہیں سجدہ زیر — منظر ہے رشکِ عرش تری بارگاہ کا

قرباں جاؤں میں ترے اے رحمتِ تمام — ترے کرم سے ہے بھرم اس کج کلاہ کا

ہے میرے ساتھ نسبتِ سرکار دو جہاں — کچھ خوف ہی نہیں مجھے اب زادِ راہ کا

دانائے راز یعنی شہنشاہ جن و انس — ہے اختیار تم کو سفید و سیاہ کا

محوِ طواف گنبدِ خضریٰ ہیں رات دن — دیکھا ہے میں نے ذوق یہاں مہر و ماہ کا

عشقِ رسول پاک سے یوں دل کو ہے سکوں — جیسے ہو مُدعی کو سہارا گواہ کا

تسکین ہوگی ہے مرے قلب و روح کی — بہرِ درود لب پہ جو نام آیا شاہ کا

دو چشم سر ہے سے دیکھے تمہاری شبیہ پاک — یہ حوصلہ نہیں ہے کسی کی نگاہ کا

دل بھی ہے چاک چاک جگر بھی پھٹا ہوا — افسانہ کیا سناؤں میں حال تباہ کا

اب جان تن سے نکلے تو یہ پرواہ نہیں مجھے — دیدار ہو چکا ہے رسالت پناہ کا

زندہ ہوئے ہیں حضرتِ جابرؓ کے نورِ چشم — جاں بخش ہے ! اشارا تمہاری نگاہ کا

کیا خوف مجھکو مہرِ قیامت کا اے عقیلؔ
سایہ ہے مرے سر پہ گلیمِ سیاہ کا

RekhtaDownload.com

رشکِ خورشید و ماہتاب ہیں آپؐ
نگہِ حق کا انتخاب ہیں آپؐ
آپ کی ہر صفت ہے حق کی صفت
حق ہے بے مِثل ولاجواب ہیں آپؐ
بخدا گلشنِ نبوّت کے
لاکھ پھولوں میں انتخاب ہیں آپؐ
باغ توحید میں، بہار آئی
رنگ و بو کا وہ انقلاب ہیں آپؐ
آج رنگت جہاں کی ہے دلکش
پُر بہاراں و پُر شباب ہیں آپؐ
سمتِ فاراں بھی اک نظر موسیٰؑ
دیکھ لیجئے کہ بے نقاب ہیں آپؐ
آپ کا رخ نہیں ہے مصحف ہے
واقعی صاحبِ کتاب ہیں آپؐ
کب صحابہؓ میں جلوہ گر ہیں حضورؐ
بزمِ انجم میں ماہتاب ہیں آپؐ

آپ آقا عقیلؔ ایک غلام
میں تو ذرہ ہوں آفتاب ہیں آپؐ

Rekhta Download.com

○

رخِ سرکار کو آئینۂ یزداں سمجھتے ہیں
جمالِ حق کا پرتو ہم بہ ہر عنواں سمجھتے ہیں

ہے جس کا نام عشقِ سرورِ دنیا و دیں لوگو
اسے اہلِ محبت حاصلِ لماں سمجھتے ہیں

اَحد کیا احمدِ بے میم کیا بامیم اَحد کیا ہے
یہ وہ باتیں ہیں جنکو صاحبِ عرفاں سمجھتے ہیں

سمجھنے والے جو ہیں علم ہے جن کو سمجھنے کا
قرینہ جانتے ہیں وہ، حسبِ اِحساں سمجھے ہیں

خدا عاشق ہے جسکا اور خدائی جسکی ہے شیدا
خدا شاہد ہم ان کو خسروِ خوباں سمجھتے ہیں

یہ دونوں سیرگاہیں سرورِ کونین ہی کی ہیں
جسے باغِ قدم یا گلشنِ امکاں سمجھتے ہیں

شکستہ دل ہے جب آباد ہی جلووں سے
تو پھر کیوں یہ جہاں والے اسے ویراں سمجھتے ہیں

ہمارے درد کی مت فکر کر اے چارہ گر کچھ بھی
جو اہلِ درد ہیں خود درد کا درماں سمجھتے ہیں

کبھی عاصم کبھی خادم کبھی آثم کبھی نادم !
عقیلؔ بے نوا کو سیدِّ ذی شاں سمجھتے ہیں

جمالِ حسنِ رخِ آنجناب دیکھا ہے
ظہورِ نورِ قدم لا جواب دیکھا

فروغِ حسنِ دو عالم نبیؐ کے نقشِ قدم
کہ ذرہ ذرہ میں یہ اکتساب دیکھا

رحیمؐ رحمتِ عالم؛ رحیمؐ ذاتِ خدا
یہاں لقب نہیں دیکھا خطاب دیکھا ہے

وہی ہیں باعثِ تخلیقِ عالمِ امکاں
انہیں کو محرمِ رازِ صواب دیکھا ہے

یہ آنِ حسن یہ شانِ جمال ہے کس میں
نگاہِ حق کا عجب انتخاب دیکھا ہے

عیاں ہے خلقِ مجسم سے عکس قرآں کا
جوابِ جلوۂ امّہ الکتاب دیکھا ہے

بعزمِ قتل عمرؓ آئے تھے، ہوئے مجروح
جہاں نے ایسا بھی اک انقلاب دیکھا ہے

دلیلِ لحمک لحمی یہاں دکھائی تھی
جو رجعِ شمس پئے بو تراب دیکھا ہے

وہ خواہ معرکۂ بدر ہو کہ خندق ہو
ملائکہ کا ایاب و ذہاب دیکھا ہے

RekhtaDownload.com

ہیں گردِ سرورِ عالم صحابہؓ عظام
کئی ستاروں میں اک ماہتاب دیکھا ہے

بس اک اشارے پہ قربان ہوگیا آخر
دُو نیم ہوتے ہوئے ماہتاب دیکھا ہے

وہ پاک منزلِ قوسین و سرمۂ مازاغ
رخِ حبیب یہاں بے نقاب دیکھا ہے

فلک کے مہر سے نسبت ہی اسکو کیا دیجئے
نظر نے میری جو اک آفتاب دیکھا ہے

بتائے کیا کوئی کس نے کہاں کیسے دیکھا
کمالِ شانِ رسالت مآب دیکھا ہے

مِلا جو بخت سے سنگِ درِ حضورؐ مجھے
عجیب ربط عجب انتساب دیکھا ہے

درِ حضورؐ پہ خم ہوتے ہی یہ پیشانی
بہ چشمِ دل کرمِ بے حساب دیکھا ہے

قسیمِ کوثر و تسنیم و سلسبیل ہیں آپ
ہر اُمتی کو یہاں فیض یاب دیکھا ہے

فصیح جو بھی تھے سبع معلقہ کے عقیل
بہ پیشِ اُمّی انہیں لا جواب دیکھا ہے

Rekhta Download.com

جلوۂ کُن عیاں ہوا پیرہنِ مجاز میں
یعنی ظہورِ اولیں دیکھتے ہیں حجاز میں

بزمِ جہاں ضیا فگن نورِ یقین ہے ناز میں
صلی علیٰ کی لے ہے فاش تھی جو زبانِ راز میں

ارضِ عرب پہ ہے طلوع جلوۂ مہرِ دینِ حق
تیرگی اب نشیب میں ہے نہ کہیں فراز میں

جنکی ہے زلفِ مشکبو صورتِ لیلتہ البرأت
انکی ہی دھن ہے آج پھر میرے سرِنیاز میں

اب نہ رہا الم، الم، جان میں جان آگئی
ہو گیا محوِ دید میں غم کی شبِ دراز میں

سطوتِ دین مل گئی رفعتِ روح مل گئی
بندگی اور زندگی مل گئی سب نماز میں

آپ کے در کی خاک خاکِ شفا بنی حضورؐ
صدقہ ملا ہے مجھ کو یہ کوچۂ چارہ ساز میں

دامنِ داغ دار میں لیکے وبالِ معصیت
پہنچا ہے مجھ سا اک ضعیف بارگہِ حجاز میں

اس کو خدا رکھے عقیلؔ محوِ دعا ہوں رات دن
نغمۂ سرمدی ملا دلِ کے شکستہ ساز میں

حق آگہ، حق نگر، حق بین، حق گو، حق نما آئے

پیامِ حق لیے مالکِ ہر دوسرا آئے

امام الانبیاء آئے، امام الاصفیاء آئے

امام الاتقیا آئے ، امام الاذکیا آئے

ہوئی جب صبح میری آنکھ میں شمس الضحیٰ آئے

ہوئی جب رات مرے قلب میں بدر الدجیٰ آئے

وہ سلطانِ جہاں پرور ، وہ شاہنشاہ بحر و بر

یہاں صد آفریں صد حبذا صد مرحبا آئے

ہیں لب یٰسیں تو طٰہٰ چہرہ اقدس دہن حٰم

الم نشرح لک صدرک لئے نور الھدیٰ آئے

شبِ معراج تھا لب پر فرشتوں کے یہی نغمہ

زہے بخت ملائک شاہِ لولاک لما آئے

مدینہ کا گلستاں روکشِ گلزارِ ایمن ہے

سنو تو ذرہ ذرہ سے یہاں حق کی صدا آئے

یہ اعزاز و شرف اللہ اکبر عقل حیراں ہے

شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

ہو بابِ رحمتِ عالی کی چوکھٹ اور سر میرا

اک ایسی بھی گھڑی قسمت سے اے بارِ خدا آئے

RekhtaDownload.com

۳۲،۰۷۱

وفورِ شوق میں میرا جو دم نکلے تو یوں نکلے
نظر کے سامنے جلوہ ہوا انکا اور قضاء آئے
ہوئے سیراب رندانِ شرابِ معرفت اس دم
کنارِ حوضِ کوثر احمدِ مختار کیا آئے
ہوائے دل یہ ہے مری، ہوائے جاں یہ ہے مری
تمھارے دامنِ رحمت کی محشر میں ہوا آئے
پکارا جس گھڑی یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم
خوشا صلّی علیٰ دیکھو وہیں مشکل کشا آئے

عقیلؔ ارمان ہے نامِ نبیؐ لب پر دمِ آخر
بِلا فکر و تردد بَر مَلا بے ساختہ آئے

قطعہ

تذکرہ ہے مدام آقا کا حق کی نعمت ہے نام آقا کا
مری نسبت کو پوچھتے کیا ہو؟ مستند ہوں غلام آقا کا

○

وہ آئے اور ہویدا ہوگیا ہے نُورِ وحدت کا
فرشتوں نے سنایا سب کو مژدہ خیر و برکت کا

ہراک سے برتر و بالا ہراک سے افضل و اعلیٰ
امام الانبیاء کے فرق پر ہے تاج عظمت کا

وہی مدثرِ کامل، وہی مزملِ برحق
وہی یٰسٓ وہی طٰہٰ وہی پیکر ہدایت کا

حدِ ادراک سے آگے نہ ہو کیوں عظمتِ مولیٰ
ثناخواں جبکہ ہے قرآن خود مولیٰ کی رفعت کا

ہوئی کافور تاریکی شرک و کفر دنیا سے
جہاں میں جب اُجالا ہوگیا شمعِ رسالت کا

جنہیں تھا ناز اپنی قوت و عزم و شجاعت پر
بٹھایا ان سبھوں کے دل پہ سکہ اپنی عزت کا

دیا درسِ محبت جادۂ تسلیم دکھلایا
سبق ہم کو پڑھایا پھر توکل کا قناعت کا

(م)

چلے صدیقؓ جو فخر دو عالم کی معیت میں
بتایا اوج خود اللہ نے ان کی رفاقت کا

سزا انصاف سے بیٹے کو دی فاروق اعظمؓ نے
کہیں بھی مل نہیں سکتا جواب ایسی عدالت کا

سبق کس کا دیا ہے "جامع القرآن" نے ہم کو
حیا کا، حلم کا، ایثار کا، خلق و مروت کا

علیؓ ہیں باب شہر علم و عرفاں اسمیں کیا شک ہے
عبادت کی طریقہ سب کو سکھلایا عبادت کا

عقیلؔ بے نوا پر اک نظر اے رحمتِ عالم
عطا ہو کچھ درِ دولت سے صدقہ اپنی رحمت کا

(م) منقبتی اشعار

Rekhta Download.com

دلِ پُر ذوق میرا حاملِ انوار آقا ہے
یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے یہ کعبہ ہے یہ کعبہ ہے

عجب اللہ اکبر مرے پیغمبرؐ کا رتبہ ہے
دُرود آتا ہے لب پر جونہی انکا نام آتا ہے

سراپا رحمتِ عالم ، حبیبِ خالقِ کونین
یہ فخر و نازشِ کون و مکاں خیر البریّا ہے

اسے قرآن اور قرآن کی تفسیر بھی کہیے
یہ گفتارِ نبی صلّ علیٰ شانِ فاوحیٰ ہے

عیاں واللّیل کی توصیف ہے زلفِ معنبر سے
لقب ہے والضحیٰ جس کا تمہارا روئے زیبا ہے

نرالی شان دیکھی اب کوئی آگے نہ دیکھے گا
کہ کفش پائے احمدؐ زینتِ عرشِ معلیٰ ہے

ہوئے سیراب جو تھے تشنہ گان خنجر تسلیم
نوائے سرمدی نے جب درِ اقدس کو چوما ہے

وسیلہ گر نہ ہو محشر میں اس ذاتِ گرامی کا
نہ کار آمد عبادت ہے نہ توبہ ہے نہ تقویٰ ہے

ملی کونین کی دولت عقیلؔ بے نوا مجھکو
یہ نسبت میری دنیا ہے یہی عقبیٰ کا توشہ ہے

بالیدگیٔ عشق ! نمو تک نہیں گئی
بندے تری صدا ابھی ھُو تک نہیں گئی

دل جیسا تھا ہے ویسا ہی عشقِ رسولؐ میں
کچھ غم نہ کر کہ پھول سے بُو تک نہیں گئی

ہجرِ نبیؐ میں آئی مجھے جب قرن کی یاد
دِل کہہ اٹھا کہ عشق کی خُو تک نہیں گئی

وقتِ اذان بلالؓ نے دَم توڑ ہی دیا
اُن کی نظر جو شاہؐ کے رُو تک نہیں گئی

صلِّ علیٰ کا وِرد ہے ہر شام ہر سحر
آواز کیا میری ترے کُو تک نہیں گئی

جب خاکِ پا سے انکی تیمم میں محو ہوں
کوثر پہ بھی دھن اپنی، وضو تک نہیں گئی

کھاتا ہوں میں قسم زرِ بوذرؓ کی اے حضورؐ
دیوانہ ہوں خِرد مجھے چھو تک نہیں گئی

ہم تشنگانِ کوثر و تسنیم ہیں عقیلؔ
اپنی زباں تو جام و سبو تک نہیں گئی

منور کعبۂ دل میں جو قندیل مدینہ ہے
ضیاء سے اسکی ہر داغِ جگر بھی رشکِ سینا ہے

رموزِ عشقِ احمدؐ سے جو واقف ہیں یہ کہتے ہیں
یقیناً مخزنِ اسرار وحدت میرا سینہ ہے

محبت عینِ دین بھی ہے محبت عینِ ایماں بھی
نبیؐ پر جان دے دینا محبت کا قرینہ ہے

محمد ناخدا ہیں جسکے اس کشتی کو کیا خطرہ
یہ مانا رات دن گرداب میں اپنا سفینہ ہے

اگر پہنچادے مجھکو گردشِ ایام طیبہؔ میں
تو میں سمجھوں وہ اچھا دن مبارک وہ مہینہ ہے

نبیؐ سے اسقدر دُوری تعجب ہے مجھے تجھپر
یہ کیسی زندگی تیری نہ جانے کیسا جینا ہے

خدا دے مستیِ عشقِ نبیؐ ہر اک مسلماں کو
وہ میکش جنتی ہیں جنکا میخانہ مدینہ ہے

بھلا اس زندگی میں میں نہ کیوں غرقِ عرق ہوتا
دُھلیں جس سے معاصی وہ ندامت کا پسینہ ہے

دِلا دو سیدّی کچھ تو اسے سبطین کا صدقہ
تمہارے در کا سائل بن کے حاضر یہ کمینہ ہے

عقیلؔ اک میکدے کے ہیں یہ دونوں رند کیا اچھے
ہے ساغر دستِ سلمانؓ میں یدِ بوذرؓ میں مینا ہے

پنی بساط سے بھی سوا کر رہا ہوں میں — خود کو فدائے نور خدا کر رہا ہوں میں

ہے یہ بقا کہ خود کو فنا کر رہا ہوں میں — لطفِ حیات اپنا سوا کر رہا ہوں میں

معمور ہو گئی ہے فضا کیف و نور سے — روشن چراغ جلوہ نما کر رہا ہوں میں

پہلو میں نورِ عرشِ خدا کو لئے ہوئے — واللہ اکتساب ضیاء کر رہا میں میں

ہوں نغمہ سنج مدحت پروردگار کا — یا ذکرِ پاک صلِ علیٰ کر رہا ہوں میں

آمد سے دل میں آپکی واللہ کیا کہوں — پر نور اپنا غار حرا ، کر رہا ہوں میں

سجدہ خدا کے بعد کسی کو نہیں روا — جانیں حضور کیوں یہ خطا کر رہا ہوں میں

طورِ نظر ہیں گنبدِ خضریٰ کی تابشیں — روضہ پہ انکے خود کو فدا کر رہا ہوں میں

تسکینِ جانِ زار ہیں روضہ کی جالیاں — اپنے کو وقف جذب ولا کر رہا ہوں میں

ہو جائے اس غلام کی تقدیر سرخرو — طیبہ بلائے یہ دعا کر رہا ہوں میں

شاید مری یہ بات سمجھ میں نہ آسکے — یعنی نماز عشق ادا کر رہا ہوں میں

طاعت سے جوڑتا ہوں میں نسبت کو بے گماں — اے شیخ کام ایک نیا کر رہا ہوں میں

ممدوحِ حق تعالیٰ ہے وہ ذاتِ ذی ہم
حدِ ادب عقیلؔ یہ کیا کر رہا ہوں میں

RekhtaDownload.com

○

یہ مجھ پہ جو کچھ ہے فضل و کرم اے سرورِ عالم صلی علیٰ
ہے آپ کی نسبت ہی کا بھرم اے سرورِ عالم صل علیٰ

ہو آپ کا ثانی دنیا میں یہ تا بہ ابد ممکن ہی نہیں
ہیں آپ ہی اک عبدِ اعظم اے سرورِ عالم صل علیٰ

معراج کی شب یہ اوجِ بشر دیکھا کیئے سارے اہلِ نظر
تھا عرش تمہارے زیرِ قدم اے سرورِ عالم صل علیٰ

اس بُردِ یمانی کا سایہ دامانِ شفاعت ہے گویا
یا رحمتِ حق کا ہے پرچم اے سرورِ عالم صل علیٰ

واقف ہوں وسیلے کا صدقہ کس کس ملا کیا کیا نہ ملا
مجھ پر بھی جو ہو اک چشمِ کرم اے سرورِ عالم صل علیٰ

قوسین کے منظر سے آگہ جز آپکے کوئی اور نہیں
نظروں میں ہے میری طاقِ حرم اے سرورِ عالم صل علیٰ

محشر پہ اٹھا کیوں رکھا ہے دکھلادو یہیں دیدار اپنا
یہ ربط تو میرا ہے محکم اے سرورِ عالم صل علیٰ

جب آپ نگاہوں میں ہوں ہے مری پھر قید تعین بے مقصد
وہ دنیا ہو یا باغِ ارم اے سرورِ عالم صل علیٰ

جز آپکے کوئی ہمدم ہے مونس ہے نہ ہے غم خوار اپنا
ہم کس کو سنائیں اپنا غم اے سرورِ عالم صل علیٰ
طیبہ کا تصور کرتے ہی اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے
آنکھیں ہوئی جاتی ہیں پُر نم اے سرورِ عالم صل علیٰ
جب آپ سماجائیں دل میں پھر بُعد اور قُرب کا فرق ہی کیا
ہو ملکِ عرب یا شہرِ عجم اے سرورِ عالم صل علیٰ

دیوانہ محبت کا شاہا بیشک ہے عقیلؔ بے مایہ
سچ کہتا ہوں میں بُوذرؓ کی قسم اے سرورِ عالم صل علیٰ

رباعی

ہے دل میں ازل سے جو ولائے سرکارؐ
ہر جذبۂ الفت ہے فدائے سرکارؐ
اس کو بھی عطا ہو آستاں سے صدقہ
لاریب عقیلؔ ہے گدائے سرکارؐ

○

تری تصویر بھی کتنی حسین معلوم ہوتی ہے
رگِ جاں سے قریں اور دِل نشیں معلوم ہوتی ہے

تمہاری ہر صدا اے میرے آقا صورتِ قرآں
نوائے اولیں و آخریں معلوم ہوتی ہے

وہ عالم باعثِ تخلیقِ آدم جسکو کہتے ہیں
تمہاری ذات ہی وہ بالیقین معلوم ہوتی ہے

عیاں فاران سے جب ہوگیا وہ نورِ یزدانی
منور شش جہت میں یہ زمیں معلوم ہوتی ہے

مدینہ کی زمیں ہے عرش اعلیٰ میری نظروں میں
یہ وہ جا ہے جہاں ہر شے حسیں معلوم ہوتی ہے

میں جب لَا تَرفَعُوٓا اَصوَاتَکُم پر غور کرتا ہوں
تو شانِ رحمتہ للعالمیں معلوم ہوتی ہے

تمہاری شکل میں انداز میں رفتار میں مولیٰ
تجلی ذاتِ حق کی بالیقین معلوم ہوتی ہے

سکونِ گوشِ تسکینِ جگر آرامِ جان و دل
صدائے یا محمدؐ کیا حسیں معلوم ہوتی ہے

RekhtaDownload.com

مری ہر سانس سے ظاہر جو ہے صلِ علیٰ کی لے
یہ پرواز پر روح الامیں معلوم ہوتی ہے
جگر سے کیوں لگا رکھتے نہ ہم انکی محبت کو
یہ روحِ قلب اور جانِ یقیں معلوم ہوتی ہے
تولائے شہِ دنیا و دین کا ہے اثر دیکھو !!
نمی آنکھوں میں دائم جاگزیں معلوم ہوتی ہے

درِ سرکارؐ کی ہے سجدہ ریزی کا شرف جسکو
خوشا قسمت عقیلؔ !! اپنی جبیں معلوم ہوتی ہے

رباعی

تشریف یہاں لائیں محمدؐ والے
جرأت ہمیں سکھلائیں محمدؐ والے
رزمِ احد و بدر کا ہر رمز عقیلؔ
آکر یہاں دکھلائیں محمدؐ والے

حق کا ہوا ظہور تمہیں دیکھنے کے بعد
یہ دل ہے رشکِ طور تمہیں دیکھنے کے بعد

تخلیق کائنات کے سارے نکات کا
حاصل ہوا شعور تمہیں دیکھنے کے بعد

تابِ نظارہ کیا ہے یہ موسیٰؑ سمجھ گئے
اللہ کے حضور تمہیں دیکھنے کے بعد

میخانۂ الست سے بے مانگے مل گیا
جامِ مئے طہور تمہیں دیکھنے کے بعد

یہ شرک ہو کہ کفر میں سجدہ تو کر گیا
لیکن ہوا قصور تمہیں دیکھنے کے بعد

بن دیکھے جب یہ حال اویسِ قرن کا تھا
دے دیتے جان ضرور تمہیں دیکھنے کے بعد

کچھ اور دیکھنے کی تمنا نہیں رہی
مجھکو میرے حضور تمہیں دیکھنے کے بعد

قوسین کا اشارہ ہے کافی عقیلؔ کو
رہتے وہ تم سے دور تمہیں دیکھنے کے بعد

RekhtaDownload.com

مجھکو فاراں پر سرکار نظر آتے ہیں ۔۔۔ طور کے ہر طرف انوار نظر آتے ہیں

ذوقِ عرفانِ رسولِ عربی کیا کہنا ۔۔۔ جتنے گوشے ہیں پُر اسرار نظر آتے ہیں

نشۂ عشقِ نبیؐ سر میں بھرا ہے جن کے ۔۔۔ مۓ کوثر سے وہ سرشار نظر آتے ہیں

نگہِ لطف جو سرکار کی پڑجاتی ہے ۔۔۔ فضلِ حق کے وہیں آثار نظر آتے ہیں

اُن کی نظروں کے ہیں بیمار یہ دونوں عالم ۔۔۔ تیری نظروں کے جو بیمار نظر آتے ہیں

چشمِ مازاغ سے پینے کی جنھیں عادت ہے ۔۔۔ وہ مۓ عشق سے سرشار نظر آتے ہیں

پڑتے ہی رحمت عالم پہ نظر محشر میں ۔۔۔ کتنے مسرور گنہگار نظر آتے ہیں

حسرت دید نہ رہ جائے میری عزرائیل ۔۔۔ ٹھرو ٹھرو میرے سرکارؐ نظر آتے ہیں

یہ بھی ہیں پنجتن پاک میں اُن پر بھی فدا ۔۔۔ ایک کے ساتھ مجھے چار نظر آتے ہیں

ذرے ذرے میں مجھے ارض مدینہ کے عقیلؔ
سینکڑوں خلد کے گلزار نظر آتے ہیں

مری چشم و دل کے مکیں یا محمدؐ
ہو شہ رگ سے بھی تم قریں یا محمدؐ

حقیقت تو یہ ہے کون و مکاں میں
نہیں کوئی تم سا حسیں یا محمدؐ

منور فضائیں ہوئیں شش جہت کی
ہو تم ایسے نورِ مبیں یا محمدؐ

تمہیں جو نہی مصباحِ عزت میں دیکھا
کہا حق نے صد آفریں یا محمدؐ

یہ صبحِ ازل ہے وہ شامِ ابد ہے
رخ و گیسوئے عنبریں یا محمدؐ

ولی، غوث، ابدال، اوتاد، صوفی
ہیں سب آپکے خوشہ چیں یا محمدؐ

عقیلؔ اسکا کیوں وِرد رکھے نہ ہردم
یہ کیا اسمِ اعظم نہیں "یا محمد"

Rekhta Download.com

نور چمکا سیاہ غاروں میں
کھل گئے پھول خارزاروں میں

آمدِ شاہ فیض بخشِ جہاں
شان منزل کی رہگزاروں میں

ذرہ ذرہ میں آفتاب لئے
جوت ہیرے کی ریگزاروں میں

چھاگیا "ملک" ابرِ کرم
دلکشی بڑھ گئی بہاروں میں

نازشِ حسن، شانِ یکتائی
اب ہے نابود گل عذاروں میں

اے خوشا بخت آرزوئے نجات
بارآور ہے بے سہاروں میں

اُن کا ثانی ہوا نہ ہوگا کبھی
چند کیا ڈھونڈیئے ہزاروں میں

عہدِ عیسیٰؑ سے مضطرب تھا جہاں
پڑ گئی جان بے قراروں میں

سارے نبیوںؑ میں سربلند وہ ہیں
جیسے مہتاب ماہ پاروں میں

تشنہ کامی پہ چھا گئی مستی
ساقی آیا جو میگساروں میں

یوں صحابہؓ کے بیچ میں ہے حضورؐ
چاند جس طرح چمکے تاروں میں

کافروں نے بھی آبرو پائی !!
ہو کے شامل وفا شعاروں میں

اصلِ وارفتگی کی شان عقیلؔ
دیکھنا اُن کے جاں نثاروں میں

RekhtaDownload.com

روئے انور سے منور دل کا کاشانہ رہا
آئینہ خانہ میں جلوہ بے حجابانہ رہا

مالک کون و مکان و رازدارِ کُن فکاں
آپ کا با ایں ہمہ مسکن غریبانہ رہا

معرفت کی داستاں ہو یا حقیقت کا بیاں
نامِ نامی آپ ہی کا زیبِ افسانہ رہا

جان و تن قربان ساری عمر حضرتؐ پر رہے
زندگی بھر دل محمدؐ کا ہی دیوانہ رہا

زندگی بے فیض اسکی رائیگاں علم و عمل
مرتبت سے سرورؐ دیں کی جو بیگانہ رہا

ساقیِ کوثر کا صدقہ مالکِ کوثر کا فیض
اے عقیلؔ اپنا چھلکتا ہی یہ پیمانہ رہا

Rekhta Download.com

○

محمد کی حبِ نبیؐ بنیاد ہے
گر نہ ہو یہ تو سبھی الحاد ہے

باعثِ تخلیقِ عالم، مصطفیٰ
حق تعالیٰ کا یہی ارشاد ہے

اسمِ اعظم ہے یہی اے دوستو
یامحمد، یا محمد یاد ہے

جانِ لمعاں، جانِ ایقاں ہے یہی
اُن کی مرضی کا عمل پر صاد ہے

لن ترانی، من رآنی میں ہے فرق
وہ طلب تھی یہ نویدِ شاد ہے

جامِ احمد جو رکھے وردِ زباں
بے گماں ہر غم سے وہ آزاد ہے

فکرِ دنیا، ذکرِ عقبیٰ ہے عبث
حرزِ جاں جب اسوۂ سجاد ہے

صدقۂ شبیر و شبر ہو عطا
یا محمدؐ حاجتِ امداد ہے

موت سے بدتر ہے جینا ہجر میں
مرے آقا کیسی یہ افتاد ہے

آرزو کہتی ہے حسرت سے مدام
کس قدر باقی تری میعاد ہے

لاج رکھ لیجئے غلاموں کی حضور
آنکھ نم لب پر یہی فریاد ہے

چار سو ہے زورِ باطل کا، عقیلؔ
یورشِ ظلم و ستم، بیداد ہے

تمہاری یاد سے روشن جہاں ہے یا حبیبؐ اللہ
تصور بھی تمہارا ضو فشاں ہے یا حبیبؐ اللہ

قسم حسان کی نعت رسول پاک کہتا ہوں
کہ جبریل امیں بھی ہمزباں ہے یا حبیبؐ اللہ

لکھے لوح و قلم کیوں کر محامد اور محاسن جو
تمہارا تذکرہ تو بیکراں ہے یا حبیبؐ اللہ

لکھا ہے عرش اعلیٰ پر چھپا ہے ذرہ ذرہ میں
تمہارا نام ہی شایان شاں ہے یا حبیبؐ اللہ

تمہارا روئے انور دو جہاں میں درد کا درماں
یہی تو چارہ بے چارگاں ہے یا حبیبؐ اللہ

یہ مانا متکلم کا ہوگیا اعلان قرآں سے
تمہاری طرح کا انساں کہاں ہے یا حبیبؐ اللہ

مقام و مرتبہ پایا اسی سے دونوں عالم میں
وسیلہ جو تمہارا درمیاں ہے یا حبیبؐ اللہ

نفس کی آمد و شد میں تمہارا فیض پاتا ہوں
وگرنہ زندگی بارِ گراں ہے یا حبیبؐ اللہ

عقیلؔ ہاشمی کو بخش دی اللہ نے نعمت
غلامی پہ تمہاری شادماں ہے یا حبیبؐ اللہ

بے چین کر رہی ہے جو یادِ نبی مجھے
حسرت سے دیکھتی ہے مری بے بسی مجھے

اس آرزو کے بعد کوئی آرزو نہیں
اللہ اب دکھا دے دیارِ نبی مجھے

سو جان سے اے تصور آقا تیرے نثار
کیسے کہوں نہ دید کی دولت ملی مجھے

ان کا کرم یہ ان کی عطا ان کی دین ہے
مستِ الست ہوں کہ ملی بے خودی مجھے

بیشک میں اسکو دولتِ دارین دے کے لوں
حاصل ہو خاک بھی جو درِ پاک کی مجھے

بھرتا نہیں ہے ذکرِ حیاۃ النبی سے دل
ہر وقت مل رہی ہے نئی زندگی مجھے

سرکار مل گئے تو ملی ساری کائنات
محسوس ہوسکے گی نہ کوئی کمی مجھے

چشمِ کرم سے انکی بجھی میرے دل کی پیاس
کوثر پہ لائی اب ہے یہ تشنہ لبی مجھے

اے جذب شوق شہرِ شہِ دین کی بات سے
کیف و سرور ولطف کی راحت ملی مجھے

ممنون بے کسی ہوں کہ بے کس نواز تک
پہنچا رہی ہے آج مری بیکسی مجھے

تابانیوں سے ارضِ مقدس کا اے عقیلؔ
لاریب مل گئی ہے عجب روشنی مجھے

دل میں یادِ شہ کونین کا غم رکھتے ہیں
ہم نگاہوں میں محبت کا بھرم رکھتے ہیں

فکر عقبیٰ ہے جنہیں بیش نہ کم رکھتے ہیں
کب اداوں میں وہ اسکندر و جم رکھتے ہیں

سرورِ ہر دوسرا شافعِ روزِ محشر
آپ کی آس میں ہم چشم کو نم رکھتے ہیں

رفعتِ سیدِ عالم ہے یہ جبرئیلِ امیں
وہ جو قوسین سے آگے بھی قدم رکھتے ہیں

تنِ بے سایہ کا سایہ ہے ہمارے سر پر
ہر گھڑی سایہ فگن ان کا کرم رکھتے ہیں

آپ انکو نہ کبھی لوٹنے دیں گے خالی
آپ سے آس جو محتاجِ کرم رکھتے ہیں

داغ الفت کا ئے چیتے ہیں جو دل میں غریب
اُن کو مفلس نہ کہو یہ بھی درہم رکھتے ہیں

کاش کہلائیں زمانے میں عقیلؔ ان کے غلام
کیا ہی اعزاز ہے ارمان جو ہم رکھتے ہیں

جو تھا مصباحِ عزت اس میں بھی داخل محمدؐ تھے
خدا کا نور اِن میں نور میں شامل محمدؐ تھے
قسم لولاک کی کون و مکاں بھی اسکے شاہد ہیں
خدائی کا خدائے پاک کی حاصل محمدؐ تھے
تھے علمِ اولین و آخریں کے مخبرِ صادق !!
علومِ ظاہر و باطن کے بھی حامل محمدؐ تھے
وہی تھے صاحبِ علم لدن اور گنجِ عرفانی
قسم ربّ العلاکی اکمل و کامل محمدؐ تھے
خدا تھا میزبان اور مہماں سردارِ دو عالم
اس لائق محمدؐ تھے اس قابل محمدؐ تھے
مجسّم نور تھے آقا جُدا کب حق سے تھے مولیٰ
کبھی مرسَل محمد تھے کبھی مرسِل محمدؐ تھے
مقامِ قربِ یہ اللہ اکبر عقل حیراں ہے
حقیقت تو یہ ہے قوسین کی منزل محمدؐ تھے

شریعت ہوگی مانع وگرنہ کہدیا ہوتا
ہوے بندہ جدا ہوکر، مگر واصل محمدؐ تھے

RekhtaDownload.com

تھے حضرتِ آدم آب و گِل ہیں کرشمۂ کُن فکاں سے پہلے
حضورؐ ہی کی ضیاء تھی ہر سو وجودِ کون و مکاں سے پہلے

بجز خدا اور کچھ نہیں تھا اسی کا جلوہ تھا بزمِ ھو تھی
ہوئی ہے تخلیقِ نورِ احمدؐ مکاں سے اوّل زماں پہلے

ہے کوئی بے چون و بے چگونہ ہے کوئی بے شبہ و بے نمونہ
کوئی بتائے تو کیا بتائے کہاں کے بعد اور کہاں سے پہلے

جب آپ آئے مٹے جہاں سے یہ شِرک اور کفر کے تماشے
عروج لات و منات کا تھا شہ زمیں آسماں سے پہلے

دیا نبیؐ نے ہی درسِ وحدت سکھائی دنیا کو آدمیت
وگرنہ تھی کشمکش جہاں میں ، زبان معجز بیاں سے پہلے

حضورؐ نے روشنی دکھائی حضورؐ نے راستہ بتایا !!
کہ ظلمتوں میں بھٹک رہے تھے شہنشہ انس و جاں سے پہلے

قدم قدم پر تھی بربریت ستم شعاروں کی تھی حکومت
عقیلؔ ! تھا دورِ جہل و ظلمت قیامِ امنِ داماں سے پہلے

RekhteDownload.com

اے فخرِ رسل بخشندہؑ کُل تو سرِ نہانِ عالم ہے
اے سیّدِ کل دانائے سُبل تو عینِ عیانِ عالم ہے
ہردم ہے حصارِ قلبِ حزیں یہ برج مشیّد حصنِ حصین
ہے نام محمدؐ میرے امیں بیشک یہ امانِ عالم ہے
جذباتِ مودّت کیا کہنا کیفیّتِ الفت کیا کہنا
یہ رنگِ محبت کیا کہنا کچھ اور جہانِ عالم ہے
از سرتاپا افضالِ خدا اور اول آخر نور ھدیٰ
ہے ذات تری لولاک لما تجھ ہی سے یہ شانِ عالم ہے
وصاف ہیں سب ہر وصف تیرا غیروں نے کہا، اپنوں نے سنا
توصیف وثنا میں اب گویا ہر ایک زبانِ عالم ہے
انوار کی تابش کیا کہیے الطاف کی بارش کیا کہیے
فیضان و نوازش کیا کہیے شایاں یہی شانِ عالم ہے
یہ اہلِ بصیرت کا دل ہے اسمیں ترا روضہ داخل ہے
اعزاز و شرف کا حامل ہے ایسا یہ مکانِ عالم ہے
اے نغمہؑ حسنِ صبحِ ازل، تسکین دِہ سکراتِ اجل
تنویرِ خدائے عزّ وجل تو رُوحِ روانِ عالم ہے

تیرا یہ عقیلِ خستہ جگر تشنہ نہیں رہ سکتا پل بھر
تسنیم تری تیرا کوثر تو پیرِ مغانِ عالم ہے

ہمہ رافت، ہمہ رحمت، حبیبِ حق کی ہستی ہے
رفعنا میں ہے جسکی شان یہ وہ سرپرستی ہے

چراغِ مصطفائیؐ کی تجلّی دیدنی ٹھہری
منور ذرہ ذرہ ہے یہ کیا پُر نور بستی ہے

پیو تم ایکبار اور دامنِ ساقی میں آجاؤ
مئے حبِ نبیؐ سستی نہیں حد درجہ سستی ہے

تصوّر بھی، تفکّر بھی، تذکّر بھی، تخیّل بھی
اسی بستی سے اب آباد میرے دل کی بستی ہے

ترانہ سنج ہوں، مدحت سرائی مشغلہ میرا
مئے فکرِ سخن کی میرے ساقی مجھکو مستی ہے

شہِ دیں درہمِ داغِ محبت، مجھکو ہے کافی
نہ غم دنیا کا رکھتا ہوں نہ فکرِ تنگدستی ہے

بیک لحہ اُبی کے جسم میں نیزہ جو دَر آیا
کسے مقدور اے شانِ خدا یہ تیز دستی ہے

نہ کیوں یاد آتی غار ثور اور صدیق اکبر کی
شبِ غم روز ناگن بن کے میرے دل کی ڈستی ہے

ذرا فرمائے صبر اور نظارا کیجیے کوثر پر
اویسؓ آنکھ آپ کی گر دیدِ حضرتؐ کو ترستی ہے

نہ خوفِ نارِ دوزخ ہے نہ شوقِ گلشنِ رضواں
مری دنیا مری جنّت مرے آقا کی بستی ہے

عقیلؔ بے نوا ہے حاضر دربار اے آقا
یہی قابوا بلیٰ ہے اور یہی لماں پرستی ہے

ہے سوچ کہ بزمِ انور میں انوار کا عالم کیا ہوگا
اس خسروِ خوباں یعنی مرے سرکار ﷺ کا عالم کیا ہوگا

اس رحمتِ یزداں کی دُھن ہے اس صاحبِ فرقاں کی دُھن ہے
گنجینۂ عرفاں کے مالک ، مختار کا عالم کیا ہوگا

کیا آن ہے کُل من نوری کیا شان ہے کُل من نوری
گر چشمِ بصیرت روشن ہو آثار کا عالم کیا ہوگا

لولاک کا سہرا اُن کے سر ادراک کا سہرا انکے سر
اخلاق کی دنیا کیا ہوگی کردار کا عالم کیا ہوگا

وہ نورِ جبیں وہ خلد بریں وہ عرش کی قندیلِ روشن
یعنی "مصباحِ العزّت" کے انوار کا عالم کیا ہوگا

واللّیل کی سورۃ وِردِ زباں والشمس ہے وِردِ لب میرے
گیسُو کے تصوّر پر قرباں رخسار کا عالم کیا ہوگا

وہ حسنِ ازل ، مقصودِ جہاں ، تسکینِ دلِ ہر جن و بشر
اللہ تعالیٰ کے ایسے دلدار کا عالم کیا ہوگا

قوسین کی منزل کے صدقے مازاغ کی آنکھوں کے قرباں
جھپکی نہ پلک ٹھٹکی نہ نظر ، دیدار کا عالم کیا ہوگا

معراج کی شب تاحدِ نظر تھا نور کا عالم سرتا سر
جب ساکت وصامت ہر شئے تھی رفتار کا عالم کیا ہوگا

اب تک نہ ہوا ایسا کوئی اور ہوگا نہ آئندہ کوئی
تیرے دستِ قدرت کے شاہکار کا عالم کیا ہوگا

جب قیصر و کسریٰ جھکتے ہیں پیشِ خالد پیشِ حیدر
یہ اُن کے غلاموں کا ہے اثر سردار کا عالم کیا ہوگا

نظروں میں عقیلؔ اپنی اک دن اے کاش یہ محفل آجائے
کونین کے والی کے اعلیٰ دربار کا عالم کیا ہوگا

یہ فردوسِ نظر صلی علیٰ کیا خوب جلوہ ہے
حریمِ قدسِ احمدؐ بے گماں عرشِ معلیٰ ہے

جمالِ سیّدِ کونین صلی اللہ علیٰ نورِ
ہے نورِ حق کہ جس کے نور سے ہر شئے مجلّیٰ ہے

ہے روشن ایک لفظ احمدؐ بیاضِ کبریائی کا
چراغِ بابِ عرفاں ہے یہی شمعِ مجلّیٰ ہے

گلستانِ رسالت کی بہارِ بے خزاں تم ہو
لقب خیر البشر عزِّ بشر تم سے ہی اونچا ہے

ہے رشکِ وادیُ ایمن مدینہ کا ہر ایک ذرہ
ہر اک ذرہ کا بھاری طور سے عظمت میں پلّا ہے

جبیںِ آدمِ اوّل میں چمکا نُور جو بنکر
وہی ختم الرّسل مقبولِ خاص حق تعالیٰ ہے

نبیؐ کے عشق میں جو آنکھ روئے خون کے آنسو
وہ قدر و منزلت میں لعل و گہر سے بھی اعلیٰ ہے

بامیدِ کرم عاصی درِ اقدس کو تکتے ہیں
ملے گا بابِ رحمت سے جو کچھ آقا کا منشا ہے

اغثنی یا رسول اللہ اغثنی شافعِ محشر
عقیلِ پُر خطا کو آپ ہی کا ایک وسیلہ ہے

RekhtaDownload.com

محمدؐ والو دیکھو ، آؤ ہے سارا جہاں اپنا
ہے یہ ساری زمیں اپنی ہے یہ کل آسماں اپنا
ہوئی معمور ساری کائنات اس بزمِ امکاں کی
انہی کے نورِ مطلق سے منور ہے جہاں اپنا
وہ قندیلِ حریمِ قدس وہ شمعِ شبستانی
وہی نورِ اتم حسنِ قدم ذی عزّ و شاں اپنا
حدِ ادراک سے بھی ماوراء ہے رتبۂ احمد
نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا قیاس اپنا گماں اپنا
زمیں سے آسماں تک کیوں نہ مچتی دھوم عالم میں
بنایا حق تعالیٰ نے ہے کس کو میہماں اپنا
یہ معراجِ نظر دیکھو یہ مازاغ البصر دیکھو
یہاں اعجاز دکھلاتی ہے چشمِ ضوفشاں اپنا
جو عظمت اور رفعت دیکھنا ہو تو چلے آؤ
مدینہ کا گلستاں بن گیا رشکِ جناں اپنا
سنا ہے خاکِ طیبہ توتیائے دیدۂ دل ہے
بنالیتے نہ کیوں سرمہ اسے سب انس و جاں اپنا
جبینِ شوق رکھدوں تاکہ یہ قسمت سنور جائے
جگا دو بختِ خفتہ کو دکھا دو آستاں اپنا
ہے محتاجِ کرم آلودۂ عصیاں کو یہ معلوم
وہی ہے محرّمِ رازِ حقیقت رازداں اپنا

رضائے رحمت للعالمین ہے جب رضائے حق
تو پھر کیا لے سکے کوئی عقیلؔ اب امتحاں اپنا

RekhtaDownload.com

○

ہے صبحِ ازل سے قبلۂ دیں یہ روئے محمد کیا کہنا
ہے شامِ ابد تک کعبۂ جاں گیسوئے محمدؐ کیا کہنا

کیا حسنِ خسروِ خوباں ہے آنکھیں صدقے دل رقص کناں
سب حسنِ ازل کے دیوانے ہیں سوئے محمدؐ کیا کہنا

والشمس ہے گر حسن عارض، واللّیل بھی ہے جعدِ مشکیں
رخسارِ محمدؐ کیا کہنا گیسوئے محمدؐ کیا کہنا

پھولوں میں کہاں ایسی نزہت ہے عطر میں کب اتنی فرحت
یہ جسمِ مطہّر کا ہے عرق خوشبوئے محمدؐ کیا کہنا

طیبہ کی زمین ذی رتبہ ہے قوسین مقامِ ادنیٰ ہے
جبریلؑ کو ہے تیرا عرفاں اے کوئے محمدؐ کیا کہنا

محبوب ہیں یہ بوبکرؓ و عمرؓ ہے انکی فضیلت یوں ظاہر
اللہ رے قربت کا عالم پہلوئے محمدؐ کیا کہنا

بتلادوں تجھے میں اے دنیا عثمانؓ غنی کی کیفیت
سب مال و متاع قربان کیا از روئے محمدؐ کیا کہنا

ہے لحمُکَ لحمِی کی دنیا ہے دمُکَ دمِی کا عالم
اک منزل پر ہے خوئے علیؓ اور خوئے محمدؐ کیا کہنا

نازاں ہے یہ اپنی قسمت پر وہ آج عقیلؔ ان کے در پر
آلودۂ عصیاں اور بشر پھر کوئے محمدؐ کیا کہنا

معروضے اے عقیلؔ! ہیں سب مستجاب سے — مانگے جو میں نے قاسمِ رحمت مآب سے

جب رحمتِ تمام کی حد ہی نہیں کوئی — میں کیوں پڑھوں درود کو گِن کر حساب سے

عشقِ نبیؐ کی دولتِ عظمیٰ ہے ساتھ جب، — مطلب نہیں ہے مجھکو ثواب و عذاب سے

بدرالدجیٰ کی دھن مجھے والشمس کی ہے لَو — کچھ کام ماہ سے نہ غرض آفتاب سے

حاصل نہ کیوں ہو اوج ملے کیوں نہ مرتبہ — عزّت نصیب ہے مجھے عزّت مآب سے

ملتا سکوں ہے ہجرِ نبیؐ میں کچھ اس طرح — آیاتِ نعت پڑھتا ہوں حق کی کتاب سے

کرنے لگے شمار ہم ابیات نعت کے — ڈرنے لگے جو پرسشِ روزِ حساب سے

موسیٰ بنے کلیم تو عیسیٰ ہوئے مسیح — پہنچا ہے سب کو فیض رسالت مآب سے

یہ جو تڑپ رہا ہوں شہِ دیںؐ کے ہجر میں — قائم ہے میری زیست اسی اضطراب سے

اندازہ اس فقیر کی عظمت کا کیا کریں — نسبت ہے جسکو بارگہِ بوتراب سے

تاثیرِ ہجرِ خسروِ خوباں ہے یہ عقیلؔ
آنسو بھی میرے کم نہیں عطرِ گلاب سے

RekhtaDownload.com

معمور میرے دل میں فاران کے جلوے ہیں
اے طور تماشا کر کس شان کے جلوے ہیں

اعیانِ تصوّر میں رحمان کے جلوے ہیں
لمعان کی پوچھو تو لمعان کے جلوے ہیں

یہ مہر و مہ و انجم یہ شام و سحر گویا
اے نورِ مبیں تیرے عرفاں کے جلوے ہیں

مزّمل و مدثّر یٰسین ہو یا طٰہٰ
کس دل سے کہے کوئی انسان کے جلوے ہیں

معراج کی شب انکی اللہ رے ضیاء پاشی
نازاں ہے خدا جن پر اس آن کے جلوے ہیں

ہیں کون و مکاں قرباں الطافِ تبسّم پر
اندازِ تکلّم میں قرآن کے جلوے ہیں

توصیفِ محمدؐ ہے ذرّوں سے صحیفوں تک
اس شرحِ محبت میں عنوان کے جلوے ہیں

نعتِ شہِ والا کے افکار میں پوشیدہ
بخشش کی ضمانت ہے فیضان کے جلوے ہیں

اس دل میں عقیلؔ اپنے طیبہ کے تعلق سے
حسرت کی تجلّی ہے ارمان کے جلوے ہیں

میری آنکھوں میں ہے جب سے خاکِ در یا مصطفیٰؐ
دیکھتا ہو نورِ حق آٹھوں پہر یا مصطفیٰؐ

آپ ہی ہیں نورِ یزداں آپ ہی نورِ قدم
آپ کے جلوے ہیں تا حدِ نظر یا مصطفیٰؐ

لا مکاں کہتے ہیں جسکو آپ ہی کا ہے مکاں
عرشِ اعظم آپ کی اک رہگذر یا مصطفیٰؐ

یہ مقامِ قرب ہے اللہ اکبر جس جگہ
طائر سدرہ کے بھی جلتے ہیں پَر یا مصطفیٰؐ

بوبکرؓ فاروقؓ ، عثمانؓ و علیؓ باصفا
کیسے کیسے ہیں یہاں اہلِ نظر یا مصطفیٰؐ

دید سے محروم کہتے ہیں یہ آشفتہ اویسؓ
ہے یہ حسرت جان دیدوں آپ پَر یا مصطفیٰؐ

ہے خدائے پاک کی سوگند ممکن ہی نہیں
جائے اس دَر کا بھکاری دَر بدر یا مصطفیٰؐ

مال و زر کیا ہے یہاں تک کہدیا صدیقؓ نے
آپ پر قرباں میرا گھر کا گھر یا مصطفیٰؐ

RekhtaDownload.com

ہیں برے جتنے جہاں میں ، مرے ہیں ارشاد ہے
کسقدر ہے ہم یہ رحمت کی نظر یا مصطفیؐ

اور تو کچھ بھی نہیں ہے نذر کے قابل حضورؐ
پیش ہے دامانِ نم اور چشمِ تر یا مصطفیؐ

جو بھی ہوں جیسا بھی ہوں ہر حال میں ہوں آپکا
بس یہ ہے روداد میری مختصر یا مصطفیؐ

اسم اعظم مل گیا مجھکو زہے قسمت عقیلؔ
حرز جاں ورد زباں شام و سحر یا مصطفیؐ

قطعہ

اللہ تعالیٰ کی سمجھتے ہیں مشیّت
قسمت کے ستائے ہوئے تقدیر کے مارے
اس خاک کے پتلے پر یہ لازم ہے عقیلؔ آج
آمادۂ تسلیم و رضا ہو نہ پکارے

باب ِ عالی کی مقدّر میں جبیں سائی ہے
قابل ِ رشک ہوں تقدیر کی بن آئی ہے

جلوۂ نور ِ محمدؐ کا یہ شیدائی ہے
اُن پہ مرمٹنے کی اس دل نے قسم کھائی ہے

کب ہے مقدور مجھے ان کے محامد لکھوں
فیض سے حق کے یہ دولت مرے ہاتھ آئی ہے

یہ بھی ہے آپ کے ہی حسن کا پرتو بیشک
حسن ِ یوسفؑ میں کہاں خوبی و رعنائی ہے

قابَ قوسین سے آگے ہے کیا کیا سمجھیں
احد و احمدؐ بے میم کی یک جائی ہے

قلب ِ بوذرؓ کی قسم نسبت ِ سلمانؓ کی قسم
وسعت ِ کون و مکاں عشق کی پہنائی ہے

کتنی راتیں ہوئیں یوں نذر ِ خیال ِ جاناں
دل کے ٹکڑے ہوئے اور آنکھ بھی بھر آئی ہے

کہیں ایسا نہ ہو یہ تار ِ نفس بھی ٹوٹے
صبر ہے ہجر میں ان کے نہ شکیبائی ہے

ناز کرتے ہیں غلامی پہ مری جن و ملک
مرے عصیاں پہ جو رحمت کی گھٹا چھائی ہے

دیکھ لیتے ہیں کسی روز تو جی اٹھتے ہیں
روضۂ پاک بھی صد ناز ِ مسیحائی ہے

اُن کے الطاف و کرم سے ہے زمانے میں بھرم
نسبت ِ شہ سے غلاموں کی پذیرائی ہے

بات کہنے کی نہیں فرقت آقا میں عقیلؔ
آنکھ سے اشک رواں ، یاد ہے ، تنہائی ہے

RekhtaDownload.com

شاہِ دیں کہتے ہیں سب تیرا ثنا خواں مجھکو
سر بہ سجدہ کئے دیتا ہے یہ احساں، مجھکو

صدقہ سبطین کا دیدیں مرے سرکارؐ اگر
میں یہ سمجھونگا ملی دولت لماں، مجھکو

جانتے ہیں کہ ہوں مداحِ رسولِ عربیؐ
خود ہی لے جاتے ہیں دربار میں درباں مجھکو

دل میں ہے حسرت و ارماں و تمنائے جمال
بے بصر ہیں جو کہیں، بے سر و ساماں مجھکو

زر کی پروا نہ رہی مدحِ ابوذرؓ کی قسم
جب سے سرکارؐ ملی دولت سلماںؓ مجھکو

میری آنکھوں میں کفِ پائے نبیؐ کی ہے جلا
آئینہ کر نہ سکے گا کبھی حیراں مجھکو

دیکھتے ہی جسے کہہ اٹھتے ہیں سب وجہ اللہ
شکر ہے مل گیا اس شان کا انساں مجھکو

یہ سوئے رحمتِ کونین لئے جاتے ہیں
چشمِ تر، دامنِ نم، خجلتِ عصیاں مجھکو

فیض ہے تیرے مدینہ کو مدینے والے!!
لئے جاتا ہے مدینہ کو اب ارماں مجھکو

رخِ سرکارؐ پہ جس وقت نظر پڑتی ہے
آہی جاتا ہے نظر جلوۂ یزداں، مجھکو

اتنی امید ہے اک روز بہا دے گا ضرور
سوئے طیبہ یہ میرا دیدۂ گریاں مجھکو

اس سے بڑھکر کوئی اعزاز ہے دنیا میں عقیلؔ
خلق کہتی ہے محمدؐ کا ثنا خواں مجھکو

○

فیض سے جن کی ہوئی رحمتِ خالق مائل
شکر صد شکر مجھے اُن سے ہے نسبت حاصل

ہوگیا سرورِ کونین کا دامن حاصل
مل گئی ہے مجھے تقدیر سے اپنی منزل

جن کو سرکارؐ کی خدمت کا شرف ہے حاصل
اُن کے رتبے کو سمجھنا ہی بہت ہے مشکل

باعث لوح و قلم واقفِ اسرارِ قِدم
حق سے واصل بھی ہیں اور خلقِ خدا میں شامل

صادق الوعد و امیں آپ بشیر اور نذیر
سرورِ کون و مکاں ، دینِ مبیں کے حامل

اللہ اللہ رے یہ شانِ رسولِ عربی
قاب قوسین و دنیٰ آپ کی کب ہے منزل

سب ہی عاجز ہیں اس اُمّیِ لقبی کے آگے
ہوں زمانے کے محقّق کہ جہاں کے قابل

نام سے جن کے لرزتے تھے شاہوں کے محل
ایسے بھی ان کے غلاموں میں رہے ہیں شامل

جو ولائے شہ کونین میں ہو دیوانہ
ایسے دیوانے سے زیادہ نہیں کوئی قابل

ان کے الطاف و کرم کی ہے دلیل روشن
قلب مرا نظر آنے لگا ان کی منزل

نعتِ پاکِ شہِ کونین میں اے اہل جہاں
رہنما میرے ہیں صدیقؔ و عاصمؔ ، مائلؔ

آپ مدثر و مزمل و یٰسین طٰہٰ !!
کیا بیاں کرتا عقیلؔ آپکا وصفِ کامل

رباعی

سرکار کے دروازے پہ جو آتا ہے
مقصودِ دلِ زار وہی پاتا ہے
نام شہِ کونین بلاوں میں عقیلؔ
ہر وقت میرے منہ سے نکل جاتا ہے

ہے روئے محمدؐ پیشِ نظر قرآں کی تلاوت کیا کہیے
ہر ایک ادا قدسی منظر اللہ کی آیت کیا کہیے

جو دل میں بسی تھی دل میں رہی طیبہ کی زیارت کیا کہیے
تاکیدِ محبت کیا کہیے تہدیدِ محبت کیا کہیے

پیغمبرِ آخر کی اُمت بننے کا تھا ارماں کس کس کو
اور نامِ محمدؐ لوح ازل پر شانِ قدامت کیا کہیے

اک تابِ نظر نے کام کیا، قوسین و دنیٰ میں اے موسیٰ
مازاغ کی نظریں صل علیٰ اللہ کی رویت کیا کہیے

ارشاد انا بشرٌ تو بجا لیکن ہے کسی کو یہ بھی پتہ
ہے نطقِ نبیؐ وحیٌ یوحیٰ تعبیرِ حقیقت کیا کہیے

مقصودِ جہاں، محبوبِ خدا، اس پر یہ کمالِ صبر و رضا
قبضہ میں خزانہ قدرت کا فاقوں کی بھی زحمت کیا کہیے

جب شور ہو نفسی نفسی کا، اس وقت وسیلہ پھر کس کا
محشر کے ہراساں عاصی کا ایقانِ شفاعت کیا کہیے

ایمان تو بیشک ہے قائم، اعمال سے خدشہ ہے دائم
نسبت بھی عقیلؔ اپنی محکم احساسِ ندامت کیا کہیے

RekhtaDownload.com

محمدؐ، کا خوشا صلی علیٰ یوں لب پہ نام آیا
زبانِ حضرتِ روح الامینؑ پر بھی سلام آیا

محمدؐ، جانِ عالم، فخرِ آدم، ہادیِ اعظم
امام الانبیاء، خیر البشر ذی احترام آیا

محمدؐ، جسکا نور اول ہوا جس کا ظہور آخر
خزانہ فیض کا بن کر برائے فیضِ عام آیا

محمدؐ، جسکو نور اللہ نور النور کہتے ہیں
وہی مہرِ منور اور وہی ماہِ تمام، آیا

محمدؐ، مصطفیٰ بھی ہے محمدؐ مجتبیٰ بھی ہے
رسول کا رسول آیا، اماموں کا امام آیا

محمدؐ، جسکو دنیا احمدِؐ بے میم کہتی ہے
وہی یٰسیٓن وہی طٰہٰ، جسے حق کا سلام آیا

محمدؐ، صاحبِ خلقِ عظیم و صاحبِ حکمت
شہِ دنیا و دیں آیا امیرِ خاص و عام آیا

محمدؐ، مصدرِ فیضِ عمیم و شافعِ امت

گنہگاروں کے حق میں بن کے رحمت کا پیام آیا

محمدؐ ۔ قاسمِ تسنیمِ جنت مالکِ کوثر

ہوا سیراب وہ بے شبہ جو بھی تشنہ کام آیا

محمدؐ ۔ دیدۂ دل کی تجلّی جسکا روضہ ہے

وہ روضہ جو نظر میں بہتر از دارالسّلام آیا

محمدؐ ۔ جسکی رفعت شرحِ لولاک لمَا ٹھہری

کہا حق نے وہ جانِ کُن فکاں با اہتمام آیا

محمدؐ ۔ جسکی عظمت دیدنی ہے یہ شبِ اسریٰ

دریں اثناء سنو قوسین سا بھی اک مقام آیا

محمدؐ ۔ ذکر جسکا عاصیوں سے قدسیوں تک ہے

وسیلہ بن کے وہ خود انبیاء کا لا کلام آیا

محمدؐ ۔ جس کا ہے دربارِ اقدس خلد سے افزوں
عقیلؔ بے نوا بن کے اسی در کا غلام آیا

RekhtaDownload.com

O

یہ عروجِ ہجرِ رسول ہے میرا قلب زار و فگار ہے
ہوں غمِ حبیب سے مضطرب نہ سکون ہے نہ قرار ہے

ذرا ہاں ! ادب پئے بارگاہ یہ ملائکہ کی ہے سجدہ گاہ
یہ حبیبِ ربّ کا ہے آستاں یہ شہِ رسل کا مزار ہے

یہ مقامِ کعبۂ عشق ہے یہ مقامِ قبلۂ حسن ہے !
یہ جگہ مدینۂ دید ہے کہ یہ کیف کا بھی دیار ہے

مری چشمِ شوق کے روبرو ہے چراغِ طور بھی ہو بہو
ہے ضیائے حق کی جو گفتگو مرے دل کو اس سے قرار ہے

مجھے فکرِ مال و منال کیا میں کروں کسی سے سوال کیا
ہے متاعِ زیست مری خدا، مری جان اُن پہ نثار ہے

میں سراپا عاصی پُر خطا پئے بخشش و کرم و عطا
نہ ہے تکیہ علم و کمال پر نہ عمل پر دار و مدار ہے

وہی محترم وہی محتشم وہی موجبِ کرمِ اتم
سب انہیں کے دم کا نظارا ہے سب انہی کے دم کی بہار ہے

جہاں نقشِ پائے رسول ہیں وہاں رحم و لطف کے پھول ہیں
کہ انہی گلوں کے فیوض سے چمنِ جہاں کا نکھار ہے

مئے عشقِ ساقیِ لم یزل یہ کمالِ کیف کا ہے محل
یہ سرور ہے، یہ شعور ہے، یہ بہار ہے، یہ خمار ہے
میں بتاؤں حالتِ زار کیا، میں سناؤں کس کو یہ ماجرا
ابھی آنکھ میری ہے خوں فشاں ابھی غم سے سینہ فگار ہے
مجھے کام کیا کسی کام سے نہ غرض نشاں سے نہ نام سے
میں غلام ابن غلام ہوں یہی میرا عزّ و وقار ہے

ہے اسیر گیسوئے شاہِ دیںؐ ہے ملول و غمزدہ و حزیں
ہے عقیلؔ جس کا لقب وہی رخِ مصطفیٰؐ پہ نثار ہے

رباعی

جذبات عقیدت کی فراوانی ہے
الہام کی ضو شمع شبستانی ہے
سرکار مدینہ ہیں جو میر محفل
شاعر کے لئے اذن ثناء خوانی ہے

ایک ہی پل میں سب تیرگی مٹ گئی نورِ فاراں بِلا روشنی کیلئے
راحتِ روح و قلب و نظر مل گئی ضوفشانی ہوئی زندگی کے لئے

فرق پر جس کے ہے تاجِ لولاک کا مقتدر ہے وہی ہفت افلاک کا
مظہرِ ذاتِ حق، نور ادراک کا، عظمتیں ہیں ہزاروں انہی کے لئے

ہیں وہ رازِ نہاں، ہیں وہ عین عیاں، سارے عالم کی بھی ہیں وہ روحِ رواں
محترم، ذی حشم، باعثِ کن فکاں، ذات ہے جن کی آسودگی کے لئے

رونقِ دو جہاں، نورِ ارض و سما، سرورِ انبیاء، رہبر و رہنما
جلوۂ حسنِ مطلق وہ حق آشنا، حق کا عنوان ہیں روشنی کے لئے

انبیاء، اولیاء، اذکیا، اتقیاء، سب کے سب ہمزباں اور ہیں ہمنوا
تاجدارِ زمین و فلک با خدا، شان زیبا ہے ہر برتری کے لئے

باغِ توحید کا وہ گلِ سر سبد ہے، وہ بے میم احمدؐ و با میم احد
نور ہی نور ہے وہ ازل تا ابد، حق کی تصویر ہے دلکشی کے لئے

قبلۂ دیں ہیں وہ، کعبۂ جاں ہیں وہ، دافعِ رنج و اندوہ و حرماں ہیں وہ
درد کا اپنی امت کے درماں ہیں وہ دردمندوں کی حاجت روی کے لئے

پاک طینت وہی، پاک فطرت وہی، پاک صورت وہی، پاک سیرت وہی
دیں کی نصرت وہی، حق کی رحمت وہی، جلوہِ قدس ہیں آگہی کے لئے

حاجتوں کا نہیں اب مجھے کوئی غم مرے حاجت روا میں جو شاہِ امم
جب پڑی اُن کی مجھ پر نگاہ کرم، اور کیا چاہیئے زندگی کے لئے

آستانِ نبیؐ پر جو سجدہ ہوا، بندگی کا مِری حق ادا ہوگیا
جبہ سائی کا میں نے یہ پایا صلہ، جب مِلا انکا دَر بندگی کے لئے

دیں و ایماں اسی سے سنور جائیں گے دونوں عالم اسی سے نکھر جائیں گے
رَبط محکم نہ ہو گر تو مرجائیں گے اُن کا دامن ہے وابستگی کے لئے

ہے یہ اِیقان میرا یہ تقدیر ہے نسبتِ شہ سے حاصل جو توقیر ہے
یہ ولائے محمدؐ کی تنویر ہے اک وسیلہ ہے جنت رسی کے لئے

محوِ دیدار محبوبِ یزداں ہوں میں، اے عقیلؔ اپنی نسبت پر نازاں ہوں میں
تحفۂ مَن رآنی پہ قرباں ہوں میں، ہے یہ باعث مری سَروری کے لئے

ہر پھول دہن ہر برگ زباں جاری ہیں تمہارے افسانے
یہ شان تمہاری صل علیٰ سب اہلِ خرد ہیں دیوانے

کونین منور ہیں شاہا تنویرِ جبینِ انور سے
یہ خلدِ بریں یہ باغِ ارم یہ دشت و جبل یہ ویرانے

تم خلدِ بریں کی زینت ہو تم جن و بشر کی راحت ہو
ہے فہم اگر دنیا سمجھے ہے عقل اگر دنیا جانے

حسانؓ عرب سلمانؓ عجم بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
سب نورِ ازل کے دیوانے سب شمعِ ھدیٰ کے پروانے

اللہ رے وہ ہجرت کا سماں سرکارؐ کہاں ہیں جلوہ کناں
ہیں بارِ نبوت کے حامل صدیقؓ کے یہ دونوں شانے

سرکارِ نبوت سے ہے ملا یہ مژدہ حق لاریب انہیں
گر ہوتے نبیؐ بعدِ احمدؐ فاروقؓ سے دیکھو انجانے

بتلایا حیا و حلم و سخا ذوالنورؓ نے دنیا کو ایسے
سب راہِ خدا میں تج دیا تھے سرکارؐ کے جانے پہچانے

اربابِ قضاء و قدرسنیں ہیں علمِ لدنّی کے حامل

۱

یہ دستِ خدا ہے دستِ علی الطاف و کرم بھی یہ جانے
سلطانِ عرب، مکیّ مدنیّ تم پر قرباں امّیؔ و ابیؔ
اک میں بھی تمہارا دیوانہ وہ دو بھی تمہارے دیوانے

طیبہ کی عقیلؔ میکش نے بغداد کے ساغر سے مے پی
مُنہ تکتے رہے اس کا ساقیؑ کونین کے اکثر مستانے

قطعہ

جو فضلِ حق تعالیٰ ہو تو شانِ دین پناہی دے
ہمیں فہمِ اوَامر دے ہمیں علمِ نوَاہی دے
عقیلؔ اب ذوقِ نعت پاک کی ہے آرزو اتنی
زبانِ حضرتِ حسّانؓ ہم کو بھی الٰہی دے

RekhtaDownload.com

حمدِ باری تعالیٰ

تری صورت نمایاں ہوگئی ہر ایک صورت میں
تری جلوہ گری ہے اپنے بندوں کی وجاہت میں
ہے تیرا راز پنہاں واقعی ہر کنجِ عزلت میں
ہویدا ہے الٰہی تو ہی تو، دنیا کی جلوت میں

تری حمد و ثنا لب پر ہے یہ ہے ابتدا میری
تجھے جب پائینگی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

گلوں میں رنگ تیرا ہے بہار گلستاں میں تُو
چمک بنکر نمایاں ہے نجوم و آسماں میں تُو
ہوا ظاہر ہے اے خالق جو بحرِ بیکراں میں تُو
تو ہے بیشک عیاں دشت و جبل کے درمیاں میں تُو

تری حمد و ثنا لب پر ہے یہ ہے ابتدا میری
تجھے جب پائینگی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

نمایاں ہے تری معبودیت میری عبادت میں
عیاں ہوگا ترا رنگِ تمنا اس شہادت میں
ضیاء باری تری، سرکارؐ کے نور ہدایت میں
تری رحمت ہویدا رحمتِ عالم کی صورت میں

تری حمد و ثنا لب پر ہے یہ ہے ابتدا میری
تجھے جب پائینگی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

ہے کیف آگیں ہر اک دل کے لیے لحنِ بلالی بھی
سکونِ گوش ہے حسانؓ کی شیریں مقالی بھی
سرورِ قلب ہے لاریب تلقینِ غزالیؒ بھی
نہاں ہے سارے نغموں میں تری شانِ جمالی بھی

تری حمد و ثنا لب پر ہے یہ ہے ابتداء میری
تجھے جب پائینگی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

گھڑی آجائیگی محشر کی اک دن سامنا ہوگا
نظر کی ابتداء تجھ سے تُو اس کی انتہا ہوگا
نہ یہ تجھ سے الگ ہوگا نہ تُو اس سے جُدا ہوگا
ترے جلوؤں میں گم اک دن عقیلِ بے نوا ہوگا

تری حمد و ثنا لب پر ہے یہ ہے ابتداء میری
تجھے جب پائینگی آنکھیں وہ ہوگی انتہا میری

وَحدہٗ لاشریکَ لہٗ

بزمِ خیال میں ہے اک چارہ سازِ ہستی
ذوق نظر نے دیکھا جلوہ نوازِ ہستی
قلب و جگر نے پایا یوں امتیازِ ہستی

ہر قید سے ہے بالا وہ بے نیازِ ہستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اےٗ کار سازِ ہستی

سجدوں کی ہے تمنا اس سَربلند سَر میں
اک دھوم سی مچی ہے گویا دل و جگر میں
کسی ضَو کا تھا تجسّس نادیدہ اس نظر میں

مدت کے بعد ہوگی آباد دل کی بستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اےٗ کار سازِ ہستی

یہ بزم آفرینی ہے ہر سحر سے پیدا
اک شانِ معرفت ہے ہر اک شجر سے پیدا
اس کی تجلّیاں ہیں ہر اک اثر سے پیدا

اس اوَج پر نظر کے رحمت نہ کیوں برستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اےٗ کار سازِ ہستی

عالم میں رنگ و بُو کے ہر اک مقام دیکھا
دیکھی ہے پارسائی عاصی کا کام دیکھا
مستوں کا رنگ دیکھا رِندوں کا جام دیکھا

نزدِ گدا کہاں ہے الفت کی تنگدستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اۓ کار سازِ ہستی

ہر ایسی جستجو میں انجام کا مزا ہے
ہر ایسی آرزو میں مفہوم پارسا ہے
ہر ایسی گفتگو میں پوشیدہ مدعا ہے

اس زندگی کا حاصل ہے خاص کیف و مستی
ہر شئے میں تجھکو پایا اۓ کار سازِ ہستی

ترے عقیلؔ کو اب کچھ آرزو نہیں ہے
ہو دل طلب سے خالی یہ اس کی خو نہیں ہے
حرص و ہوس کی اس جا کچھ آبرو نہیں ہے

فکر و خیال کو ہے جلوؤں کی سرپرستی
ہر شئے میں تجھ کو پایا اۓ کار سازِ ہستی

RekhtaDownload.com

پیغمبرِ اعظم ؑ

وہ مہرِ عرب، ماہِ عجم، شاہِ معظم
وہ نورِ ھدیٰ، نورِ خدا، نورِ مجسّم
وہ جلوۂ حق، جلوۂ ربّ، نیّرِ اعظم

وہ مالکِ دیں، وجہِ نجاتِ بنی آدم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

وہ ذات کہ جو باعثِ تکوینِ جہاں ہے
وہ ذات کہ جو ماحصلِ کون و مکاں ہے
وہ ذات کہ جو انس و ملائک کی بھی جاں ہے

قائم ہے اسی ذات سے یہ نظمِ دوعالم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

دنیائے دنی میں تھا گھٹا ٹوپ اندھیرا
تاریکیٔ عصیاں کا تھا ہر سمت بسیرا
جب دن پھرے دنیا کے نظر آیا سویرا

مبعوث ہوئے دہر میں سردارِ دو عالم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

RekhtaDownload.com

ہر دل میں محبت کی عجب آگ لگادی
انسانوں کی بگڑی ہوئی تقدیر بنادی
توحید کی تاریکی میں اک شمع جلادی

بت گر گئے اور جھک گیا الحاد کا پرچم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

اخلاص کا اخلاق سے پھر درس پڑھایا
آئین غلامی سے غلاموں کو چھڑایا۔
سرمایہ پرستی کو زمانے سے مٹایا

ہر شخص تھا مامون نہ تھے ظلم یہ پیہم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

تھی کذب کی تاریک جو تصویر مٹائی
اقوالِ صداقت کی بھی تفسیر سنائی
تنویر جو حق کی تھی وہ تنویر دکھائی

روکے رکا ہی نہیں یہ عزمِ مصمم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

تھا کام عقیلؔ آپ کو فیضان و عطا سے
مظلوموں کو دیتے رہے ہر وقت دلاسے
ہمدردیاں فرماتے تھے مخلوقِ خدا سے

سرکارِ دو عالم مرے سرکارِ دو عالم
پیغمبرِ اعظم مرے پیغمبرِ اعظم

RekhtaDownload.com

اِلتجائے اَدَب

ہیں سجدہ ریز نجوم و قمر مدینے میں
بسانِ طور ہے ہر اک حجر مدینے میں
ہر ایک ذرّہ ہے مثلِ گہر مدینے میں
بچھا ہوا ہے ابوذرؓ کا زر مدینے میں
خدا کرے کہ بنے میرا گھر مدینے میں

یہاں ہے جلوۂ جاناں، تجلّیِ یزداں
یہاں ہے گنجِ نبوّت، خزینۂ عرفاں
اسی زمیں سے اٹھے فیض و رحم کے طوفاں
اسی جگہ پہ ملی سب کو دولتِ ایماں
خدا کرے کہ بنے میرا گھر مدینے میں

وہ اولیاء کے نگہباں وہ انبیاء کے امام
محمدِ عربی، شاہِ دیں و خیرِ الانام
ادب کے ساتھ صبا عرض کر گدا کا پیام
درِ حضور پہ حاضر کبھی ہو یہ بھی غلام
خدا کرے کہ بنے میرا گھر مدینے میں

تڑپ رہا ہوں میں فرقت میں سرورِ عالمؐ
نگاہِ لطف کی مجھ پر ہو ہادیِ اعظمؐ
ہیں آپ قامعِ آفاتِ دہر، دافعِ ہر غم
بلائیے مجھے طیبہ میں جلد شاہِ اممؐ
خدا کرے کہ بنے میرا گھر مدینے میں

لگائے سینے سے رکھا ہوں آپ کی الفت
مرے نصیب میں لکھی ہوئی یہ دولت
عقیلؔ کو در خیرالورا سے ہے نسبت
یہ التجائے ادب ہے ملے یہیں نعمت
خدا کرے کہ بنے میرا گھر مدینے میں

قطعہ

کیا بیاں ہم سے ہو عظمت اس بڑے دربار کی
گردنیں خم ہیں جہاں شاہ و گدا، مختار کی

تھی یہ برسوں کی تمنا آج بر آئی عقیلؔ
فضلِ حق سے دیکھ لی گنبد مرے سرکار کی

RekhtaDownload.com

ورودِ مسعود ۴

اُجالا ہوگیا اس دہر میں بدر الدجیٰ آئے
تجلّی چھاگئی چاروں طرف شمس الضحیٰ آئے
حریمِ آمنہ میں جب کہ محبوبِ خدا آئے

یہ چرچا ہوگیا گھر گھر محمدِ مصطفیٰ آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

ظہورِ قدس کی جلوہ گری کا پوچھنا کیا ہے؟
حرم کے بت گرے آتش کدوں کا دیکھنا کیا ہے؟
ہیں گویا سنگریزے ، واہ اُن کا بولنا کیا ہے؟

یہ سوئے قوم لیکر مژدۂ لطف و عطا آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

عجب اعجاز دیکھا ہے ورودِ نورِ احمدؐ کا
ہوا روشن ہر اک ذرّہ مقدّر بھی میرا جاگا
شرف "ماں" کا ملا مجھ کو یہ رتبہ سب سے ہے اعلیٰ

حلیمہ کہہ رہی تھیں ، مرے گھر جب مصطفیٰ آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

۳۴۲,۰۷۱

نگاہِ شوق تھی بیتاب مدت سے مری آقاؐ
ہوا ظلمت زدہ اس زندگی میں نور کا تڑکا
ازل سے تھا مری قسمت میں جلوہ آپ کا لکھا

نہ کیوں یہ مصرعہ تر برلبِ غارِ حرا آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

کسی کو دخل ہی کیا ہے بھلا حق کی مشیت میں
نبوت پل رہی تھی واقعی عسرت میں غربت میں
سنو دینِ مُبیں کی تھی صدا لیکن حقیقت میں

وہ آئے گنجِ مکنون اب امام الانبیاء آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

زہے قسمت چلے آئے ہیں جونہی سرورِ عالمؐ
مسرت ہی مسرت تھی عیاں ہر اک گھڑی ہر دم
لبوں پہ اُمِ معبد کے ترانہ تھا یہی پیہم

لئے فیضانِ ربانی یہاں مشکلکشا آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

سراپا احسنِ تقویم و سبحان الذی اسریٰ
سرِ اقدس پہ اک انا فتحنا کا لئے سہرا
میانِ وحدت و کثرت، جمالِ برزخِ کبریٰ

کہا قرآن نے شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

خط و خالِ محمدؐ دیکھئے حق کا ہے آئینہ
مبارک سینہ ہے عرفانِ ذاتِ حق کا گنجینہ
وہی ہیں ناسخِ آیاتِ صحفِ عہدِ دیرینہ

ظہورِ قدس کے جلوے لئے نور الھدیٰ آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

جمالِ سرورِ عالم کا حصہ اور ہی کچھ ہے
رخِ یوسفؑ کی تابانی کا قصہ اور ہی کچھ ہے
خدا ہے جس پہ شیدا وہ سراپا اور ہی کچھ ہے

شبِ اسریٰ بہ قربِ ذاتِ حق شاہ دنیٰ آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

محمدؐ مصطفیٰ کی شانِ رفعت پوچھتے کیا ہو
بہ ظاہر خاک پر بیٹھے ہیں عظمت پوچھتے کیا ہو
دیارِ پاک میں شانِ نبوّت پوچھتے کیا ہو۔

مَلک خصلت فلک حشمت دلوں سے یوں صدا آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

زبانِ برگ و گُل پر روز و شب ہے نام حضرتؐ کا
ہر اک جِن و بشر ہے بندۂ بے دام حضرتؐ کا
ہے روحِ دیں و ملت جانِ مذہب کام حضرتؐ کا

نویدِ حق کو لیکر منبعِ جُود و سخا آئے
شہِ دنیا و دیں آئے شہِ ہر دوسرا آئے

وہ آئے رحمتہ للعالمیں بن کر زمانے میں
وہ ختم المرسلین کہلاتے ہیں حق کے ترانے میں
مجھے تو لطف آتا ہے عقیلؔ اس کے سنانے میں

جہاں میں شش و جہت کا بن کے آخر مدعا آئے
شہِ دنیا و دیں ائے شہِ ہر دوسرا آئے

ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

عیاں حسنِ ذات از رخِ آں نگارے
بہارے جمالے ، جمالے بہارے
کرے چشمِ دل کیوں نہ اس کے نظارے
ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

خدائی کے نوشاہ محبوبِ سبحاں
امامِ رسل وجہِ توقیرِ انساں
دو عالم ہیں قائم انہیں کے سہارے
ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

عیاں ہوگیا ہے تجلآئے یزداں ،
منور ہوئی اس سے کل بزمِ امکاں
نقوشِ کفِ پا ہیں گویا ستارے
ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

کف آمادۂ جود و رحمت بداماں
خطا پوش عالم ضیاء بخش دوراں
ہیں حاصل خطاؤں کو ان کے اتارے
ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

RekhtaDownload.com

ہے دوشِ مبارک پہ مہرِ نبوّت
ہے بُردِ یمانی ، تجلّی کی صورت
کر اے دیدۂ دل تو اُن کے نظارے

ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

مکاں نے زماں نے فلک نے زمیں نے
یہاں سَر جھکایا ہے رُوح الامینؑ نے
بیک سجدہ بہتے ہیں رحمت کے دھارے

ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

ہیں مضطر یہ فرقت میں شاہاؐ بلالو
رواں قافلہ ہے اب آقاؐ ، بلالو
تڑپ کر یہ کہتے ہیں قسمت کے مارے

ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

دو عالم کے آقا دو عالم کے مولیٰ
عقیلِ حزیں کی یہی ہے تمنا
یہ کہتے ہوئے اس جہاں سے سدھارے

ہمارے محمدؐ محمدؐ ہمارے

RekhtaDownload.com

شبِ اسریٰ

والنّجم کی سورۃ سن، سن کر نغمات یہ گائے جاتے ہیں
نوشاہ دنیٰ اللہ اللہ اس طرح بلائے جاتے ہیں

اک دھوم ہے دونوں عالم میں از فرش زمیں تا عرش بریں
سلطانِ امَم، شاہِ دوسرا مہمان بنائے جاتے ہیں

کونین کے ذرّے ذرّے سے انوار کی تابش ہوتی ہے
ہے عرش کی آئینہ بندی افلاک سجائے جاتے ہیں

حوروں کے نصیبے جاگ اٹھے، غلماں کے مقدّر ہیں روشن
محبوب کی خاطر جنّت میں کیا چاند لگائے جاتے ہیں

فردوس کے بادل نُور لئے کعبہ کی فضا میں جا پہنچے
الطاف کے دریا بہتے ہیں انوار لٹائے جاتے ہیں

واللّیل اِذَا یَغشٰی پڑھکر کہتے ہیں فَقُم، جبریلِؑ امیں
سرکار جو خوابِ ناز میں تھے اس طرح جگائے جاتے ہیں

اسریٰ کی یہ شب اقصیٰ کی ہے شب، ملتے ہیں خدا سے شاہِ عربؐ
پَردے جو نیاز و ناز کے تھے اس رات اٹھائے جاتے ہیں

اےَ صلّ علیٰ یہ شانِ کرم امّت کو نہ بھولے شاہِ امَمؐ
بخشش کی سَند لے لی حق سے یوں بخت جگائے جاتے ہیں

RekhtaDownload.com

تسکین ملی ہے موسیٰ کو جب مظہرِ حق کو دیکھ لیا۔
انوار فزوں ایمن سے یہاں ہر طور سے پائے جاتے ہیں

جو نورِ خدا ہو اس کے لیے معراج تو کوئی بات نہیں
ہاں، ہم کو عروجِ انساں کے اعزاز دکھائے جاتے ہیں

صدقہ ہی دلادے بھیک ہی دے محبوب کا ترے اے مولیٰ
در پر تیرے ہم بھی اے آقا آواز لگائے جاتے ہیں

تا حشر نہ جائے اس کا اثر مجھ سے بھی عقیلِؔ خستہ جگر
تسنیمِ جناں کے جو چھینٹے رندوں پہ اڑائے جاتے ہیں

قطعہ

ایمان کی کہتا ہوں لاریب یہ ایماں ہے
جز اسکے نہیں کچھ بھی یہ نور کا عرفاں ہے

یہ رمز بس اتنا ہے یہ بات عقیلؔ اتنی
سرکارؐ کی سیرت تو خود بولتا قرآں ہے

معراجِ رسولِ اکرمؐ

کیا بتاؤں کہ کہاں تھے شہِ لولاک لما
اُمِ ہانی کے مکاں ہی میں تھے محبوبِ خدا
عرش پر جونہی بلائے گئے معراج کی شب
آئے جبریل امیں کہتے ہوئے صلّیٰ علیٰ

آپ پر صاحبِ ادراکؐ ہوں اَن گنت سلام
آپ پر اے شہ لولاکؐ ہوں اَن گنت سلام

عرض کی لایا ہوں سرکارؐ براقِ جنّت
اٹھئے اب مالکِ کونین زِ خوابِ راحت
حوُر کا ذِکر ہی کیا بات ہے کیا غِلماں کی
آپؐ کی دید کا مشتاق ہے ربّ العزّت

چلیئے چلیئے مرے سرکارؐ سوئے عرشِ بریں
آپ کی یاد میں ہے عرش مکیں، عرش نشیں

الغرض آپؐ سوئے مسجدِ اقصیٰ آئے
اپنے رہوار کو مسجد سے قریں بندھوائے
تھی قیادت شہِ والا کی بہ اعزازِ تمام
پھر نہ کیوں بیت یہ نبیوں کی زباں پر آئے

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی

عرش کی سمت بڑھی مسجد اقصیٰ سے براق
ہفت افلاک بھلا روکتے، تھی طاقت طاق
طے کیا آپ نے دم بھر میں جونہی سارا سفر
رک گئے سدرہ پہ جبریلؑ امیں لیکے براق

بولے جبریلؑ، یہیں پر ہی سنبھل جاؤنگا
"اک قدم آگے بڑھونگا تو میں جل جاؤنگا"

چڑھ کے رفرف پہ شہِ دیں ہوئے سدرہ سے پرے
بہ کمالِ دگرے نیز بہ شانِ دگرے
جانے کیا عرشِ معلیٰ پہ ہوئے راز و نیاز
ان کا ادراک عقیل آج کوئی کیسے کرے

اتنا کہہ سکتے ہیں تھا عرشِ معلیٰ کا مقام
قاب قوسین و دنیٰ و فتدلیٰ کا مقام

RekhtaDownload.com

سلام بحضورِ خیر الانام ؐ

اے خوش نصیب زائر سب کا سلام کہنا
بابِ حرم کے ناظر، سب کا سلام کہنا
ارضِ نبیؐ کے حاضر، سب کا سلام کہنا
اے آرزوئے خاطر، سب کا سلام کہنا

ہر اک غلام کا یہ جاکر، پیام کہنا،
اے زائر مدینہ، سب کا سلام کہنا

ہیں مضطرب جبیں میں سجدے ہر اک جبیں کے
پہونچادے تو خدارا ارماں دلِ حزیں کے
دامن کا ذکر ہی کیا ٹکڑے ہیں آستیں کے
ارضِ مدینہ پہنچیں صدقے ہوں اس زمیں کے

ہے آرزو یہ دل کی ہر دم، مدام کہنا
اے زائر مدینہ، سب کا سلام کہنا

دیدار کی تمنا ہے بحسابِ دل میں ــــ
بے چین حسرتوں کو ہے اضطرابِ دل میں
ہے اشتیاق پیہم عالی جنابِ دل میں
کب یاد سے ہے خالی یہ پیچ و تابِ دل میں

رودادِ غم بہ پیشِ خیر الانام کہنا
اے زائر مدینہ سب کا سلام کہنا

اے زائر مدینہ ! اونچے نصیب والے
ہم غمزدوں کی زائر لے تو بھی کچھ دعا لے
کہنا یہ گڑگڑا کر اے کالی کملی والے
ہم سب کی زندگی ہے بے شک ترے حوالے

سردارِ انبیاء سے ، عالی مقام کہنا
اے زائر مدینہ ، سب کا سلام کہنا

لے جا ، سجا سجا کے اشکوں کی ڈالیوں کو
سوزِ دروں کو دل کے زخموں کی بالیوں کو
پھر تھام کر ادب سے روضے کے جالیوں کو
محوِ درود کردے سارے سوالیوں کو

یہ مدعاءِ دل تو ہاں ، صبح و شام کہنا
اے زائر مدینہ ، سب کا سلام کہنا

یہ حاضری ہو تری معمور کامرانی سے
بیشک بنے گی تری پُرنور زندگانی
پائے گا تو یہیں پر ہاں عمرِ جاودانی
جا ، جا ترے قدم کو چومے گی شادمانی

مشکور تیری کوشش اے نیک نام ، کہنا
اے زائر مدینہ ! سب کا سلام کہنا

ہے اختیار دل پر قابو نہ ہے جگر پر
پہنچیں گے کب یہ بندے شاہِ ھدیٰ کے در پر
حاضر عقیلؔ بھی ہو اس رشکِ عرش گھر پر
گھڑی گنہ کی گر کر باقی رہے نہ سر پر

سلطانِ بحر و بر سے صد احترام کہنا
اے زائر مدینہ ! سب کا سلام کہنا

رباعی

حق کے عرفاں سے معمور ہے سینہ تیرا
گنجِ مخفی کے ہیں اسرار خزینہ تیرا
حاملِ نسبتِ احسن ہے سراپا جو عقیلؔ
جس سے ملتا ہے خدا وہ ہے قرینہ تیرا

Rekhtadownload.com

سلامِ مطلعِ الانوارؐ

سلام اے جلوۂ حسنِ ازل، تنویرِ یزدانی
سلام اے مطلعِ انوارِ حق، محبوبِ سبحانی
سلام اے نورِ جاء الحق، سلام اے نورِ رحمانی
سلام اے ناشرِ احکامِ ربّ، خُلقِ قرآنی
سلام اے احسن تقویم کی تشریحِ نورانی
سلام اے مژدۂ دیدارِ حق اے فیضِ ربّانی
سلام اے شرحِ لولاک لما اے ظلِ یزدانی
سلام اے پیکرِ الطافِ رحماں، فضلِ رحمانی
سلام اے تاجدارِ اولیں، اسلام کے بانی
سلام اے رحمۃ للعالمین اے نورِ عرفانی
سلام اے بادشاہِ شش جہت اے مخزنِ رحمت
سلام اے مصدرِ روحانیت مطلوبِ حقانی
سلام اے رازدارِ کُن فکاں اے مشعلِ وحدت
سلام اے چارۂ بے چارگاں اخلاقِ صمدانی
سلام اے جلوہ بدر الدجیٰ نور الھدیٰ تجھ پر
سلام اے تابشِ شمس الضحیٰ اے نورِ یزدانی

سلام اے زینتِ چرخِ کہن اے محسنِ اعظم
سلام اے دافعِ رنج و محن اے فخرِ انسانی
سلام اے بخشنے والے سلام اے بخشنے والے
مسیحائی عصائے موسویؑ ، مہرِ سلیمانی
سلام اے سرورِ عالم سراجِ بزمِ امکانی
ہے سورۂ نور کی تیرے جمالِ رُخ کی تابانی
نمایاں سطوتِ دیں و شریعت از رخِ روشن
ہویدا عزّ و شانِ معرفت از لوحِ پیشانی
عقیدہ ہی نہیں مَن ذکرنی عین حقیقت ہے
رہی زینت دہِ ہر بزم ، تیری ذاتِ لا فانی
امیری کا یہ نقشہ ہر شہنشہ اک گدائے دَر
فقیری کا یہ عالم ٹھوکروں میں تاجِ سلطانی
دو عالم میں کہاں تجھ سا سخی داتا جو بخشے گا
کمالِ سوزِ الفت جذبۂ دیں ، جوشِ لمانی
تری زلفِ دُوتا کی ہے قسم آہی نہیں سکتی
ترا جب ہوگیا ہوں میں تو کیوں آتی پریشانی

ازل میں نعمتیں تقسیم جب ہونے لگیں آقا
عقیلِ بے نوا کو مل گئی تیری ثنا خوانی

جشنِ میلاد النبیؐ (مخمّس)

مصباحِ نور میں تھا وہ پیکر چھپا ہوا
منظور ذاتِ بخت کو جب دیکھنا ہوا
آیا ظہور میں وہ مجسّم بنا ہوا
عالم کو ایک رحمتِ عالم عطا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

نورِ رخِ حضور جو شمس الضحیٰ ہوا
یٰسیں ہوا وہ طٰہٰ وہ بدرُ الدجیٰ ہوا
کیسے کہوں کہ کیا نہ ہوا اور کیا ہوا
منشائے ایزدی کا وہی مدعا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

اُن کی مہک ہے گل کدۂ شش جہات میں
جِن و بشر ہیں خوش چمنِ کائنات میں
انوارِ حسنِ ذات ہیں نقشِ صفات میں
ہر دل میں جذبِ عشق ہے ان کا رچا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

میلاد کا ہے جشن کہ جشنِ سعید ہے
شب ہے شبِ برات تو دن روزِ عید ہے
مقبول آج ہوگی دعا کو نوید ہے
رحمت کا باب ہے یہ سبھوں پر کھلا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

ظلمت کدہ تھی کفر کی نکہت سے یہ زمیں
باطل کے آگے ختم تھی ہر اک شخص کی جبیں
حق آشنا کا نام و نشاں بھی نہ تھا کہیں
دیکھی خدا کی شان وہ جب رونما ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

اُن کا خیال ان کے تصوّرؐ کی بات ہے
ایمان کی دلیل ہے وَجہِ نجات ہے
یہ غور کا مقام ہے رمزِ حیات ہے
راہِ فنا ملی ہمیں علمِ بقا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

وہ ہیں خدا شناس خدا کے حبیب ہیں
وہ مستجابِ خالق و اذنِ مجیب ہیں
فہم و خرد سے دُور ہیں دل کے قریب ہیں
حق وصف کا حضورؐ کے کس سے ادا ہوا

صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

ممدوحِ کائنات میں وہ شاہِ بحر و بَر
کونین میں ہیں کوئی اس شان کا بشر
بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر
جز ان کے کون شافعِ روزِ جزا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

معراج کی ہے رات عجب اہتمام ہے
زیرِ قدم ہے عرش یہ وہ خوش خرام ہے
قوسین خیر مقدمیٰ اس کا مقام ہے
جبریلؑ کے لیے نہیں رَستہ کھُلا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

حق کا کلام، مصحف رخ اُن کالاکلام
ہے حلِّ مشکلات محمد ہے ایسا نام
میں،ہوں عقیلؔ ان کے غلاموں کا اک غلام
یہ نام مغفرت کا مری آسرا ہوا
صلّی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

RekhtaDownload.com

رحمۃ للعالمین

(مخمس)

صحیفہ نور کا لکھوں جریدہ فیض کا لکھوں
تقاضہ کُن کا لکھوں یعنی حق کا مدعا لکھوں
صفات و ذات کا پرَتو لکھوں کہ آئینہ لکھوں
میں، سمجھوں آیت قرآں کہ فہم حاشیہ لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

مشیّت کی عطا لکھوں، محبت کی ادا لکھوں
قصیدہ عشق کا لکھوں، ترانہ حسن کا لکھوں
ہوا پردے سے جو باہر اُسے کیونکر چھپا لکھوں
قسم اللہ کی ہے سخت کتنا مرحلہ، لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

جلال قدرتِ حق، دیدنی مہر درِ خشاں ہے
جمالِ آیہ رحمت فروزاں ماہِ تاباں ہے
ضیائے روئے احمدؐ جلوۂ صبح بہاراں ہے
سراپا مظہر انوار کو اس سے سوا لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

سخن ہے آپ کا وحی خداوند دو عالم جب
عمل ہے آپ کا آیاتِ قرآنی کا بھی مطلب
ہے ذاتِ سیدّ کونین، شمعِ جادۂ اقرب
میانِ عبد و رب لکھوں کہ رمزِ انبیا لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

شعورِ بندگی کا راز پایا آپ کے دَر سے
متاعِ زندگی واقف ہوئی لمعاں کے گھر سے
یہ اعزاز گدائی ہوگیا حاصل مقدّر سے
بصد نازِ فقیری منبعِ جود و سخا لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

حضوری کی دَر محبوب پر تمہید ہے کیسی
فروغِ الفت سَرور پہ یہ تحدید ہے کیسی
وفاداری کی ہاں روزِ ازل تاکید ہے کیسی
معمہ ہے یہ کیا آخر مرے مشکلکشا لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

عقیلؔ ہاشمی ہے آپ کا ادنیٰ غلام آقاؐ
سراپا غرقِ عصیاں ہے نہیں اسمیں کلام آقاؐ
بھرم نسبت کا رکھتا ہے یہی اک التزام آقاؐ
گنہگارانِ اُمت کا نہ کیونکر آسرا لکھوں
مجھے حکم ثناء ہے آپ کو لیکن میں کیا لکھوں

رباعی

یہ میری زباں نہیں عقیدت کی ہے نَے
نسبت کے ترانوں میں ہے کیا ربط کی لَے
آواز میں اک لوچ زباں میں ہے کشش
تاثیر دکھانے لگی طیبہ کی یہ مے

RekhtaDownload.com

مظہرِ تجلّیات (مخمس)

منشاءِ کن میں کبھی لمعۂ یزداں میں کبھی
کعبۂ دل میں کبھی قصرِ رگِ جاں میں کبھی
رمزِ عرفاں میں کبھی عشق کے عنواں میں کبھی
روحِ لمعاں میں کبھی جذبۂ ایقاں میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

رونق بزم جہاں میں وہی حق کے مظہر
زینت صبح ازل شام ابد کے منظر
حسن مطلق متجلیٰ ہوا در شان دیگر
ماہ تاباں میں کبھی مہر درخشاں میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

ہے رخِ پاک بصد نازش و الشّمس حضور
تابش گیسوئے اقدس میں ہے واللّیل کا نور
قامتِ زیبا سے ہوتا ہے عیاں حق کا ظہور
نورِ ایمن میں کبھی یوسفؑ کنعان میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

بے مثالی ہے بنی دیکھئے آپ اپنی مثال
حق نمائی کے لیے کتنا ہے پاکیزہ خیال
سیدؐ کُل کا سا دیکھا نہ سنا کوئی جمال
شانِ لو لاک نظر آئی ہے امکاں میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

چشمِ مَا زاغ کی تنویر کے صدقے جاؤں
قاب قوسین کی تفسیر کے صدقے جاؤں
للہ الحمد کی توقیر کے صدقے جاؤں
سطوت صلی علیٰ حاملِ قرآن میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

کس کی قدرت ہے کرے اُنکے جو اوصاف رقم
آرزو رکھتے ہیں قدسی و مَلک لوح و قلم
اَوجِ تقدیر کہ دیکھا ہے انہیں حق کی قسم
فکرِ شاداں میں کبھی آہِ غریباں میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

پیکرِ لطف و عطا، رحمتِ عالم ، آقا
عظمتِ جن و بشر، خیرِ مجسّم ، آقا
واسطہ دیکے پکاریں گے یہ پیہم ، آقا
عزمِ نصرت میں کبھی دیدۂ گریاں میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

ان کا بیمار ہوں واللہ وہ ہیں مرے طبیب
انکی نسبت سے عقیلؔ آج ہوں میں حق کے قریب
من رآنی کی قسم ہو گئی معراج نصیب
شہرِ طیبہ میں کبھی حشر کے میدان میں کبھی
روئے حق دیکھ لیا صورتِ انساں میں کبھی

تجلّیِ عرفان (مسدس)

مہ و مہر میں دیکھو، تاروں میں دیکھو
حجر اور شجر میں، نظاروں میں دیکھو
انہیں خلد کے گل عذاروں میں دیکھو
دو عالم کی رنگیں بہاروں میں دیکھو
نظر ہو تو حق کے پیاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

وہ منشائے حق، رحمتِ دوسرا ہیں
شہِ انبیاء، نازشِ اولیاء ہیں
شہنشاہِ کونین، نور الھدیٰ ہیں
وہ بیکس کا بے آس کا آسرا ہیں
انہیں یادوں میں جاں نثاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

وہ نورِ مجسّم نہیں جس کا سایہ
خدائے تعالیٰ ہے خود جس پہ شیدا
نہ تشبیہ ممکن نہ ہے استعارہ
بیاں کرسکوں کیا میں انکا سراپا
نہ پاؤگے اُن سا ہزاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

RekhtaDownload.com

ہے والشّمس ان کا جو روئے منوّر
ہیں واللّیل گیسوئے پاکِ معنبر
خدا ہی کو زیبا ہے وصفِ پیمبرؐ
کہ یٰسین و طٰہٰ ہے نعتِ مطہّر

ہے پشتِ مبارک پہ مہرِ نبوّت
شِکَم پر بندھے ان کے سنگِ قناعت
ہے دستِ سخا میں دو عالم کی دولت
انہی کو تو زیبا ہے شانِ شفاعت

منور، منور، فضاؤں میں ہیں وہؐ
معطر، معطر، ہواؤں میں ہیں وہؐ
نسیمِ سحر کی اداؤں میں ہیں وہؐ
مہکتے گلوں کی قباؤں میں ہیں وہؐ

سراپے کو قرآں کے پاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

تڑپتے ہوئے بے سہاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

بصیرت ہو گر، ماہ پاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

459

سرِ فرق ہے تاجِ فتحِ مبینا
نظر رکھتی ما زاغ کا ہے قرینہ
تجلیٔ حق سے منور ہے سینہ
ہے قلب اُن کا علمِ لدن کا خزینہ

نظر ہے تو کچھ ان اشاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

ملیں گے نہ وہ عیش کی محفلوں میں
رہیں گے نہ راحت طلب محملوں میں
نہ آئیں گے فرحت فزا منزلوں میں
نہ بیٹھیں گے بے مدعا غافلوں میں

تڑپتے ہوئے دلِ فگاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

وہ مولائے کل، معدنِ علم و حکمت
وہ محبوبِ حق، رازدارِ مشیّت
وہ اکبر وہ اعظم وہ ہیں ذی وجاہت
وہ اُمّی لقب شارعِ دین و ملت

حکیم و فریس، ہوشیاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

RekhtaDownload.com

وہ مصباحِ عزّت خدائی کے حاصل
وہ ہر طرح کامل، وہ ہر طرح قابل
نہاں شان مرسل عیاں آن مرسلِ
جو بندوں میں شامل تو حق سے بھی واصل

گھرے ہیں سدا اپنے یاروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

کبھی بیکسوں کی اعانت کو آئے
کبھی ناتوانوں کا خود بوجھ اٹھائے
غریبوں ضعیفوں کی ہمت بندھائے
یتیموں کو سینے سے اپنے لگائے

وہ ہونگے مصیبت کے ماروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو

مرے لب پہ آہیں مری چشم نم ہے،
مجھے یاس و حسرت ہے فرقت کا غم ہے
عجب بیکسی اور درد و الم ہے
قسم لے لو نسبت کا پھر بھی بھرم ہے

عقیلؔ ان کو تم سوگواروں میں دیکھو
محمدؐ کو ہم بے قراروں میں دیکھو۔

RekhtaDownload.com

عروجِ نور (مسدس)

اوج تقدیر کہ میں باب حرم تک پہنچا
صاحبِ عرش علیٰ، نور قدم تک پہنچا
حق کا انعام ملا فضل و کرم تک پہنچا
روبرو روضۂ اقدس کہ ارم تک پہنچا

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

دشتِ ایمن سے فزوں تر ہے بیاباں عرب
طور بر کف ہے ہر اک شمع شبستان عرب
مرکز شوق و محبت ہے گلستانِ عرب
دست بستہ یہ کہوں اے شہ شاہان عرب

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

شش جہت ہفت فلک ہشت جناں لالہ وگل
تابع اذن نہ کیوں عالم امکاں ہو کل
اللہ اللہ درود اور سلاموں کا ہے غل
بہر تعظیم ہر اک کہتا ہے سلطان رسل

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

اے خوشا صلی علیٰ آپ رؤف اور رحیم منبع جود و سخا آپ کریم اور نعیم
خلق ہے آپ کا سرکار مرے خلق عظیم مطمئن ہو کے پکار اٹھا ہر اک قلب سلیم

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

تیری توصیف و ثنا کس سے ادا ہو شاہا حق نے یٰسین و مزمل کہا، احمد، طٰہٰ
بہ سجدہ ہیں تیرے در پہ یہ سائل آقا تو ہی تسکین دلِ زار ہے، ملجا، ماویٰ

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

آپ ہیں حسن ازل منشاء حق نور یقیں آپ صادق و امیں خسرو خوباں و حسیں
عظمت شہ ہو بیاں ہم سے یہ ممکن ہی نہیں دیکھئے اسریٰ کی شب کہتے ہیں جبریل امیں

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

حق ہے شیدا تو ہیں گرویدہ ملائک قدسی صدقے، بوبکر و عمر اور ہیں عثمان و علی
میری پیشانی پہ لکھا ہے بعنوان جلی بندہ تیرا ہوں، مری دیکھنا قسمت ہے بھلی

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

ہیں وہ محبوب خدا نور ھدیٰ حق کی قسم / ان کی ہے سب پہ عنایت وہ عرب ہو کہ عجم
ہم غلاموں کو ہے بس آپ کی نسبت کا بھرم / کیا عمل کیسا عمل رکھتے ہیں ربط محکم

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

جز تری، یاد کہ گزرے ہیں کہاں شام و سحر / فکر امروز نہ فردا نہ تو برزخ محشر
نام سے شہ کے ہیں منسوب سبھی جن و بشر / والہانہ یہ سخن دیکھا ہر اک کے لب پر

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

سرمۂ اہل نظر خاک مدینہ ہے حضور / ذرہ ذرہ میں نہاں اس کے خزینہ ہے حضور
روح ناشاد کو حاصل یہ قرینہ ہے حضور / جان دیدوں کہ یہی اصل میں جینا ہے حضور

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

عظمت شان الٰہی کی قسم کھاتا ہوں / رحمتیں رحمت عالم کی یہاں پاتا ہوں
یاد طیبہ سے عقیلؔ آپ کو بہلاتا ہوں / ان کے دربار میں یہ کہتے ہوئے جاتا ہوں

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

RektaDownload.com

رشتۂ وفا (مسدس)

ہر صاحب نظر کی ہے الفت جدا جدا عرفان و آگہی کی علامت جدا جدا
ہے رشتہ و فا کی اشارت جدا جدا یعنی کہ ہے مجاز و حقیقت جدا جدا
سچ ہے بصارت اور بصیرت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

نقش و نگار و پیکر و رنگت جدا جدا وصف صباحت اور ملاحت جدا جدا
فضل و کمال دانش و حکمت جدا جدا جذبات دلنشیں کی ہے قدرت جدا جدا
ہوتے نثار کرتے ہیں سبقت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

تنزیہ سے ہوئی جو عیاں نور کی کرن تشبیہ میں وہ آکے چھپی حسن کی بھبن
منشائے ذات حق ہے وہی عشق کی لگن پر کیف کس قدر ہے یہ نورانی انجمن
ہے روبرو کمال و محبت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

صبح ازل کو اذن ملا ان کے نام سے واقف ابد ہے دیکھئے خیر الانام سے
ادراک سرنگوں ہیں بڑے احترام سے نظروں میں ہے زمیں کے عجب التزام سے
ہر آرزوئے دل کی ہے جنت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

اے رحمت تمام و اے فخر کائنات نور تجلیات سے روشن ہیں شش جہات
حق بین و حق شناس ہے جب آپ ہی کی ذات کس کس پہ دیکھئے نہیں ثمر کار التفات
حق کی قسم عیاں ہے فضیلت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

بے چین و مضطرب ہیں سکون و قرار بھی وحش و طیور جن و ملک گل و خار بھی
ہوتا ہے انبیاء و رسل کا شمار بھی باقی بچا ہے کون کہ پروردگار بھی
کرتے سبھی ہیں ذکر رسالت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

دنیا سجی ہوئی ہے یہ بزم خیال کی تصویر دیکھ لی ہے جلال و جمال کی
صورت کوئی نظر میں نہیں ہے مثال کی حالت بتاؤں کیا میں اویس و بلال کی
فرط خوشی کہ ہے غم فرقت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

ہر اک عروج اوج کی ہیں آپ انتہا انوار ذو الجلال کا ہر جا ہے غلغلہ
لمان اور یقین کا ہے بیشک یہ مرتبہ دونوں جہاں میں ہمکو وسیلہ ہے آپ کا
تقدیر سے ملی ہے سعادت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

عزمِ شہ حجاز و عجم کیا بیاں کروں
بذل و نوال و فیضِ اتم کیا بیاں کروں
مجھ سے غلام کا ہے بھرم کیا بیاں کروں
یہ امتیاز، حق کی قسم کیا بیاں کروں
مائل ہوئے ہیں رحمت و رافت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

آئینہ جلالِ محمدؐ کی بات ہے
محبوب ربّ جمالِ محمدؐ کی بات ہے
کونین میں کمالِ محمدؐ کی بات ہے
سرتا بہ پا مثالِ محمدؐ کی بات ہے
اللہ رے یہ وحدت و کثرت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

کون و مکاں کہ لوح و قلم کا ہے تذکرہ
رمز حدوث اور قِدم کا ہے تذکرہ
بخشش کا اور لطف و کرم کا ہے تذکرہ
ہر اک جگہ وہ ذاتِ اہم کا ہے تذکرہ
پایانِ کار ان کی ہے عظمت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

مانا عقیلؔ تیری ہے دلچسپ گفتگو
آشفتگی کو زیبا سے ان کی ہی جستجو
سرکار کے ہے ربط سے ہم سب کی آبرو
صدقے نثار ہو کے لگی کہنے آرزو
القاب پیارے پیارے خطابت جدا جدا
سب کو ملی ہے یاد کی لذت جدا جدا

تضمین بر غزلِ امیر خسروؔ

نہ حیرت تھی نہ حسرت تھی نہ فرقت اور نہ تھا ماتم
مسرت کا جہاں تھا اور نہ کوئی کیف کا عالم
خیال و وہم عاجز تھے کہوں کیسے یہ میں تاہم
نمی دانم چہ منزل بودؔ شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بودؔ شب جائے کہ من بودم

لبِ لعلیں مسیحائی کے خوگر نور کے دھارے
نگہ روشن جبیں حسن پر چمکے ہوئے تارے
سیہ گیسوئے شب گوں نازنین چلتے ہوئے آرے
پری پیکر نگارے سرو قدِ لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بودؔ شب جائے کہ من بودم

محبت کا ہر اک لمحہ لئے تھا دید کا ساماں
مجالِ گفتگو کیسی کہ خاموشی تھی خود حیراں
کہاں کے شاہد و مشہود، تھے فہم و خرد غلطاں
رقیباں گوش بر آواز، اُو در ناز، مَن ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بودؔ شب جائے کہ من بودم

نظر خیرہ ہوئی جس سے نرالی اس قدر تھی ضو
عیاں رحمت ہی رحمت تھی نمایاں فضل کا پرتو
عقیلِؔ ہاشمی واللہ کیا تھا لطفِ نو با نو
خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسروؔ
محمدؐ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

RekhtaDownload.com

تضمین بر نعتِ اعلیٰ حضرتؒ

یہ عینِ حقیقت ہے کہ خوشبو کا وطن پھول
بے مثل ہے یکتا ہے وہی حُسنِ چمن پھول
ہے جلوۂ حق، نورِ مجرّد کی پھبن پھول
سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زَمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول بدن پھول

کب صحن زمیں پر ہے فقط سایہ فگن پھول
افلاک پہ بھی دیکھئے افشاں ہے کرن پھول
کھِلتے ہیں بہاروں میں سبھی مست، مگن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بَن پھول
اس غنچۂ دل کو بھی لِما۔ ہو کہ بَن پھول

یہ عقدۂ مشکل ہے کہ گل بھی نہیں کھِلتا
قدرت ہے کسے رنگِ جنوں بھی نہیں مِلتا
دامن کا ہے کیا ذکر، گریباں نہیں سِلتا
تنکا بھی ہمارے تو ہِلائے نہیں ہِلتا
تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہِ محن پھول

اک نعمتِ عظمیٰ ہے محبت کا قرینہ
ٹھنڈک ہے دل و جاں کی یہی عرش کا زینہ
لاریب ہے ، بکھرا ہوا نسبت کا خزینہ
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ ،
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

کیا قامتِ زیبا مرے آقا نے ہے پائی
نورانی شباہت پہ نچھاور ہے خدائی
وہ فرقِ مبارک کہ مقدّس وہ کلائی
دندان و لب و زلف و رخ و شہ کے فدائی
ہیں دُرِ عدن' لعلِ یمن' مشکِ ختن پھول

کچھ اور ہی عالم ہے یہاں کیف وِلا کا
آشفتہ سری' شوقِ لِقا' ذوقِ فنا کا
رتبہ ہے سوا دیکھے ہاں جذبِ وفا کا
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

نورانی فضائیں ہیں عقیلؔ ارضِ حرم کی
چلتی ہیں ہوا میں بھی یہاں فیضِ اتم کی
فردوس بداماں ہے عطا شاہِ امم کی
کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی
زہراؓ ہے کلی جس میں حسینؓ اور حسنؓ پھول

تضمین بر نعتِ امیر مینائی

آقائے دو جہاں! میں چشم و نظر سے صدقے
مولائے بحر و بر ہوں اپنے جگر سے صدقے
آپؐ اور آپؐ کے ہر ارشاد پر سے صدقے

مال آپ پر تصدق جاں آپ پر سے صدقے
آنکھوں سے سر سے قرباں آنکھیں ہیں سر سے صدقے

والشمس و والضحیٰ ہے واللہ کوئی گرو
آئی دہن سے جس کے ارشادِ حق کی خوشبو
شانِ فدایت ہے قدرت کی رسمِ دلجو

کہتے ہیں گرد عارض باہم یہ دونوں گیسو
میں ہوں اِدھر سے قرباں تو ہو اُدھر سے صدقے

اللہ رے کمال یہ فیضِ نظر نبیؐ کا
رکھتے ہیں کیا تولاً شمس و قمر نبیؐ کا
ان دونوں پر ہے اے دل کتنا اثر نبیؐ کا

کہتا ہے مہر، ماہ سے رُخ دیکھ کر نبیؐ کا
تو شام سے صدقے ادھر ہوا، سحر سے صدقے

RekhtaDownload.com

اسمات ، کا یہ مصدر مخزن ہے شش جہت کا
طبع رسا ہے یہ بھی کیا تحت عرش اعلیٰ
اس ارض قدس پر بھی جلوے وہی ہیں گویا

ناف زمیں ہے شہ کا مانند کعبہ ، روضہ
شرقی اِدھر سے قرباں غربی اُدھر سے صدقے

انسان کے لیے ہے ، رزق ایک خاص نعمت
پائی ہر اک نے جس کو جتنی بھی تھی ضرورت
معطی ہے حق تعالیٰ قاسم ہمارے حضرتؐ

ٹکڑوں پر پل گئے ہیں جتنے تھے اہل حاجت
شاہ و گدا نے پائے حضرتؐ کے در سے صدقے

تقدیر اس کی اچھی اس کے نصیب اچھے
دھن اپنا اور تن من جو آپؐ پر لٹائے
قرباں عقیلؔ بھی پھر کیوں آپ پر نہ کردے

جو مال امیرؔ کا ہے مالک ہیں آپ اس کے
دل آپ پر سے قرباں ، جہاں آپ پر سے صدقے

تضمین بر غزلِ امجدؔ حیدرآبادیؒ

قلب ہے محوِ اختلاط آج زبانِ راز سے
ہوتی ہے یعنی گفتگو اپنے لبِ نیاز سے
عزِّ کلام مِل گیا غم کی شبِ دراز سے
مل گیا صوتِ سرمدی میرے شکستہ ساز سے
نغمے کی آتی ہے صدا نوحۂ دلِ گداز سے

آگیا گوشِ ہوش میں نغمۂ قدسِ مَن عَرَف
مرکزِ وَحدت الشہود نورِ مدینہ و نجف
ہے یہ گدائے بے نوا سربسجود و دل بکف
اب تو میری نظر میں ہے حُسن ہی حُسن ہر طرف
خلعتِ عشق مِل گیا بارگہِ مجاز سے

جان میں جان آگئی دل کا جو میل دُھل گیا
تارِ رَبابِ دل بجے غلغلۂ دَہل گیا
پائی شرابِ معرفت، سارا سرورِ مل گیا
حاصلِ عمر مِل گیا، قلبِ فسردہ کھل گیا
پڑگئی زندگی میں جاں اُن کی نگاہِ ناز سے

RekhtaDownload.com

اپنے ہی کیف میں مگن جبکہ ہیں سارے منچلے
اب کسی اور چیز کی دُھن ہے بھلا یہاں کسے
پورے ہوئے ہیں وَلولے نکلے ہیں سارے حوصلے
برسوں کے بچھڑے مل گئے داغ دِلوں کے دُھل گئے
لپٹی ہے اُن کی خاکِ پا آج سرِ نیاز سے

تیرگی کی بساط کیا قلب ہے روشنی کے ساتھ
دیدۂ دل ہے محوِ دید آج بڑی خوشی کے ساتھ
ہے یہ دل شکستہ کو ربط شگفتگی کے ساتھ
دل کی شکستگی نے آج جوڑ دیا کسی کے ساتھ
دیکھ لیا رخِ حسیں اس دَرِ نیم باز سے

رُخ سوئے دشت ہے کہاں اور کہاں ہے تن پہ گرد
لب پہ نہ نالہ ہائے گرم اور نہ دِل میں آہِ سرد
چشم میں بھی نمی نہیں اور رہا نہ رنگ زرد
حالتِ وجد و ذَوق میں دل سے یہ کہہ رہا ہے دَرد
ہم نے ملا دیا تجھے لے تیرے چارہ ساز سے

دیکھ عقیلِ خستہ جاں ہوگیا عشق بھی عیاں
کانوں نے میرے سن لئے آج ترانہ سنجیاں
رونقِ بزم دیکھ کر کھلتی نہ کِس طرح زباں
امجدِ نیم جاں کی جاں رقص نہ کیوں کرے یہاں
بربطِ روح بھر گیا نغمۂ دِل نواز سے

RekhtaDownload.com

تضمین بر نعتِ حیرتؔ بدایونی

نہ دِل ان کا جلوہ سمانے کے قابل
نہ آنکھ کے انکے جلوؤں کو پانے کے قابل
ہے ہر فعل رونے رلانے کے قابل

نہ فرد عمل ہے سنانے کے قابل
نہ میں ان کو صورت دکھانے کے قابل

یہ قلب حزیں میرا رشک ارم ہے
ہے مسرور اب اس میں دکھ ہے نہ غم ہے
یہ معراج دل کی خدا کی قسم ہے

مرے دل میں آئے یہ ان کا کرم ہے
یہ گھر تو نہ تھا ان کے آنے کے قابل

تبسم میں انوار اللہ اکبر
تکلم میں علم لدنی کے جوہر
شہ دوسرا شافع روز محشر

جبیں سا ہوئے ایک امی کے در پر
جہاں کے محقق، زمانے کے قابل

اویسؓ ثنا جو ، صہیب ثنا گر
بلالؓ اور حسانؓ سلمانؓ و بوذرؓ
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

جبیں سا ہوئے ایک امی کے در پر
جہاں کے محقق ، زمانے کے قابل

ضیا بار جلووں سے ہو میرا باطن
تمہارے کرم ہو تو ہے یہ بھی ممکن
عجب کیا جو پھر جائیں میرے برے دن

تمنا تو ہے جبہ سائی کی لیکن
میرا سر نہیں آستانے کے قابل

ذریعہ گر ہے موجب رحم و رحمت
وسیلہ ہے بے شبہ وجہ شفاعت
بہ الطاف ربط و بہ فیضان نسبت

انہیں بھی محمد دلادیں گے جنت
جو عاصی ہیں دوزخ میں جانے کے قابل

تمہارا ہے والشمس اگر روئے زیبا
ہے واللیل بے شبہ زلف چلیپا
تجلی حق سے ہے عارض ، مجلیٰ

انہیں دیکھ کر کہہ اٹھا جس نے دیکھا
یہ صورت ہے ایمان لانے کے قابل

خدا کا کرم ہے خدا کی عنایت
ہوئی جو من اللہ توفیق مدحت
عقیل حزیں کی بھی ہے اس میں شرکت

کہی ہے یہ نعت نبیؐ تونے حیرت
خدا سے گنہ بخشوانے کے قابل

تضمین بر نعتِ امید قادری (پاکستان)

مرحبا صلی علیٰ، ایسا صحیفہ لکھوں
رازِ کونین کہوں، رمزِ تولا لکھوں
دو جہاں جیت لوں جب شرحِ فحتا لکھوں
کبھی لیٰسین و مزمّل کبھی طٰہٰ لکھوں
زندہ جب تک رہوں نعت شہ والا لکھوں

چشمِ حیراں میں نظارہ لئے اس سوچ میں ہوں
دیدۂ دل میں تماشا لئے اس سوچ میں ہوں
قلبِ مضطر میں تقاضہ لئے اس سوچ میں ہوں
نعت لکھنے کی تمنا لئے اس سوچ میں ہوں
خود جو ممدوح خدا ہو اسے میں کیا لکھوں

پیکرِ نور ہے کس درجہ حسین اور لطیف
رخِ اقدس سے عیاں مصحفِ حق کی تالیف
نطق عاجز ہے کرے اس کے سوا کیا تعریف
وصف آئینہ ہے خود آئینہ گر کی توصیف
حمد لکھنا ہو تو احمد کا سراپا لکھوں

RekhtaDownload.com

•

چشمِ مشتاق چکا چوند ہوئی ہے ورنہ
میری گویائی پہ اک مہر لگی ہے ورنہ
عقلِ کُل کی طرح پرواز کی ہے ورنہ
قابِ قوسین نے حَد کھینچ رکھی ہے ورنہ
ذکرِ معراج کا چھڑ جائے تو کیا کیا لکھوں

اذنِ ساقی ہو تو پا جاؤں سرورِ سَرمد
التجا اس دل پر درد کی ہوجائے نہ رَد
اس طرح فضل و کرم اور ہو لطف بے حَد
اُن کے در سے مجھے ملجائے غلامی کی سند
میرے معبود کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

کاش یوں بھی ہو کہ دکھلادے اثر دینِ مبیں
اُن کے انوار سے معمور ہو ہر قلبِ حزیں
ایک پل انکا تصور بھی نہ ہٹ جائے کہیں
وہ بھی دن آئے کہ دل میں وہی وہ ہو مکیں
اور میں ناز سے ہر دل کو مدینہ لکھوں

RekhtaDownload.com

نازشِ لوح و قلم سرورِ دیں فخرِ زماں
مظہر کن فیکوں، کاشف رمزِ قرآں
حسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا قرباں
ایسا انساں کہ کہیں رحمتِ نوعِ انساں
کملی ایسی کہ شفاعت کا جریدہ لکھوں

کون ہے جو نہ رکھے رحمتِ یزداں سے امید
کون ہے جس کو نہیں خالقِ دوراں سے امید
ہے عقیلؔ اب مجھے اللہ سے، رحماں سے امید
پاؤں مقدور تو ہر تار رگ جاں سے امید
ورقِ روح پہ نام شہِ بطحا لکھوں۔!!

قطعہ

بشر رازِ خودی ہے علم و عرفاں کا وہ گنجینہ
علوئے فکر ہے اس کی متاعِ حق کا وہ آئینہ
بشر تجھ میں خزینے ہیں حقائق کے معارف کے
بنایا جس کو قدرت نے تیرا سینہ ہے وہ سینہ

تضمین بر نعت استاذی صدیقی نقشبندیؒ

اک کیف ہے سرور ہے جاں میں بسا ہوا
اللہ کا یہ فضل بھی حد سے سوا ہوا
ہے آنکھ میں جو دید کا نقشہ جما ہوا
دل میں حضور کا ہے سراپا کھنچا ہوا
عرش بریں سے اس کا ہے رتبہ بڑھا ہوا

نور ازل سے نور نبی کب جدا ہوا
دیدار کی طلب ہوئی شوق لقا ہوا
اسریٰ کی شب یہ دیکھو عجب ماجرا ہوا
احمدؐ سے وصل احمدؐ بے میم کا ہوا
معراج میں تھا میم کا پردہ اٹھا ہوا

ورد زباں ہے نعت یہ عظمت میں آپ کی
ہے شغل روح و قلب جو رفعت میں آپ کی
لطف بقا لئے ہوئے الفت میں آپ کی
بیمار عشق آپ کا فرقت میں آپ کی
تڑپا تڑپ کے جان دی آخر فنا ہوا

RekhtaDownload.com

عرشِ بریں پہ آج عجب اہتمام ہے
کیونکہ یہاں پہ آمد عالی مقام ہے
ہر ایک کی زباں پہ محمدؐ کا نام ہے
میلادِ مصطفیٰؐ کی عجب دھوم دھام ہے
صلی علیٰ کا شور ہے ہر سو مچا ہوا

بے سود ہیں میرے لیے سب حور اور قصور
کچھ واسطہ نہیں مجھے رہتا ہوں ان سے دور
ہوتا ہے پُرسکون یہاں قلبِ ناصبور
جاؤں کہاں میں آپ کا دَر چھوڑ کر حضورؐ
وہ کس طرح ہو غیر کا جو آپؐ کا ہوا

رکھ لی مرے خدا نے جو نسبت کی آبرو
بر آئی اس طرح دل عاصی کی آرزو
پایانِ کار پوری ہوئی مری جستجو
آخر ہوا میں گنبد خضریٰ کے روبرو
ہاتھوں میں نذر کو دلِ مضطر لیا ہوا

آئین بندگی کا وہ جدت طراز ہوں
عشق نبی کی دیکھئے پڑھتا نماز ہوں
نسبت پہ اے عقیلؔ جو کرتا میں ناز ہوں
حاضر درِ حضورؐ پہ باصد نیاز ہوں
صدیقی مرے حال پہ فضل خدا ہوا

تضمین بر نعت حضرت مرزا

حاصل یہ جو دولت ہے نسبت کے خزینے کی
ہے درس سلیقے کا تفہیم قرینے کی
تخصیص نہیں کوئی دن اور مہینے کی
باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینا ہے یہی جینا کیا بات ہے جینے کی

یوں نطق کو میری کب الفاظ نہیں ملتے
ملتے بھی ہیں تو انسب الفاظ نہیں ملتے
عاجز سے زباں یارب الفاظ نہیں ملتے
عظمت کے مطابق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینہ کی

سایہ کئے ہر سو سے مولا پہ فرشتے تھے
رحمت کے انوکھے گل ہر سمت برستے تھے
مسرور مناظر سے بشاش وہ چہرے تھے
کس وقت مدینے کی گلیوں میں وہ گذرے تھے
ان گلیوں میں اب تک بھی خوشبو ہے پسینے کی

میزان تقدس میں لمحان ہی تلتا ہے
سینے کی کثافت کا ہر زنگ بھی دھلتا ہے
اک رنگ تجلی سے اس روح میں گھلتا ہے
وہ دل میں جب آتے ہیں قرآں بھی کھلتا ہے
قسمت ہے یہ قدرت کی یہ بات ہے سینے کی

سوئی ہوئی قسمت کو سرکار جگاتے ہیں
عصیاں کو عقیلؔ اپنی کملی میں چھپاتے ہیں
رنج و غم دوری کو بیشک وہ مٹاتے ہیں
ہر سال مدینے میں مرزاؔ کو بلاتے ہیں
تقدیر جگاتے ہیں سرکار کمینے کی

RekhtaDownload.com

نبی کی لوری از امجد حیدر آبادیؒ معہ اضافہ عقیل ہاشمی

حور و جن و انس و ملک تھے یاد میں لیل و نہار
آپ کی آمد آمد پر تھا کس کے دل کو قرار
آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم آج در و دیوار

نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ، لا الہ الا ہو

کہتی تھیں یہ دائی حلیمہ احمدؐ من کو بھائے
فخر دو عالم صدر رسالت جگت گرو کہلائے
سید مکی ماہ مدینہ پیارے نبی جی آئے
چھین لیا دل من موہن نے چاند سا مکھڑا دکھائے

نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ، لا الہ الا ہو

باد صبا آہستہ چلنا مت دکھلانا زور
وز ، وز کی اواز نہ کرنا اور نہ کرنا شور
ننھے دل کا جھولا بنائی تار نظر کی ڈور
سوتا ہے اس میں ماہ رسالت نور بھری ہر پور

نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ، لا الہ الا ہو

یسین طہٰ حسن مجسم مطلوب السبحان
احمد حامد نور محمد مقصود المنان
جبریل آئے جھولا جھلانے لوری دیے رحمان
سوجا سوجا رحمت عالم میں تیرے قربان

نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ، لا الہ الا ہو

آنکھ نشیلی بال خمیدہ رنگ رخ مقبول
عارض رنگیں گویا قرآں رحمت کا ہے نزول
ہونٹ گلابی ہنستا چہرہ جھڑتے ہیں منہ سے پھول
نور کا پتلا چاند کا ٹکڑا حق کا پیارا رسول

نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو ، لا الہ الا ھو

محبوب حق جان مشیت رحمت کے مختار
تم ہی اول تم ہی آخر کیا ہے شان وقار
موہنی صورت نام محمد دو جگ کے سردار
جان سے پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار

نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو ، لا الہ الا ھو

کھیلنا یہ رحمت کی ادا سے دل لینا کھلائے
ہاتھ کبھی پھیلائے نبی جی پاؤں کبھی پھیلائے
دونوں جہاں سے کھوئی گئی میں آنکھ سے آنکھ ملائے
نیناں رسیلے اس میں کاجل میں تو مرگئی ہائے

نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو ، لا الہ الا ھو

ان کا یوں انجان ہوا جانا ہے عقیل احسان
اس پہ مرے ماں باپ فدا اور صدقے مرے جان
امجد کا دل مٹھی میں لیکر سوتے ہو گیا انجان
ننھے قدموں پہ سر رکھ کر ہو جاؤں میں قربان

نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو ، لا الہ الا ھو

RekhtaDownload.com

نورٌ علیٰ نور (ترجیع بند)

وہ نسیم صبح کی آرزو وہی رنگ و نور کی آبرو
وہ خیال و فہم کی جستجو وہی علم و فن کی بھی آبجو
وہ چراغ حق کی ہے گفتگو کہ جمال اس کا ہے چار سو
ہے صدائے عشق یہ کو بہ کو کہ وہ عکس حق کا ہے ہو بہو

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

وہ ظہور قدس کی برتری مٹی رسم آذر و کافری
وہ جمال حسن کی دلبری ہے کمال عشق کی سروری
بخدا وہ پیکر انوری ، کرے کوئی کیسے یہ ہمسری
وہی عزم و جوش سکندری کہے اوج و فقر قلندری

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

وہ نبی اول و آخریں وہ رسول شافع مذنبیں
وہ جناب سید صالحیں وہ ضیائے نیر عارفیں
وہ زمیں کی آن فلک نشیں ہیں سکون جان و دل حزیں
وہی صادق اور وہی امیں کہا حق نے ان کو صد آفریں

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

وہ خدا کی شان وہ عظمتیں وہ خیال و فکر کی رفعتیں
وہ مقامِ ذوق کی وسعتیں وہ خلوص دل کی بھی نعمتیں
وہ عروج انس کی قربتیں ہے خیال کن کی صداقتیں
وہ نوازشیں کہ وہ برکتیں جو کروں بیاں یہ روایتیں

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا ، علیہ و آلہٖ

یہ ظہورِ والا صفات ہے کہ یہی تو منشاءِ ذات ہے
یہ شعورِ راہِ نجات ہے کہ یہی تو اذنِ حیات ہے
یہ جمالِ حسن کی رات ہے کہ جلالِ عشق بھی سات ہے
یہ بیانِ رمز و نکات ہے کہ بڑے نصیب کی بات ہے

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا ، علیہ و آلہٖ

یہ کرم، عطا کی ہے ابتدا یہی فضل حق کی ہے انتہا
یہ محبتوں کا ہے ماجرا کہ عنایتوں کا بھی سلسلہ
در مصطفیٰ سے ہے رابطہ ہے دعائے عاصیِ مبتلا
یہ صدا ہے دل کی پئے ولا ہے عقیلؔ ورد صبح و مسا

بلغ العلیٰ ، بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا ، علیہ و آلہٖ

جہاں، عشق الٰہی میں تپاں صدیق اکبر ہیں
وہاں اک پیکر سوز نہاں صدیق اکبرؓ ہیں

نثار خالق کون و مکاں صدیق اکبر ہیں
فدائے حسن شاہ دو جہاں صدیق اکبرؓ ہیں

سر اقدس ہے زانو پر نگاہیں روئے انور پر
کہ محو دید حسن جاوداں صدیق اکبرؓ ہیں

شب اسریٰ مودت نے پکارا میٹھے لہجے میں
میاں عبد و رب ایسے یہاں صدیق اکبرؓ ہیں

نبی روح رواں ہیں عالم امکاں کی محفل میں
نبی کی بزم کی روح رواں صدیق اکبرؓ ہیں

رفاقت نام ہے اسکا رفاقت اس کو کہتے ہیں
دروں گنبد خضریٰ نہاں صدیق اکبرؓ ہیں

عقیل ہاشمی نازاں ہے اپنی خوش نصیبی پر
وہاں ہے حاضری میری جہاں صدیق اکبر ہیں

دکھائی حد شریعت کی جونہی فاروق اعظم نے
بدن میں کپکپی سی ڈالدی فاروق اعظم نے
سراپا احسن تقویم کا پھرتا ہے آنکھوں میں
دکھایا ہے یہ شان آدمی فاروق اعظم نے

رقابت اور یہ عشاق نبی توبہ ارے توبہ
رکھی ہے اہل حق سے دوستی فاروق اعظم نے
اشداء علی الکفار نے شدت کے عالم میں
دکھائی ہے عجب دل بستگی فاروق اعظم نے

وفات سرور دیں کا کیا انکار شدت سے
کیا ثابت حیات دائمی ، فاروق اعظم نے
تصرف تھا جبال و دشت میں آواز گونج اٹھی
ہدایت ساریہؓ کو جونہی دی فاروق اعظم نے

خدا ہی پر رہے ایقاں ، محکم بس یہ مقصد تھا
سزا خالدؓ کو کب بے وجہ دی فاروق اعظم نے
سواری پر غلام اور ہے نکیل آقا کے ہاتھوں میں
چلی ہے راہ ایسی عدل کی فاروق اعظم نے

حوادث میں دیا ہے ساتھ سرکار دو عالم کا
کبھی صدیق اکبر نے کبھی فاروق اعظم نے
ہمیں امید ہے ایک انقلاب اور آنے والا ہے
دکھائی ہی نہیں جرات ابھی فاروق اعظم نے

عقیلؔ اس جا غرور و تمکنت کا ذکر ہی کیا ہے
خلافت کی یہ شان بندگی فاروق اعظم نے

عیاں ہے نور حیا یا جمال ذو النورینؓ
کہاں ملیگی جہاں میں مثال ذو النورینؓ

حضور جامع قرآں ہیں اور سخی داتا
ہو کسطرح سے بیاں حال وقال ذوالنورینؓ

حریم قدس میں دو شمعیں نور کی روشن
وجود پاک فقید المثال ذو النورینؓ

ہے وقف سارا یہ مال و متاع عثمانی
سبیل حق پہ ہے اہل و عیال ذو النورینؓ

جہاں معرفت حق کی زیب اور زینت
زہے نصیب یہ قال و مقال ذوالنورینؓ

کھلا ہوا تھا خزانہ بہ صورت قرآں
خدا کی نذر تھا مال و منال ذو النورینؓ

ہے مجھ میں دین کا کیف اور سرور لمان کا
کہ میں نے پی ہے شراب وصال ذوالنورینؓ

کہا حضورؐ نے دیں کو ملا ہے استحکام
یہ اوج اور یہ شرف یہ کمال ذوالنورینؓ

لہو تھا جامع قرآں کا ہائے قرآں پر
تھا یادگار زمانہ، وصال ذو النورینؓ

عقیلؔ ہاشمی رکھتا ہوں میں بھی یہ اعزاز
بیاں کیا ہے عقیدت سے حال ذو النورینؓ

RekhtaDownload.com

اے تعالیٰ اللہ امام الاولیاء ہیں گر علیؓ — واقعی ہم نام حق اور حق کے ہیں دلبر علیؓ

کوئی داخل ہو نہیں سکتا بغیر از آستاں — ہیں جہاں میں معرفت کا آپ ہی اک در علیؓ

رمز قرآں آن جس کی ہیں وہی تو باب علم — مصحف ناطق ہے جس کی شان وہ حیدر علیؓ

شیر حق مشکل کشا عنتر شکن زوج بتول — شاہ مرداں دست یزداں فاتح خیبر علیؓ

آپ کی ذات گرامی نصرت حق کا وجود — صف شکن صف گیر صف آرا وہم صفدر علیؓ

اہل دل اہل نظر اہل ولا اہل صفا — بعد یاران ثلاثہ سب سے ہیں بہتر علیؓ

بادہ کش ہیں آپکے غوث و قطب ابدال حق — اے امام شش جہات اے ساقی کوثر علیؓ

یہ عطایہ فیض یہ ایثار یہ بذل و نوال — وقف تھا سب فی سبیل اللہ مال و زر علیؓ

منقبت خوانی کا یہ اعزاز جس کو مل گیا
وہ عقیل بے نوا ہے آپ کا قنبر علیؓ

○

مدحت تمہاری کیسے کروں میں بیاں علیؑ
آقا، مرے تمہارے ہیں جب رتبہ داں علیؑ
اخلاص کا شعور کا ہیں آسماں علیؑ
سیف و قلم کی دیکھیے ہیں داستاں علیؑ
اے نائب رسول، اماموں کے ہو امام
تم حق شناس سارے سلاسل کی جاں علی
دست خدا ہیں شیر خدا، باب شہر علم
ہم نام حق ہیں فیض شہ انس و جاں، علیؑ
ارشاد ہے یہ لحمک لحمی حضورؐ کا
یہ مرتبہ ہے آپ کا شایان شاں علیؑ
صدق و صفا میں دست الٰہی کا شاہکار
احسان کا وقار تو، عرفاں کی جاں، علیؑ
ہیں جو صداقت اور شجاعت کا آئینہ
ایماں کی ہیں آن تو ایقاں کی شاں، علیؑ
بدر و حنین و خندق و احزاب کی قسم
خیبر شکن ہیں صاحب عزم جواں، علیؑ

Rekhta Download.com

ہجرت کی شب رسول کے بستر سے پوچھئے
اللہ اور رسول کے ہیں درمیاں ، علیؑ

نہج البلاغہ پڑھ کے ذرا دیکھئے جناب
العلم نقطہ کے ہوئے نکتہ داں علیؑ

ہر مرحلہ حیات کا آسان ہوگیا
مشکل کشا ہیں فیض کی روح رواں علیؑ

بس ایک نام جانتا ہوں رد ہر بلا
رکھتا ہوں اس لیے جو ہیں ورد زباں علیؑ

جب سے ملا ہے گوشہ دامان مصطفیٰ
مولیٰ نگاہ باں ہے مرے پاسباں علیؑ

واقف ہیں خوب حق کی مشیت سے بے گماں
آگاہ راز سرور کون و مکاں علیؑ

میں ہوں عقیلؔ ہاشمی موروثی اک غلام
آقا کا مجھ پہ لطف ہے ہیں مہرباں علیؑ

○

حسینؑ ابن علی بے شک جمال نور سرور ہے — وہی تو فاطمہ کی جان ہے اور قلب حیدر ہے
وہی ہے راکب دوش نبی، مولیٰ کا دلبر ہے — شبیہ شاہ مرداں ہے وہی سبط پیمبر ہے
تری ہستی ہے یا صبرو رضا کا پیکر زریں — تری تقلید حق کی جادۂ روشن کی مظہر ہے
ترے نور ہدایت سے جہاں دل ہوا روشن — ترے عطر صداقت سے مشام جاں معطر ہے
ہیں سردار جواناں جناں سبطین شاہ دیں — رضا جوئے الٰہی فطرت شبیر و شبر ہے
جہاں میں لافتیٰ الا علی کی شان سے ان سے — وہی لا سیف الا ذو الفقار ابن حیدر ہے
بچایا دین و ملت کو فراست سے عدالت سے — کمال شہ دیں آنکھوں میں ہے یا دید سرور ہے
قدوم پاک پہ سجدے کروں قسمت کا ہے لکھا — درِ شبّیر پہ لوٹوں یہی میرا مقدر ہے

کھڑا ہے باب عالی پر ادب سے یہ جھکائے سر
عقیلؔ ہاشمی کا پوچھنا کیا ان کا قنبر ہے

نور کی سورۃ ہیں یا ہیں نور کی منزل حسینؑ
کہہ رہا ہے ہر گھڑی مجھ سے مرا یہ دل حسینؑ

نورِ عینینِ محمد مصطفیٰ صلی علیٰ
حیدرِ کرارؓ کی جاں فاطمہؑ کا دِل حسینؑ

آپ کا ہمسر نہ ثانی ہے نہ ہے کوئی مثیل
ہیں جلالِ ہاشمی کے آپ ہی حامل حسینؑ

آپ ہی جانِ بہارِ گلشنِ اسلام ہیں
حق پرستوں کے لیے گلدستۂ محفل حسینؑ

آپ کے سب چاہنے والے ہیں جنّت میں حضورؑ
جَلتے ہیں نارِ سقر میں آپ کے قاتل حسینؑ

حق پرستی راستی کا تا کہ مل جائے سراغ
نقشِ پا کو ڈھونڈتے ہیں آپکے سائل حسینؑ

آگہِ رازِ شہادت آپ کی تھی جاں امامؑ
واقفِ سرِ نبوت آپ کا تھا دل حسینؑ

لب تھے مَشغولِ عبادت فرق گو نیزے پہ تھا
آپ تھے فی الواقعی قرآن کے حامل حسینؑ

ہمشبیہِ خسروِ خوباں کی پھرتی دیکھ کر
آگئے یاد نبیؐ اور ہوگئے بسمل حسینؑ

خانہ زادِ سَرورِ دیںؐ سے عقیلِ ہاشمی
آپکا ہے خون اس کے خون میں شامل حسینؑ

RekhtaDownload.com

شہیدِ عشق کا اعلیٰ مقام کیا کہنا ہے آفتابِ رسالت کا بام کیا کہنا
وہ شانِ کلمۂ توحید نورِ یزدانی ۔ چراغِ دینِ ھدیٰ ہیں امام کیا کہنا
حسین ہادیِ عالمؐ کے قرۃ العینین سکونِ خاطرِ خیر الانام کیا کہنا
ہیں شہریارِ سیادت ہیں پیکرِ عظمت ہیں آپ سرِ شہادت مقام کیا کہنا
ہزاروں جنگ پہ آمادہ اور ہر اک سیراب مدافعت پہ ہے اک تشنہ کام کیا کہنا
یہ درسِ صبر و رضا ہیکہ درس قرآں کا بنائے حق کے لیے تھا کلام کیا کہنا
بتایا خونِ محبت کا سرخرو ہونا ۔ سکھایا درس عمل کا پیام کیا کہنا
عجب تھا معرکۂ حق یہ شیرِ یزداں کا تھی گویا تیغِ علی بے نیام کیا کہنا
وہ کیوں نہ کوثر و تسنیم سے ہوں پھر سیراب جو پی رہے تھے شہادت کا جام کیا کہنا
یہیں پہ سارا گلستانِ فاطمی اجڑا ۔ !! دیارِ شام کی بدبخت شام کیا کہنا

خطاب شاہ شہداں ہے جن کا نزدِ حضورؐ
عقیلؔ انہی کا ہے ادنیٰ غلام کیا کہنا

RekhtaDownload.com

○

یزیدی تمکنت باقی نہ ہے جاہ و حشم باقی
مگر اب تک دلوں میں رہ گئی یاد ستم باقی

یہ خونیں داستاں مظلومیت سے یوں عبارت ہے
ہے چشم ظلم و استبداد میں اب تک وہ نم باقی

ترے ایثار کا باعث وقار ملت بیضا
تری قربانیوں کا راز ہے، حق کا بھرم باقی

فصاحت اور حلاوت آفرینی یاد ہے اب تک
رہا ہر قول طیب از پئے شاہِ امم باقی

تواضع میہماں کی خنجر و تیغ و تبر سے کی
ہے اک اک دل میں ایسی میزبانی کا الم باقی

لڑے تھے نونہالاں حسینؑ ابن علیؑ پیہم
نگاہوں میں ہے اب تک منظر طبل و علم باقی

سواد شام سے پہلے لٹا جب گلشن حیدرؑ
رہے اک عابدِ بیمار اور اہلِ حرم باقی

عجب تھی کسمپرسی کربلا کے بعد طیبہ میں
نہ اب باقی نہ جد باقی نہ ام باقی نہ عم باقی

عقیلؔ ہاشمی رکھتا ہوں نسبت شیرِ یزداں سے
یہ دولت مل گئی داریں کا اب کیا ہو غم باقی

قیام گاہ امام زماں میں آگ لگی
زمین جل اٹھی اور آسماں میں آگ لگی
ادھر فضا تھی دھواں دھار ادھر شفق تھی عیاں
تھا ابر آتشیں آب رواں میں آگ لگی
سفیر سبط محمد تھے مسلم ابن عقیل
یہ جاتے ہی دل پیر و جواں میں آگ لگی
زبان شمر تھی چنگاری اک جہنم کی۔
اسی سے اس کے دل و جسم و جاں میں آگ لگی
فدائی بن کے سر رزم حر کے آتے ہی
مخالفین صداقت کی جاں میں آگ لگی
جہاد عون و محمد سے راز فاش ہوا
ریاض خلد میں باغ جناں میں آگ لگی
سناں سے جب تن قاسم ہوا ہے خوں آلود
جلال حق کو تھا کون و مکاں میں آگ لگی
جو زخمی ہو کے گرا ہمشبیہ پیغمبر ۔
زمیں دہل گئی اور آسماں میں آگ لگی
کٹے ہیں بازوئے عباس جنگ میں جس دم
ہر ایک قطرۂ خوں سے جہاں میں آگ لگی

دم شہادت اصغر جو خوں اچھالا گیا
کلیجے پھٹ گئے دونوں جہاں میں آگ لگی
ہوئے قتیل جو گلہائے گلشن حیدر
بہار چیخ اٹھی گلستاں میں آگ لگی
پئے شہادت عظمیٰ ادا ہوئی جو نماز
بہ وقت سجدہ بہا خوں جہاں میں آگ لگی
چلے تھے بیکس و مظلوم عابد بیمار
لٹا یہ کارواں یا کارواں میں آگ لگی
وہ خواہ سعد کا بیٹا ہو یا ہو ابن زیاد
جلا ہر ایک کا گھر ہر مکاں میں آگ لگی

جو دل خراش تھا منظر بیاں کیا ہو عقیلؔ
سنایا جب تو دل نوحہ خواں میں آگ لگی

تمھارے روضۂ اقدس کو قصر عاشقاں دیکھا
مقام اہل دل پایا بہشت عارفاں دیکھا

جمال مصطفیٰؐ تم میں جلال مرتضیٰؓ تم میں
تمھیں کو تاجدار اولیائے ہر زماں دیکھا

تمھاری عظمت " ما اعظم شانی " کا کیا کہنا
لب حماد کو مدحت میں جب رطب اللساں دیکھا

خط تقدیر صدقے اس پہ تحریر جبیں قرباں
تمھارے نقش پا کو نقش قلب سالکاں دیکھا

مئے عرفاں سے ہیں لبریز پیمانے طریقت کے
نگاہ مست ساقی میں سرور جاوداں دیکھا

نظر مشتاق ہوتی کیوں نہ چشم غوث اعظمؒ کی
اسی کو مونس و غم خوار حال خستہ جاں دیکھا

نواسنج عقیدت کو در اقدس ملا آخر
زہے قسمت عقیلؔ بے نوا کو مدح خواں دیکھا

شہ بغداد صدر اولیاء محبوب سبحانی
امام الاصفیاء و الاتقیا مطلوب یزدانی

وہی ہیں سرور و سردار دیں محبوب صمدانی
شبیہ مرتضیٰ شیخ دو عالم مصطفیٰ ثانی

تبسم نور لمعانی تکلم وصف قرآنی
جمال گنج عرفانی ، کمال شمع نورانی

جمال پاک پرتو ہے رسول اللہ کا بیشک
الگ کب چاند سے ہے چاندنی اے فہم انسانی

مریدی لاتخف کہہ کر مجھے اکثر سنبھالا ہے
پکارا جب انہیں یا سیدی یا غوث صمدانی

بھنور میں اب سفینہ ہے دل مایوس و بیکس کا
خدارا ہو کرم ہم عاصیوں پر دست یزدانی

طفیل مصطفیٰ یا سیدی سبطینؓ کا صدقہ
عطا ہو کچھ درِ دولت سے اے سرکار جیلانی

سگ دربار ہوں میں شاہ جیلاں غوث اعظم کا
نہ کیوں ہو سر پہ میرے دو جہاں میں تاج سلطانی

غلام غوث ہوں نسبت پہ ان کی ناز کرتا ہوں
مرے آقا مرے مرشد مرے اے پیر لاثانی

عقیلؔ ہاشمی سید ہوں مجھ کو پھر تردد کیا
ملا ہے جب مقدر سے مجھے اعزاز دربانی

شیر خدا علیؑ جو ہیں غوث الورا کے ساتھ
ہے باب شہر علم اسی رہنما کے ساتھ

ہر اک ادا ہے ایک تجلی لئے ہوئے
کیا شان ذوالجلال ہے نور الھدیٰ کے ساتھ

رویا میں ہو گئی مجھے رویت زہے نصیب
دیکھا ہے آپ کو علیؑ مرتضیٰ کے ساتھ

سلطان دو جہاں کے تمھی نور عین ہو
سرکار کی ولا ہے تمھاری ولا کے ساتھ

روئے زمیں پہ ان کا کہاں ہے کوئی بدل
غوث الورا کی بات ہے غوث الورا کے ساتھ

اس کی نہ کوئی حد نہ ہے اس کا کوئی حساب
ہونے لگی عطا پہ عطا التجا کے ساتھ

اب باب محی دین سے سر کس طرح ہٹے
لمان برقرار ہے میرا وفا کے ساتھ

عرش بریں پہ بھی ہے عیاں جس کی قطبیت
ہے ربط میرا ایسے وراء الورا کے ساتھ

پائی ہے جب سے نسبت غوث الورا عقیلؔ
مشغول ہر نفس ہے اسی رہنما کے ساتھ

RekhtaDownload.com

جونہی پہنچا ہوں میں نزد لوائے شاہ جیلانی — کھلی دل کی کلی آئی ہوائے شاہ جیلانی

وہی نقشہ وہی عارض وہی کاکل وہی گیسو — ادائے شاہ بطحا ہے ادائے شاہ جیلانی

ہے آن کل من نوری برائے سرور عالم — ہے شان اعظم ثانی برائے شاہ جیلانی

مقام اوج پھر ایسا مقام اوج کوئی بھی — نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا سوائے شاہ جیلانی

بھلا آقا کے آگے کیا غلام اور اس کی مرضی کیا — میں راضی اس پہ ہوں ہے جو رضائے شاہ جیلانی

یہی ہے مدعائے دل یہی ہے آرزوئے دل — رہے میرے بھی دل میں نقش پائے شاہ جیلانی

"اغثنی یا محی الدیں" کا مقصد ہے فقط اتنا — جواباً آئے کانوں میں صدائے شاہ جیلانی

یہ اعجاز مسیحائی ، مسیحا کو مبارک ہو — مسیحائی تو ہے ادنیٰ ادائے شاہ جیلانی

عقیلؔ اپنے گناہوں کو چھپا لیتی ہے محشر میں
ہے یہ بردِ یمانی یا ردائے شاہ جیلانی

RekhtaDownload.com

سجدہ گاہِ اہلِ باطن جبکہ ہے ایوانِ غوث
پھر نہ کیوں، ہوں یہ زمین و آسماں قربانِ غوث

تاجدارِ اولیاء و نائبِ خیر الورا
شانِ ہم نام خدائے پاک ہے شایانِ غوث

جلوۂ حسنِ ازل اے جلوۂ حسنِ ازل
نورِ یزداں سے منور ہے رخِ تابانِ غوث

ہیں فنا فی اللہ، بقا باللہ، غوث ما و تو
چشمۂ فیضانِ قدرت، چشمۂ فیضانِ غوث

دل مجلیٰ ہے، ہوا روشن چراغ معرفت
اس تجلی کا لقب ہے جلوۂ لمعانِ غوث

نقشبندی سہروردی اور چشتی قادری
ان کے چودہ خانوادے تابعِ فرمانِ غوث

غوثِ اعظم روز محشر زیر دامان رسول
اور ان کے قادری سارے تہ دامانِ غوث

مونس ہر بیکس و ہر بینوا و خستہ حال
مصدر جود و سخا ہے وسعتِ دامانِ غوث

حسرتِ دیرینہ، حاصل ہو غلامی کا شرف
ہے یہ مدت سے تمنا میں بنوں دربانِ غوث

اس سعادت پر ہے مجھ کو ناز بے حد اے عقیلؔ
آنکھ میں انوارِ غوث اور دل میں ہے ارمانِ غوث

RekhtaDownload.com

نہیں غم کچھ بھی ہوں حالات یا محبوب سبحانی
زباں پر ہے مری دن رات یا محبوب سبحانی

جھکی ہیں آپ کا اعلان سن کر گردنیں جنکی
وہ جانیں آپ کے درجات یا محبوب سبحانی

ولایت میں بنام عبدِ قادر، مظہرِ قادر
کہا ہر ایک نے یہ بات یا محبوب سبحانی

کیا ہے اس کو خود تسلیم دنیائے ولایت نے
نمایاں آپ کی ہے ذات یا محبوب سبحانی

خدا کے اور نبیؐ کے سارے احکامات کا مظہر
تمہارے سارے ارشادات یا محبوب سبحانی

واعلامی علیٰ راس الجبالی سے ہے خود ظاہر
رفیع الشّان والدرجات یا محبوب سبحانی

تمہاری آل اور اولاد دنیا میں جہاں بھی ہے
وہ حق آثار ہیں آیات یا محبوب سبحانی

مریدی لاتخف اللہ ربی کا جواب آیا
پکارا جب پئے حاجات یا محبوب سبحانی

عقیلؔ ہاشمی کو دولت نسبت جو دی تم نے
رہیگی حشر میں وہ سات یا محبوب سبحانی

RekhtaDownload.com

○

کوئی دیکھے جمال پر ضیائے شاہ جیلانی — مشیت کا ہے پرتو یہ ادائے شاہ جیلانی

تولائے علی مشکل کشا سبطین کی الفت — ہے عشق سرور عالم ولائے شاہ جیلانی

نمایاں عظمت " ما اعظم شانی " تیرا رتبہ — خدا شاہد ہے یہ عز و علائے شاہ جیلانی

ہوا حاصل مجھے دیار احمدؐ اس کی نسبت سے — ہے آنکھوں میں جو خاک نقش پائے شاہ جیلانی

کریں گے دستگیری رحمتہ للعالمیں میری — رہے ہاتھوں میں میرے جب قبائے شاہ جیلانی

یہ بحر فیض ہے بحر کرم ہے بحر رحمت ہے — ہے حاتم دیکھ کر حیراں سہنائے شاہ جیلانی

ہماری سرخروی دیدنی ہوگی قیامت میں — رہیں گے قادری زیر لوائے شاہ جیلانی

یہ رتبہ کم نہیں میرا غلامی میں شہنشاہی — ہوں دربان در خلوت سرائے شاہ جیلانی

عقیلؔ بے نوا گر ہے ثناء جو تو تعجب کیا
ہیں سارے اولیاء محو ثنائے شاہ جیلانی

—

RekhtaDownload.com

داغ الفت جیلاں دین یہ ہمارا ہے　　اس طرح مقدر کا ضو فشاں ستارا ہے

نور حق کی تابانی اور صفات یزدانی　　دل کی آنکھ سے دیکھو کس کا یہ نظارا ہے

نور عین حیدر ہیں نور چشم زہرا ہیں　　نقش مصطفیٰ حق نے ہو بہو اتارا ہے

تاجدار جیلانی میرے قطب ربانی　　شیخ غوث صمدانی یہ لقب تمھارا ہے

آپ سید الافراد آپ صاحب ارشاد　　آپ خوگر امداد واہ کیا سہارا ہے

شان اعظم شانی بچ گئی نگاہوں میں　　رحمت• خداوندی تیرا اک اشارا ہے

یہ کرم ہی کیا کم ہے نقش پا ہے اس دل میں　　ہر ولی کی گردن پر جب قدم تمھارا ہے

کھیل میں محبت کے کام آگئی نسبت　　بازی میں نے جیتی ہے دل کو میں نے ہارا ہے

ہے یقین جب کامل لا تخف مریدی کا　　آفتیں جہاں کی کیا ہر ستم گوارا ہے

حق ہیں واقعی حق ہیں یہ سلاسل اربعہ　　بحر حق پرستی کا ایک ہی کنارا ہے

جو بھی بے تعلق ہے ربط عبد قادر سے　　دین اور دنیا میں اس کا ہی خسارا ہے

چھوڑ کر کہاں جاؤں تیرے در کو ان داتا　　تیرے در کے ٹکڑوں پر جب مرا گزارا ہے

جذب دل ہے جو کچھ بھی یہ بھی ہے کرم انکا　　کیوں نہ آئیں گے آقا ہم نے جب پکارا ہے

مل گئی انھیں دنیا آخرت کی ہر نعمت　　خوش نصیب ہیں جن کو غوث کا سہارا ہے

وقت ہے مدد کیجئے صدقہ دستگیری کا
یہ عقیلؔ خستہ جاں آج بے سہارا ہے

RekhtaDownload.com

○

اۓ نورِ چراغ دیں ہدیٰ روشن مری دنیا کون کرے
اۓ مرشدِ کامل پیر مرے گرتوں کو سنبھلا کون کرے

اۓ قطبِ دوعالمؒ نورِ نبیؐ محبوبِ خدا ولیوں کے ولی
قطب برّو بحر ہیں آپ اب ایسا دعویٰ کون کرے

کیا خوب سراپا آپکا ہے صورت میں حسنؓ سیرت میں علیؓ
اۓ سرِ حقیقت کے حامل حاصل یہ درجہ کون کرے

تم لختِ دلِ خاتونِ جناںؓ سبطینؓ کیؓ آنکھوں کے تارے
تم عارفِ حق، تم ہادیِ دیں اندازہ والا کون کرے

اَوراد و وظائف کا عنواں یا غوث مرے شیاء اللہ
نسبت پہ بھروسہ کامل ہے اعمال پہ تکیہ کون کرے

یہ عزّو شرف ہم کو ہے ملا ہیں قادریت پر ہم نازاں
جب غوث کا دامن ہاتھ میں ہے اَوروں کی تمنا کون کرے

یاغوث کا نعرہ مارتے ہی زندہ دل مردہ ہوتا ہے
بیمارِ محبت کو تیرے اس طرح سے اچھا کون کرے

مغموم و مصیبت کا مارا ہے تیرا عقیلؔ آشفتہ
جز تیرے سوا اۓ جانِ نبیؐ رحمت کا اشارا کون کرے

اے قطب زمیں اے قطب زماں یا سیدنا عبدالقادرؒ

اے مظہر رب کون و مکاں یا سیدنا عبدالقادرؒ

شان لمانی ہے تم سے جاں ایقانی ہے تم سے ـــ

کہتے ہیں سب تم کو سلطاں ، یا سیدنا عبدالقادرؒ

دلبند نبیؐ فرزند علیؓ سبطین کی آنکھوں کے تارے

اے مظہر تنویر یزداں ، یا سیدنا عبدالقادرؒ

رنگت سے ہویدا حسن ازل ، ہے روحِ رباعی جانِ غزل

ہیں ہیچ یہاں خوباں جہاں ، یا سیدنا عبدالقادرؒ

ارشاد شاہ جیلانی ، ما اعظم شانی سبحانی

ہے قدرت قادر کی یہ شان ، یا سیدنا عبدالقادرؒ

اے پیکر الطاف رحمن اے قلزم ایثار و احساں

اے دفع کن رنج و حرماں یا سیدنا عبدالقادرؒ

آپ آئے تو اے میرے آقا کافور نہ کیوں ہو تاریکی

ظلمات میں جلووں کے ہو نشاں یا سیدنا عبدالقادرؒ

آتے ہیں مدد کو اب قادر ، ہوتی ہے اب قدرت ظاہر

لو سامنے ہے روئے تاباں یا سیدنا عبدالقادرؒ

Rekhta Download.com

پڑھتا ہوں میں جب شیئاً اللہ آفات بھی چکرا جاتے ہیں
کیا دور دکھائیگا دوراں یا سیدنا عبدالقادرؒ
معدوم بلائیں ہوتی ہیں ، مقبول دعائیں ہوتی ہیں
ابرو ہے خم طاق لمعاں یا سیدنا عبدالقادرؒ
رحمت کا مینہ برساتا ہے معراج کرم دکھلاتا ہے
پھیلا ہوا عاصی کا داماں یا سیدنا عبدالقادرؒ
فریاد رس دنیا ہو تمھیں اور داد رس عقبیٰ ہو تمھیں
ہم قادریوں کے ہو ایقاں یا سیدنا عبدالقادرؒ
ادنیٰ سا تصرف ہے گویا ، مردوں کو جلانا آقا کا
ہیں آپ مسیحائے دوراں یا سیدنا عبدالقادرؒ
مجبور ہیں ہم نا چار ہیں ہم ہیں آپ سخی نادار ہیں ہم
محتاج ہیں ہم سارے انساں یا سیدنا عبدالقادرؒ

کس کا ہے عقیل خستہ جگر کیا اٹھے یہاں سے اس کا سر
قسمت سے ملا ہے یہ ایواں یا سیدنا عبد القادر ”

* ---- جناب عقیلؔ ہاشمی جامعہ عثمانیہ کے ایم - اے ہیں اور خوش گو شاعر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں انکی یہ مثنوی "ظہور قدسی" اس عقیدت کا حسین مظہر ہے عقیل صاحب نے بڑے سلیقہ سے اپنے جذبات و خیالات نظم کئے ہیں بعض اشعار پر ایسا لگا جیسے یہ میر انیسؔ کی زبان و بیان ہے ---

ماہرؔ القادری
(ایڈیٹر فاران کراچی پاکستان)
۲۷/جون ۱۹۷۶ء

* ---- ان کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہیکہ موصوف نے بہت جلد رباعی کہنے پر عبور حاصل کیا ہے اخلاق، پند و موعظت کے مضامین کا حصہ زیادہ ہے لیکن اس سے خشکی محسوس نہیں ہونے پاتی اسلئے کہ نصیحت دوسروں کو کرنے کی بجائے اکثر بیشتر انہوں نے اپنے آپ کو کی ہے، قرآنی مضامین سے انکے دینی شغف کا اظہار ہوتا ہے - ضرب الامثال اور محاوروں کے استعمال سے زبان پر قدرت کا ---

محمد اکبرالدین صدیقی
(سابق ریڈر شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ)
(پیش لفظ، موج نظر ۱۹۷۶ء)

* ---- عقیلؔ ہاشمی نظم میں بھی اچھی صلاحیت کے حامل ہیں متعدد مشاعروں میں ان کی نعت گوئی کے کامیاب مظاہرے دیکھے گئے ان کی رباعیوں کے مجموعے کی رسم اجراء کے بعد مجھے انکی ایک طویل نظم (پہلی خطا) بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا اس نظم کا عنوان "عورت" ہوسکتا ہے لیکن تخیل کی بھرپور رنگینیاں عورت کی تخلیق کے اجزائے ترکیبی اسکی متلون فطرت کی رنگا رنگی سے لیکر اسکی پروقار نسائیت کی اہمیت اور مرد کی زندگی کا ایک ضروری جزو ثابت کرنے میں فکر و نظر کی جو بلندیاں اس میں نظر آتی ہیں اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ اس نوجوان کو ادب کی کسی خاص صنف کی حد تک مقید نہیں کیا جاسکتا ---

(مفسر قرآن) مولانا سید معزالدین قادری الملتانی
(ایک رائے، حضرت وطن - ۱۹۸۱ء)

* ---- ایک مرتبہ میں نے لکھنو سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ "تعمیر حیات" میں سراپائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا جو شمائل ترمذی شریف سے ماخوذ تھا دوران مطالعہ یہ بات ذہن میں آئی کہ اس نثر کو نظم کا پیرہن دیا جائے تو کیسا رہے - ؟ اسکے ساتھ ہی عقیلؔ ہاشمی بھی یاد آئے چنانچہ میری خواہش پر انہوں نے اس سراپائے مقدس کو نظم کیا اور خوب کیا، کسی بھی نثر کو نظم کے پیکر میں ڈھالنے کیلئے موضوع کا مزاج و مرتبہ خیال کا تلازمہ، تسلسل و تواتر کا التزام، زبان و بیان اور فکر و فن کا احتساب خدا معلوم کن کن امور کی پابندی ضروری ہوگی مگر واہ صاحب! عقیلؔ ہاشمی نے سراپائے رسول اکرمؐ کو اتنے خوبصورت انداز میں اور سادہ بیانی سے نظم کیا کہ بے ساختہ داد نکل جاتی ہے واقعہ ہیکہ یہ انکی ایمانی حرارت حضور رحمتی مرتبت سے والہانہ محبت اور وابستگی کا اثر ہوگا ---

(مولانا) پروفیسر محمد عبدالستار خاں
سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ
(پیش لفظ، آیات پیغمبر نور اللہ ۱۹۸۸ء)